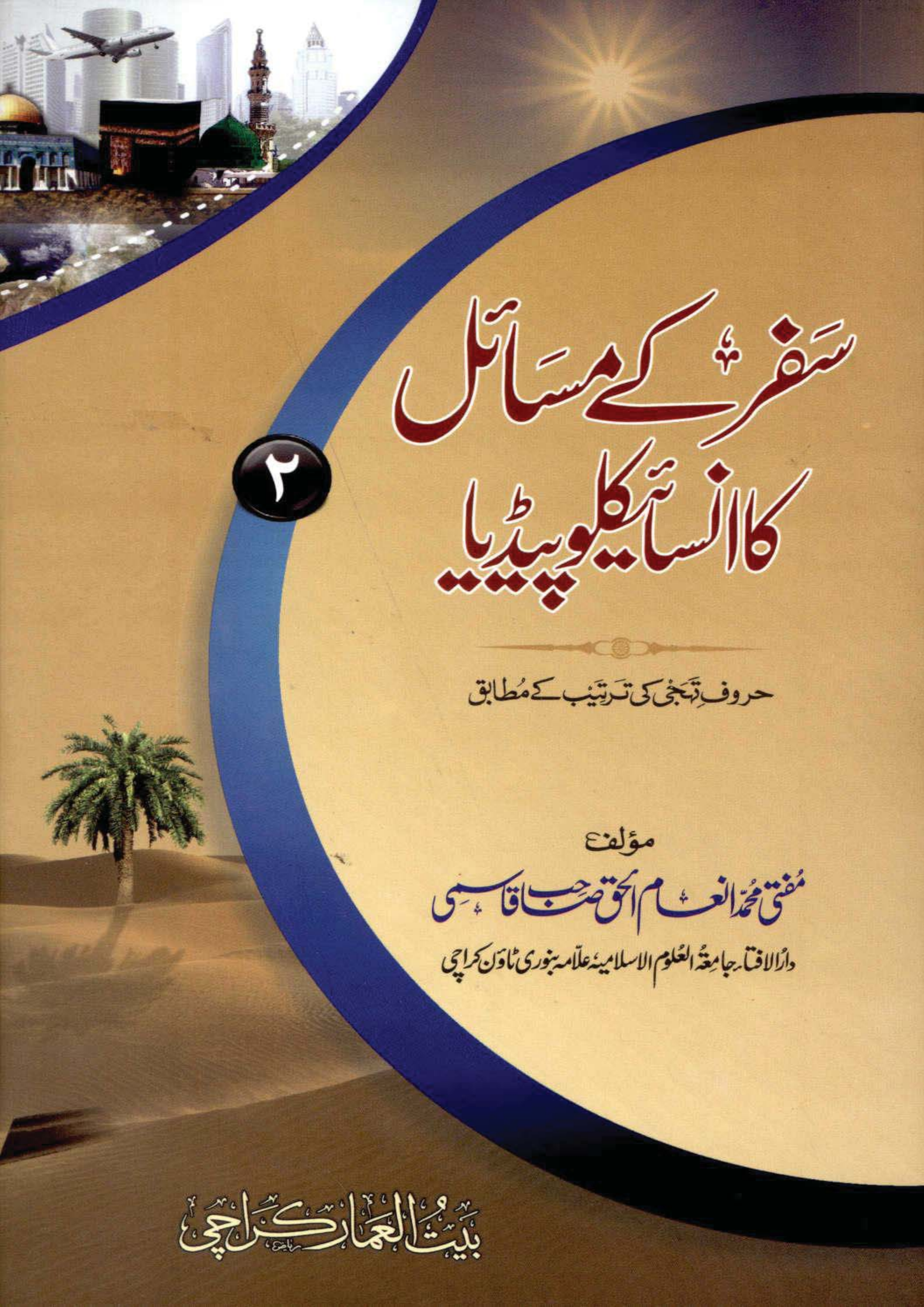
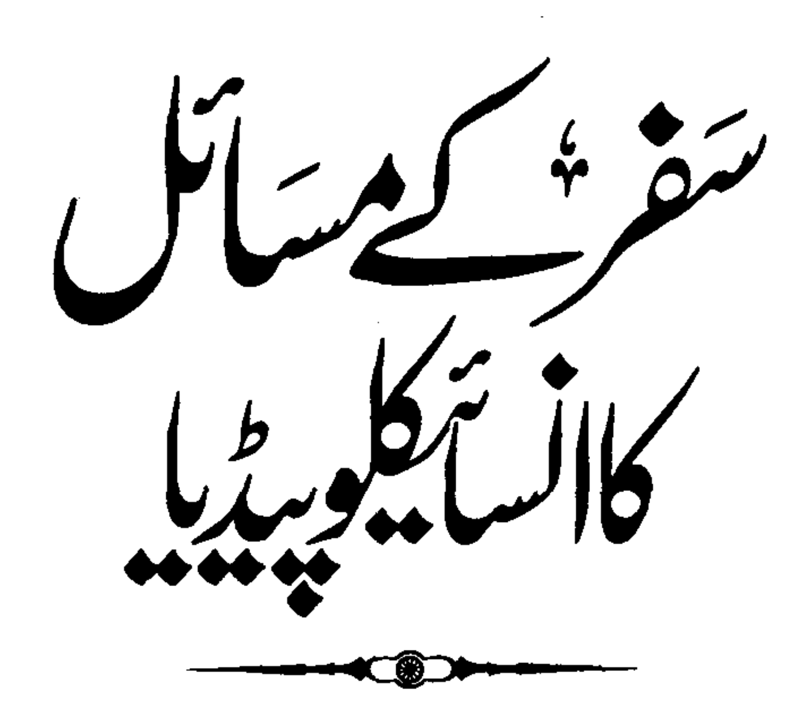


سفر کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا
۲
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی



جلدِ دوم

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی
0333 - 3136872
رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

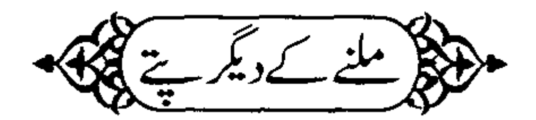
سنہ طباعت: ۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com



❖ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34927159

❖ مکتبہ الخلیج، بنوری ٹاؤن۔ 0332-2139797

❖ الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797

❖ مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701-2

❖ مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن۔ 0333-3227706

❖ مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34915948

❖ مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن۔ 0321-2357200

❖ مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن۔ 0300-2714245

❖ مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن۔ 021-34127553

❖ دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744

❖ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263

❖ ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔ 061-4540513

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
	ن

ف

فسادات کے سپاہی

فورس، فوج، پولیس جو فسادات میں جاتی ہیں، جن کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہاں کتنے دن قیام کرنا ہے، البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ حالات کے کنٹرول کے اعتبار سے قیام یا واپسی ہوگی، تو اس صورت میں فوج یا پولیس کا جو نگران ہے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اس کو یقین یا گمان غالب ہو کہ پندرہ دن قیام کرنا ہوگا تو اس کے ماتحت فوج اور پولیس قصر نہیں کریں گے بلکہ چار رکعت فرض ادا کریں گے، اور اگر افسر یہ سمجھ رہا ہے کہ جتنا جلد کنٹرول ہوگا فوراً واپس ہو جائیں گے، اور اس نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو ماتحت فوج اور پولیس وغیرہ مسافر ہی رہیں گے۔(۱)

---

(۱) و كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي فيصير الجندي مقيما في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر كذا في الكافي. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أي المرأة والعبد والجندي. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

فتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر المختار: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

عمدة الفقه: (۴۱۹/۲) مسافر کی نماز کا بیان، تابع اور متبوع کی نیت کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز ناظم آباد.

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته. الخ، ط: قديمي.

فلش کا پانی

عام طور پر ریل کے فلش کے اندر پانی کا انتظام ہوتا ہے، وہ پانی بھی پاک ہی ہوتا ہے، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے، اس لئے موجودہ دور میں ریل میں تیمّم کرنے کی نوبت نہیں آتی۔(۱)

فنائے شہر

''فنا'' میدان ہے، اور فناءِ شہر سے مراد وہ جگہ ہے جو شہر یا بستی والوں کے رفاہی مقصد کے لئے مہیا کی جائے، مثلاً گھڑ دوڑ کا میدان، قبرستان، یا ملبہ وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔(۲)

مسافر کے لئے قصر کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب اپنے رہنے کی جگہ کے قریب فناءِ شہر سے بھی گذر جائے، اگر یہ ''فناء'' (میدان) کھیت سے چار سو ہاتھ لمبے میدان کے

(۱) ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم یعتبر، وتمامه فی الأشباه. وفی الشامیة: (قوله ولو شک الخ) فی التاتارخانیة: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم یتیقن، وکذا الابار والحیاض والجباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منه االصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذا مایتخذوه أهل الشکر أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والأطعمة والثیاب الخ. (الدر مع الرد: (۱/۱۵۱) کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی أبحاث الغسل، ط: سعید)

(التاتارخانیة: (۱/۱۵۰) کتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر فی الحباب والأوانی، ط: قدیمی)

(۲) والفناء فی اللغة سعة أمام البیوت وقیل ما امتدّ من جوانبه کذا فی المغرب...... أنّه الموضع المعد لمصالح المصر متصل به. (البحر الرائق: (۲/۱۴۰) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعید)

فناء المصر وهو ما اتصل بالمصر معدا لمصالحه من رکض وجمع العساکر والمناضلة و دفن الموتٰی وصلاة الجنازة و نحو ذٰلک ؛ لأنّه فی حکم المصر باعتبار حاجة إلیه . (حلبی کبیر: (ص: ۵۵۱) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الجمعة ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۰۷) ، الفصل الثالث والعشرون فی صلاة الجمعة ، نوع منه ، ط: المکتبة حبیبیة لاهور .

التاتارخانیة : (۲/۴۱) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة ، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة ، ط: قدیمی .

عمدۃ الفقہ : (۲/۴۳۹) بنائے مصر، نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

الدر المختار : (۲/۱۳۸ ، ۱۳۹) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط :سعید .

فاصلہ پر ہو تو قصر کرنے کے لئے اس سے آگے جانا شرط نہیں ہے۔(۱)

فوت شدہ نماز میں مسافر کا مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا

''مسافر کا مقیم کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۶۶/۲)

فوجی

جنگی حالت میں عام طور پر فوجی لوگ میدان جنگ میں شامل ہوتے ہیں دس دن

---

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر، وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. وتحته في الشامية: (قوله أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعة هو الأصح بحر عن المجتبى. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ (قوله: من جاوز بيوت مصره الخ) ...... وصح قاضيخان في فتاواه أنّه لا بدّ من مجاوزة القرية المتصلة بربض المصر بخلاف القرية المتصلة بفناء المصر فإنّه يعتبر مجاوزة الفناء لا القرية ...... وفصل قاضيخان في فتاواه فقال: إن كان بينه و بين المصر أقلّ من قدر غلوة ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قدر غلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر ...... وذكر في المجتبىٰ: إن قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربع مائة وهو الأصح. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب الصلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ عمدہ الفقہ: (۲/ ۴۱۲) مسافر کی نماز کا بیان، احکام سفر، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد کراچی۔

☜ فتاوىٰ خانيه على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ (وإن انفصل بمزرعة أو) فضاء (قدر غلوة) وتقدم أنها من ثلاثمائة خطوة إلى أربعمائة (لايشترط مجاوزته) أي الفناء الخ. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ التاتارخانية: (۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

☜ خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

کہیں، بیس دن کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے، اور فوجیوں کو عام طور پر پہلے سے کوئی اطلاع بھی نہیں ہوتی، چاہے ایک دن میں گھر واپس آجائیں یا دس سال تک بھی واپس نہ آئیں، اس صورت میں فوجی حضرات قصر پڑھیں پوری چار رکعت فرض نہ پڑھیں۔(۱)

''لشکر اسلام'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔(۲/۱۰۹)

---

(۱) قال شمس الأئمة الحلوانی : عسكر المسلمين إذا قصدوا موضعا و معهم أخبيتهم و خيامهم و فساطيطهم فنزلوا مفازة فی الطريق ونصبوا الأخبية و الفساطيط وعزموا فيها على إقامة خمسة عشر يوما لم يصيروا مقيمين لأنها حمولة وليست بمساكن كذا فی المحيط .
(الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)
الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .
البحر الرائق : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .
الدر مع الرد : (۲/۱۲۵ــ۱۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .
التاتارخانية : (۲/۹ ، ۱۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان الموضع الّتی تصحّ فيها نية الإقامة والّتی لاتصحّ ، ط: قديمی .
خلاصة الفتاوٰی : (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .
بدائع الصنائع: (۱/۹۸) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.
حلبی كبير: (ص: ۵۴۰) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.
حاشية الطحطاوی: (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان .

ق

قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا

قبر کی زیارت کے بارے میں حدیث میں ترغیب آئی ہے، اور اس میں اپنے شہر کی قبر کی زیارت کی قید نہیں ہے، اس لئے دنیا کی کسی بھی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز نہیں ہے۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ کی قبر کی زیارت کی ہے۔(۲)

---

(۱) وعن بريدة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها. الخ. رواه مسلم (مشكاة المصابيح: (۱/۱۵۴)، كتاب......، باب زيارة القبور، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

مظاهر حق جديد: (۲/۱۵۶) باب زياة القبور، الفصل الأوّل، زيارت قبور مستحب هے، حديث: ۱، ط: دار الاشاعت كراچى.

الفقه الإسلامى و أدلّته: (۲/۴۷۴، ۴۷۵) صلاة الجنازة، ثامناً زيارة القبور، أمّا حكم زيارة القبور، ط: المكتبة حقانيه پشاوى.

وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: زوروا القبور فإنّها تذكركم الآخرة. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۲)، أبواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى زيارة القبور، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم: (۱/۳۱۴) كتاب الجنائز، فصل فى الذهاب إلى زيارة القبور، ط: قديمى.

سنن أبى داؤد: (۲/۱۰۵) كتاب الجنائز، باب فى زيارة القبور، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذى: (۱/۲۰۳) أبوب الجنائز، باب ماجاء فى الرخصة فى زيارة القبور، ط: سعيد.

صحيح البخارى: (۱/۱۷۱) كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ط: قديمى.

لابأس بزيارة القبور ...... وفى التهذيب: "يستحب زيارة القبور و كيفية الزيارة كزيارة ذلك الميت فى حياته من القرب والبعد. (الهندية: (۵/۳۵۰) كتاب الكراهية، الباب السادس عشر فى زيارة القبور، ط: رشيديه)

(۲) عن عبد اللّٰه بن أبى مليكة قال: توفى عبد الرحمٰن بن أبى بكر بحبشى قال فحمل إلى مكة فدفن فيها فلما قدمت عائشة أتت قبر عبد الرحمٰن بن أبى بكر فقالت: (وكنّا كندمانى جذيمة حقبة......... من الدهر حتى قيل لن يتصدعا.......... فلمّا تفرقنا كأنّى و مالكا.......... بطول اجتماع لم نبت ليلة معا) ثمّ قالت: والله، لو حضرتك مادفنت إلّا حيث مت ولو شهدتك مازرتك. =

اوران کی قبر مدینہ طیبہ سے مسافت سفر پر ہے۔حدیث پاک میں مساجد کی نیت سے سفر کرنے کو منع فرمایا گیا ہے کہ ایک مسجد کو دوسری مسجد پر فضیلت دے کر سفر مت کرو، صرف تین مساجد ہیں، جن کو دوسری مساجد پر فوقیت حاصل ہے ان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے سفر کی اجازت ہے۔(۱)

کسی مقدس و باعظمت شخصیت کی قبر، یا عزیز واجنبی کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے، حضرت امام غزالیؒ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (کنت نهیتکم

= (جامع الترمذی: (۱/۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء فی زیارة القبور للنّساء، ط: سعید)

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: (۳/۵۴۰) ذکر مناقب عبد الرحمٰن بن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰه عنه، رقم الحدیث: ۶۰۰۷، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

شرح السنة: (۱/۴۶۵) کتاب..... باب زیارة القبور، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

مصنف لابن أبی شیبة: (۳/۳۴۳) کتاب الجنائز، من رخص فی زیارة القبور، رقم الحدیث: (۱۱۹۳۳) ط: الدار السلفیة، الهندیة، معجم ابن العربی (۴/۷۷ ا) رقم الحدیث: ۱۶۷۰، مات عبد الرحمٰن بن أبی بکر بالحبشی، ط: ......

معجم الصحابة لأبی القاسم: (۴/۱۸۵)، رقم: ۱۸۸۳، ط: مکتبه دار البیان، الکویت.

مشکاة المصابیح: (۱/۱۴۹) کتاب ......، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲/۱۹۵) کتاب الجنائز، قبیل باب الشهید، ط: سعید.

(۱) وعن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: لاتشدّ الرحال إلا إلی ثلاثة مساجد: مسجد الحرام، والمسجد الأقصی، و مسجدی هٰذا. متفق علیه. (مشکاة المصابیح: (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی) وبهامشه: المراد نفی فضیلة شدّها و مربطها. (قوله: إلّا إلی ثلاثة مساجد) قیل معناه نهی أی لاتشدّوا إلی غیرها؛ لأنّ ما سوی الثلاثة متساو فی الرتبة غیر متفاوت فی الفضیلة و کان الترحل إلیه ضائعا تبعا. (مشکاة المصابیح: (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۳) کتاب ......، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره، وفیه أیضاً: (۱/۴۴۷) کتاب ......، باب بیان المسجد الّذی أسس علی التقوی، ط: قدیمی.

جامع الترمذی: (۱/۷۵) أبواب الصلاة، باب ماجاء فی أی المساجد أفضل، ط: سعید.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۱) کتاب......، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۱/۱۵۸)، کتاب التهجد، باب فصل الصلاة فی مسجد مکة و المدینة، ط: قدیمی.

عن زیارة القبور............ (۱)

''کہ میں نے تم کو قبر کی زیارت سے منع کر دیا تھا اب اس کی اجازت ہے، کہ زیارت کرلیا کرو'') کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں ''قبر'' عام ہے خواہ اپنی بستی میں ہو، یا دور دراز مقام پر دونوں کو شامل ہے لہذا اس سے قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی اجازت بھی معلوم ہوتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ اگر قبر کی زیارت میں شریعت کے خلاف کوئی کام ہوتا ہے جیسا کہ

---

(۱) وعن ابن مسعود رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنّها تزهد في الدنيا و تذكر الآخرة. (مشكاة المصابيح: (۱/۱۵۴) كتاب ...... ، باب زيارة القبور، الفصل الثانی، ط: قديمی)

▭ سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۲) أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی زيارة القبور، ط: قديمی.

▭ الصحيح لمسلم: (۱/۳۱۴) كتاب ...... ، فصل فی الذهاب إلى زيارة القبور، ط: قديمی.

▭ سنن أبی داؤد: (۲/۱۰۵) كتاب الجنائز، باب فی زيارة القبور، ط: مكتبه حقابيه ملتان.

▭ جامع الترمذی: (۱/۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصة فی زيارة القبور، ط: سعيد.

▭ صحيح البخاری: (۱/۱۷۱) كتاب الجنائز، باب زياة القبور، ط: قديمی.

(۲) ويدخل فی جملة زيارة القبور الانبياء عليهم السلام و زيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء، وكل من يتبرك بمشاهدته فی حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته، ويجوز شدّ الرحال لهٰذا الغرض ولايمنع من هٰذا قوله ﷺ: لاتشدّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: و مسجدی هٰذا، المسجد الحرام، والمسجد الأقصى؛ لأنّ ذٰلک فی المساجد، فإنّها متماثلة بعد هٰذه المساجد، وإلّا فلا فرق بين زيارة قبور الأنبياء والأولياء والعلماء فی أصل الفضل وإن كان يتفاوت فی الدرجات تفاوتاً عظيماً بحسب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۸) كتاب آداب السفر، الباب الأوّل فی الآداب، الفصل الأوّل فی فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

▭ (ندب زيارتها) من غير أن يطأ القبور (للرجال والنساء) وقيل تحرم على النساء والأصح أن الرخصة ثابتة للرجال والنساء فتندب لهنّ أيضاً (على الأصح) اهـ. (حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۵۱۲) أحكام الجنائز، فصل فی زيارة القبور، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان)

▭ ولابأس بزيارة القبور والدعاء للأموات إن كانوا مؤمنين من غير وطء القبور لقوله ﷺ: إنّی كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزوروها، ولعمل الأمة من لدن رسول اللّٰه ﷺ إلى يومنا هٰذا. (البحر الرائق: (۲/۱۹۵) كتاب الجنائز، قبيل باب الشهيد، ط: سعيد)

▭ الدر مع الرد: (۲/۲۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زيارة القبور، ط: سعيد.

عام طور پر عرس میں مردو عورت کا اختلاط، ناچ گانا، ڈھول طبلہ، میوزک، نذر ونیاز، سجدہ اور بوسہ وغیرہ جیسے ناجائز کام ہوتے ہیں، تو ان وجوہات کی بنا پر سفر کرنا اور اس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

قبلہ

قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوتی، اس لئے ریل، جہاز اور گاڑی میں بھی نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے اگر نماز پڑھنے کی حالت میں جہاز، گاڑی یا ریل کا رخ قبلہ سے بدل جائے، اور نماز پڑھنے والے کو یہ معلوم ہے کہ ریل وغیرہ کا رخ بدل گیا تو علم ہوتے ہی

(۱) قلت وفي البزازية: استماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام، لقوله عليه السلام: استماع الملاهي معصية، والجلوس عليها فسق، والتلذذبها كفر. (الدر مع الرد: (۳۴۹/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد)

ولايمس القبر ولا يقبله، فإنّه من عادة أهل النصارىٰ...... وكره تحريما...... وكذا كل مالم يعهد من غير فعل السنة كالمس والتقبيل. (طحطاوي على المراقي: (ص: ۵۱۳ ـ ۵۱۵) أحكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وفيه أيضاً: قال البدر العيني في شرح البخاري: وحاصل الكلام إنّها تكره للنساء بل تحرم في هٰذا الزمان لاسيما نساء مصر؛ لأنّ خروجهن على وجه فيه فساد و فتنة اهـ. وفي السراج: وأمّا النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذٰلك لتجديد الحزن والبكاء والندب كما جرت به عادتهن فلاتجوز لهن الزيارة، وعليه يحمل الحديث الصحيح: "لعن اللّٰه زائرات القبور" وإن كان للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين من غير مايخالف الشرع فلا بأس به إذا كن عجائز وكره ذٰلك للشابات كحضورهن في المساجد للجماعات اهـ. وحاصله أنّ محل الرخصة لهن إذا كانت الزيارة على وجه ليس فيه فتنة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۱۲) أحكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

شامي: (۲۴۲/۲) باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ط: سعيد.

حرّمت عليكم الميتة والدمّ ولحم الخنزير وماأهلّ لغير اللّٰه به...... الآية (رقم: ۳، سورة المائدة)

وفي البحر شرائطه خمس فزاد: أن لايكون معصية لذاته فصح نذر صوم يوم النحر. (الدر مع الرد: (۷۳۹/۳) كتاب الأيمان، مطلب في أحكام النذر، ط: سعيد)

نماز ہی کے اندر قبلہ کی طرف گھوم جائے، اگر فوراً گھوما نہیں یا گھومنے کی جگہ نہیں تھی تو نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

البتہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جہاز اور ریل وغیرہ گھومنے کا علم ہوا تو یہ نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ریل اور جہاز وغیرہ کا رخ چند مرتبہ بدلا اور نماز

---

(۱) لایجوز لأحد أداء فریضة ولا نافلة ولاسجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلّا متوجها إلى القبلة...... ومن أراد أن یصلی فی السفینة تطوعاً أو فریضة فعلیه أن یستقبل القبلة ولایجوز له أن یصلی حیثما کان وجهه کذا فی الخلاصة. حتی لو دارت السفینة وهو یصلی توجه إلى القبلة حیث دارت. (الهندیة: (۱/۶۳، ۶۴) کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط رشیدیه)

☜ وهکذا فیه: ویلزمه التوجّه إلى القبلة عند افتتاح الصلاة...... وکلّما دارت السفینة یحول وجهه إلیها. ولو ترک تحویل وجهه إلى القبلة وهو قادر علیه لایجزیه. (الهندیة: (۱/۱۴۳) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، وممّا یتصّل بذٰلک الصلاة علی الدابة، ط: رشیدیه)

☜ وفی الخلاصة: استقبال القبلة شرط إن قدر علیه وإلّافیکتفی بالجهة...... ولو حول المصلی وجهه عن القبلة من غیر عذر فسدت صلاته. (التاتارخانیة: (۱/۳۱۶) کتاب......، الفصل الثانی فی الفرائض، ط: قدیمی)

☜ وهکذا فیه: وینبغی للمصلی أن یتوجه للقبلة کیف ما دارت السفینة، سواء کان عند افتتاح الصلاة أو فی خلال الصلاة . (التاتارخانیة : (۲/۳۶) کتاب ...... ، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة ، ط: قدیمی)

☜ ویلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وکلّما دارت. (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۰۲) کتاب الصلاة، باب ...... ، مطلب فی الصلاة علی السفینة ، ط: سعید)

☜ ویتوجه المصلی القبلة کیف مادارت السفینة فی الصلاة وعند الافتتاح. (خلاصة الفتاویٰ: (۱/۱۹۴) کتاب......، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة وفی السفینة، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه)

☜ وخیر بترک القیام؛ لأنّه لو ترک استقبال وجهه إلى القبلة وهو قادر علیه لایجزیه فی قولهم جمیعا فعلیهم أن یستقبلوا بوجوههم القبلة کلما دارت السفینة یحول وجهه إلیها . (البحر الرائق: (۲/۱۱۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المریض ، ط: سعید)

☜ عمدة الفقه : (۲/۶۴) قبله کی طرف منه کرنے کا بیان ، ط: زوّار اکیڈمی کراچی .

(۲) احسن الفتاویٰ : (۴/۸۷) باب صلوٰة المسفر، ریل قبلہ سے پھر گئی، ط: سعید .

پڑھنے والے نے برابر قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کی تو نماز صحیح ہوگئی کیونکہ گاڑی وغیرہ کا رخ بدلتے ہی اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لینا ضروری ہے۔ اور اگر نمازی کو نماز پڑھنے کی حالت میں ریل اور جہاز وغیرہ کا رخ بدلنے کی خبر نہ ہوئی، اور وہ صرف ایک ہی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا گیا تو نماز ہوگئی۔ (۱)

کشتی اور پانی کے جہاز میں بھی نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ويتحرى...... عاجز عن معرفة القبلة بما مر فإن ظهر خطؤه (أى بعد ما صلى) لم يعد لما مرّ، (و هو كون الطاعة بحسب الطاقة) وإن علم به (أى بخطئه......) فى صلاته، أو تحوّل رأيه (أى بأن غلب على ظنه أن الصواب فى جهة أخرىٰ فلابدّ أن يكون اجتهاد الثانى أرجح إذ الأضعف كالعدم) ولو فى سجود سهو استدار و بنىٰ حتى لو صلى كل ركعة لجهة جاز...... (لما روى أن أهل قباء كانوا متوجهين إلى بيت المقدس فى صلاة الفجر، فأخبروا بتحويل القبلة فاستداروا إلى القبلة، وأقرهم النبىّ ﷺ على ذٰلک...... وينبغى لزوم الاستدارة على الفور، حتى لو مكث قدر ركن فسدت. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۳)، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مسائل التحرى فى القبلة، ط: سعيد)

ومن أراد أن يصلى فى سفينة تطوّعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة، ولايجوز له أن يصلّى حيثما كان وجهه...... حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه إلى القبلة حيث دارت...... فإن علم أنّه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها، وإن علم وهو فى الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها...... (الهندية: (۱/۶۳، ۶۴) كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الثالث فى استقبال القبلة، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فى الصلاة على السفينة، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸) كتاب الصلاة، فصل وأمّا شرائط الأركان، ط: سعيد.

وانظر أيضًا الحاشية رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ؟؟؟؟، تحت عنوان "قبله".

(۲) ومن أراد أن يصلى فى السفينة تطوّعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة ولايجوز له أن يصلّى حيثما كان وجهه...... حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه إلى القبلة حيث دارت. (الهندية: (۱/۶۳، ۶۴) كتاب الصلاة، باب......، الفصل الثالث فى استقبال القبلة، ط: رشيديه)

وهٰكذا فيه ويلزمه التوجّه إلى القبلة عند افتتاح الصلاة...... وكلما دارت السفينة يحول وجهه إليها ولو ترك تحويل وجهه إلى القبلة وهو قادر عليه لايجزيه. (الهندية: (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، الصلاة على الدابة والسفينة، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة، ط: قديمى.=

قبلہ کی شناخت دریا میں چاند، سورج اور دوسرے ستاروں سے بھی ہوسکتی ہے، اور ''قطب نما'' سے بھی۔(۱)

قرآن مجید کی ترتیب

اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔(۲)

= خلاصہ الفتاویٰ : (۱/۱۹۴) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة فی السفینة ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

الدر مع الرد: (۲/۱۰۲) کتاب الصلاة، باب..... مطلب فی الصلاة علی السفینة، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۳۳) کتاب الصلاة ، باب ...... ، فصل فی الصلاة فی السفینة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المریض ،ط : سعید .

عمدة الفقه: (۲/۴۳۲) کشتی/ جهاز میں نماز پڑهنے کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

(۱) وجهة الکعبة تعرف بالدلیل ..... وأمّا فی البحار و المفاوز فدلیل القبلة النجوم هکذا فی فتاویٰ قاضیخان . (الهندیة : (۱/۶۳) کتاب الصلاة ، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، الفصل الثالث فی استقبال القبلة ، ط: رشیدیه)

فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة : (۱/۷۰) کتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا أرکانها ، ومنها استقبال ، ط: سعید.

البحر الرائق : (۱/۲۸۵) کتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعید .

الدر مع الرد: (۱/۴۳۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی استقبال القبلة، ط: سعید.

عمدة الفقه : (۲/۶۲) قبله کی طرف منه کرنے کا بیان ، ط: زوّار اکیڈمی کراچی .

(۲) وعن أبی موسی قال : قال رسول الله ﷺ : إذا مرض العبد أو سافر کتب له بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا . (مشکاة المصابیح : (۱/۱۳۵) کتاب الجنائز ، باب عیادة المریض و ثواب المرض ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

فتاویٰ محمودیه : (۷/۵۱۸ ، ۵۱۹) باب صلاة المسافر ، سوال : ۳۶۱۳ ، مسافر کے لیے تراویح اور قصر، ط: ادارة الفاروق کراچی .

صحیح البخاری: (۱/۴۲۰) کتاب الجهاد، باب یکتب للمسافر مثل ماکان یعمل فی الإقامة، ط: قدیمی.

مسند أحمد بن حنبل : (۴/۴۱۰) رقم الحدیث : ۱۹۶۹۴ ، حدیث أبی موسی الأشعری، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة . =

قرآن ملا

اگر ریل، گاڑی، جہاز وغیرہ میں کسی کا قرآن مجید پڑا ہوا ملا، اور یہ اندیشہ ہے اگر اس کو اٹھایا نہیں جائے گا تو دوسرے مسافر بے حرمتی کریں گے تو ایسی حالت میں قرآن مجید اٹھالے، اور مستحق زکوٰۃ غریب آدمی کو صدقہ کردے، اور اگر صدقہ کرنے سے پہلے مالک مل جائے تو مالک کو دیدے۔(۱)

قراءت چھوڑ دی مسافر نے

''مسافر نے قراءت چھوڑ دی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۰۴)

قربانی اور مسافر

مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، ہاں اگر خود اپنی مرضی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے

= سنن البيهقي: (۳/۳۷۴) رقم الحديث: ۶۷۸۵، كتاب الجنائز، باب ماينبغي لكل مسلم أن يستشعره من الصبر، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدرآباد هند.

المعجم الكبير للطبراني: (۲۰/ ۱۶۹)، ط: قطعة من المفقود.

شعب الإيمان: (۱۲/ ۳۲۱) رقم الحديث: ۹۴۵۹، باب في الصبر على المصائب، فصل في ذكر ما في الأوجاع والا مراض الخ، ط: المكتبة للنشر والتوزيع، الرياض.

مصنف لابن أبي شيبة: (۳/۲۳۰) كتاب الجنائز، ما قالوا في ثواب الحمى والمرض، ط: دار السلفية، هند.

(۱) (ووجب عند خوف ضياعها) كما مر؛ لأنه لمال المسلم حرمة كما لنفسه، فلو تركها حتى ضاعت أثم...... (وعرّف) أي نادى عليها حيث وجدها وفي الجامع......(كانت أمانة) أو لم يعرفها ضمن إن أنكر ربّها أخذه للرّد (ولو من الحرم أو قليلة أو كثيرة فينتفع) الرافع (بها لو فقيرا وإلّا تصدق بها على فقير الخ) و في الشامية: (قوله: عند خوف ضياعها) المراد بالخوف غلبة الظن كما نقلنا آنفاً عن الفتح. (الدر مع الرد: (۴/۲۷۶ـ ۲۷۹)، كتاب اللقطة، ط: سعيد)

فتاوى السراجية: (ص: ۷۸) كتاب اللقطة، ط: سعيد.

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية: (۳/۳۸۸، ۳۸۹) كتاب اللقطة، ط: رشيديه.

فتاوى البزازية على هامش الهندية: (۶/۲۱۹ ـ ۲۲۱) كتاب اللقطة، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۵/۱۵۱ ـ ۱۵۷) كتاب اللقطة، ط: سعيد.

ثواب ملے گا۔(۱)

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا

اگر کسی مالدار آدمی نے قربانی کے ارادہ سے بھیڑ، بکری یا دنبہ وغیرہ خریدا ہے اور قربانی کا وقت آنے سے پہلے سفر میں جانا پڑا اور قربانی کے دن گزارنے کے بعد وطن واپس آئے گا تو اس جانور کی قربانی کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اس کو فروخت کرنا بھی جائز ہے کیونکہ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

قربانی کے لئے جانور خرید لیا، اور اس کے بعد سفر شروع کیا، خواہ قربانی کے ایام آنے سے پہلے، یا قربانی کے ایام کے اندر تو ایسے شخص کی قربانی کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔ اگر جانور خریدنے والا مالدار نہیں تھا، اور اس پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے پھر بھی قربانی کے لئے جانور خرید لیا تو سفر میں جانے کے باوجود اس سے قربانی ساقط

---

(۱) وشرائطها: الإسلام، والإقامة. وفي الرد: (قوله والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه وإن تطوّع بها أجزأته عنها. (الدر مع الرد: (۶/۳۱۲) كتب الأضحية، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۵/۶۳) كتاب الأضحية، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد.

الهندية: (۵/۲۹۲)، كتاب الأضحية، الباب الأوّل، أمّا شرائط الوجوب، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۸/۱۷۳) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۴/۳۰۹) كتاب الأضحية، الفصل الأوّل، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

عن الحسن أنه كان لايرى بأسا إذا سافر الرجل أن يوصي أهله أن يضحوا عنه، و ذكر أنّ أباحنيفة قال: ليس على المسافر أضحية. (مصنف لابن أبي شيبة: (۷/۳۰۰) مسألة في أضحية المسافر، رقم الحديث: ۳۶۲۲۷، ط: مكتبة الرشد، الرياض.

(۲) ومنها الإقامة فلاتجب على المسافر، ...... فإن اشترى شاة الأضحية ثمّ سافر ذكر في المنتقى له أن يبيعها ولايضحي بها وكذا روى عن محمد رحمه الله تعالىٰ أنّه يبيعها الخ. (الهندية: ۵/۲۹۲) كتاب الأضحية، الباب الأوّل في تفسيرها، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۶/۳۱۲) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۵/۶۳، ۶۴) كتاب الأضحية، فصل وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۸/۱۷۳) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

نہیں ہوگی بلکہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔(۱)

اگر قربانی نہیں کی تو اس کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

۲۔اور اگر وہ مالدار ہے، اور اس پر قربانی واجب ہے، اور اس نے قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیا تو قربانی ساقط ہو جائے گی۔(۳)

اور اگر قربانی کے ایام شروع ہونے کے بعد سفر شروع کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا، اور اگر مالدار نہیں ہے تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) فإن اشترى شاة للأضحية ثمّ سافر...... إن كان معسرا ينبغي أن تجب عليه ولاتسقط عنه بالسفر ، وإن سافر بعد دخول الوقت قالوا ينبغي أن يكون الجواب كذٰلک . (الهندية : (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۳۱۲/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (٦٣/٥ ، ٦٤) كتاب التضحية ، فصل وأمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد.

(۲) ولو ترک التضحية و مضت أيّامها تصدق بها حية فقير شراها لها) لوجوبها عليه بذٰلک حتى يمتنع عليه بيعها . (الدر مع الرد : (۳۲۰/٦ ، ۳۲۱) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (٦٨/٥) كتاب التضحية ، فصل وأمّا كيفية الوجوب ، ط : سعيد .

الهندية: (۲۹٦/۵) كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۱۷٦/۸) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

(۳) فإن اشترى شاة للأضحية ثمّ سافر ذكر في المنتقى : أن له بيعها ولا يضحى بها ...... ومن المشائخ من فصل بين الموسر والمعسر فقال إن كان موسرا فالجواب كذٰلک لأنّه ما أوجب بهٰذا الشراء على نفسه وإنّما قصد به إسقاط الواجب عن نفسه فإذا سافر تبين أنّه لاوجوب عليه فكان له أن يبيعها . (بدائع الصنائع : (٦٣/٥ ، ٦٤) كتاب التضحية ، فصل وأمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲۱۲/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

الهندية : (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

(۴) وإن سافر بعد دخول الوقت قالوا ينبغي أن يكون الجواب كذٰلک لما ذكرنا . (بدائع الصنائع : (٦٤/٥) كتاب التضحية ، فصل وأمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (۳۱۲/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .=

قربانی کے آخری دن واپس آیا

اگر مسافر مالدار ہے، قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے سفر میں چلا گیا، پھر قربانی آخری دن سفر سے واپس آیا، یا کسی مقام پر سورج غروب ہونے سے پہلے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی، تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۱)

لہذا اگر قربانی کرنے کے لئے جانور نہیں مل سکا یا ملنا ممکن تو ہے لیکن لاکر ذبح کرنے کا وقت نہیں ہے، تو پھر قربانی کے جانور یا ساتویں حصے کے برابر رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= ولو كان أهلا في أوله ثم لم يبق أهلا في آخره بأن ارتدّ أو أعسر أو سافر في آخره لايجب عليه. (بدائع الصنائع : (٦٥/٥) فصل في كيفية الوجوب ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (٣١٩/٦) ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (٦٥/٥) ، ط: سعيد .

(١) ومنها الإقامة...... ولاتشترط الإقامة في جميع الوقت حتى لو كان مسافراً في أوّل الوقت ثمّ أقام في آخره تجب عليه. (الهندية: (٢٩٢/٥) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

وفيه أيضاً : (منها أنّها تجب في وقتها وجوبا موسعا في الجملة من غير عين ...... وعلى هذا يخرج مااذا لم يكن أهلاً للوجوب في أوّل الوقت ثمّ صار أهلاً في آخره بأن كان كافراً أو عبداً أو فقيراً أو مسافراً في أوّل الوقت ثم صار أهلاً في آخره فأنّه يجب عليه ولو كان أهلا في أوّله ثمّ لم يبق أهلا في آخره بأن ارتدّ أو اعسر أو سافر في آخره لاتجب . (الهندية : (٢٩٣/٥) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، وأمّا كيفية الوجوب ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (٦٣/٥ ـــ ٦٥) كتاب التضحية ، فصل وأمّا شرائط الوجوب ، فصل وأمّا كيفية الوجوب ، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد : (٣١٩/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

(٢) وتصدق (بقيمتها غني شراها أوّلا) لتعلقها بذمته بشرائها أولاً ، فالمراد بالقيمة قيمة شاة تجزى فيها . (الدر المختار مع الرد : (٣٢١/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

الهندية : (٢٩٤/٥) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، كيفية الوجوب ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (٦٨/٥) كتاب الأضحية ، فصل في كيفية الوجوب ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (١٧٦/٨) ، كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

قریبی راستہ سے واپس آنا

''واپسی میں قریبی راستہ سے آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۶/۲)

قصر اللہ کا حکم ہے

وعن ابن عباس قال: "فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين."(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اقامت کی حالت میں چار رکعت فرض کی ہیں اور سفر میں دو رکعت۔

(۱) الصحيح لمسلم: (۲۴۱/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي.
☜ مشكاة المصابيح: (۱۱۹/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي.
☜ سنن أبي داؤد: (۱۸۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، ط: مكتبه حقانيه ملتان.
☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۷۵) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة في السفر، ط: قديمي.
☜ الفتاوى الولوالجية: (۱۳۳/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.
☜ مظاهر حق جديد: (۸۵۳/۱) باب صلاة السفر، الفصل الثالث، قصر خدا کا حکم ہے، حديث: ۱۷، ط: دار الاشاعت.
☜ فتح باب العناية، شرح العناية: (۳۹۱/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.
☜ مسند احمد: (۲۴۳/۱) رقم الحديث: ۲۱۷۷، مسند عبدالله بن عباس رضي الله عنهما، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.
☜ صحيح ابن خزيمه: (۱۵۶/۱) رقم الحديث: ۳۰۴، كتاب الصلاة، باب ذكر فرض الصلوات، ط: المكتب الإسلامي بيروت.
☜ صحيح ابن حبان: (۱۱۹/۷) رقم الحديث: ۲۸۶۸، باب صلاة الخوف، ذكر وصف الخوف عند التقاء المسلمين، ط: مؤسسه الرسالة، بيروت.
☜ مسند البزار: (۱۸۳/۱۱)، رقم الحديث: ۴۹۲۵، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة.
☜ مسند أبي يعلى: (۲۳۴/۴) رقم الحديث: ۲۳۴۶، أوّل مسند ابن عبّاس، ط: دار المامون للتراث دمشق.

”وعن ابن عمر قال سن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة السفر ركعتين وهما تمام غير قصر.“ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز کے لئے دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور وہ ناقص نہیں ہیں پوری ہیں۔

سفر کی حالت میں قصر نماز پڑھنا قرآن کریم سے ثابت ہے، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وهما تمام غير قصر“ سے واضح فرمایا کہ وہ ناقص نہیں بلکہ پوری ہیں، مطلب یہ ہے کہ سفر میں چار رکعات والی فرض شروع ہی سے دو رکعت ہیں، ایسا نہیں کہ شروع میں چار رکعتیں تھیں بعد میں دو رکعت کم کردی گئی ہیں بلکہ شروع ہی سے دو رکعت ہیں۔ (۲)

---

(۱) سنن ابن ماجه: (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة في السفر، ط: قديمي.

مشكاة المصابيح: (۱/۱۱۹) باب صلاة السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي.

مظاهر حق جديد: (۱/۸۵۳)، باب صلاة السفر، الفصل الثالث، قصر قرآن و سنت سے ثابت هے، حديث: ۱۸، ط: دار الاشاعت كراچى.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۹۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، مسند طيالسي.

(۲) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس: إن الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين، ولذا عدل المصنف عن قولهم قصر؛ لأنّ الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة في حقه بل إساءة. وفي الرد: (قوله: لأنّ الركعتين. الخ) بدل من قوله ولذا عدل المصنف، قال في البحر، ومن مشائخنا من لقب المسئلة بأنّ القصر عندنا عزيمة والإكمال رخصة قال في البدائع: وهذا التلقيب على أصلنا خطأ لأن الركعتين في حقه ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرض المسافر والإكمال ليس رخصة في حقه بل إساءة، ومخالفة للسنة، ولأن الرخصة اسم لما تغير عن الحكم الأصلي بعارض إلى تخفيف، ويسر ولم يوجد معنى التغيير في حق المسافر رأسا إذ الصلاة في الأصل فرضت ركعتين ثمّ زيدت في حق المقيم كما روته عائشة رضي الله عنها، وفي حق المقيم وجد التغيير لكن إلى الغلظ والشدة لا إلى السهولة واليسر فلم يكن ذلک رخصة في حقه أيضا ولو سمي فهو مجاز لوجود بعض المعاني الحقيقة وهو التغيير. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳، ۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

قصر اور اتمام میں شبہ ہو جائے تو۔۔۔

جس موقع پر قصر اور اتمام میں شبہ ہو تو وہاں اتمام کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے۔(۱)

قصر اور امام صاحب

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا مسلک یہ ہے کہ شرعی سفر میں قصر کرنا واجب ہے، سفر میں

= البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام فی صلاة المسافر ، ط :سعيد .

التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، النوع الأوّل فی معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي .

مظاهر حق جديد : (۸۵۳/۱) باب صلاة المسافر ، الفصل الثالث ، قصر قرآن وسنت سے ثابت ہے، حديث : ۱۸ ، ط: دار الاشاعت كراچی .

(۱) وفی التجنيس : إذا افتتح الصلاة فی السفينة حال إقامته فی طرف البحر فنقلتها الريح ونوى السفر يتمّ الصلاة المقيم عند أبی يوسف رحمه الله خلافا لمحمد رحمه الله ؛ لأنّه اجتمع فی هذه الصلاة مايوجب الأربع وما يمنع فرجحنا مايوجب الأربع احتياطاً . (رد المحتار : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة باب المسافر ، ط: سعيد .

وفی الولوالجية : افتتح الصلاة فی السفينة ...... يتمّ صلاة المقيم عند أبی يوسف رحمه الله تعالىٰ : وفی الحجة : الفتوى على قول أبی يوسف رحمه الله تعالىٰ احتياطاً . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابة والسفينة ، ط: رشيديه)

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۳۶/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاه فی السفينة ، ط: قديمي .

الفتاوىٰ الولوالجية : (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

قصداً جان بوجھ کر چار رکعات والی فرض نماز کو چار رکعت پڑھنا ممنوع ہے۔(۱)

کیونکہ یہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا ہے، اور اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا منع ہے قرآن مجید میں ہے: وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَاللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (البقرة).(۲)

قصر پڑھتا رہا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہ تھا

کوئی اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شرعی اعتبار سے مسافر نہیں تھا مثلاً مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم تھی تو ان نمازوں کی قضا کرنا ضروری ہے،(۳)

---

(۱) قال أصحابنا : فرض المسافر كل صلاة رباعية ركعتان ...... حتى أن عند علمائنا إذا صلى المسافر أربعاً ولم يقعد على رأس الركعتين فسدت صلاته ، وإن كانت قعد تمت صلاته وهو مسيئ...... قال علمائنا : القصر ثابت فى حق كل مسافر ، سفر الطاعة ، وسفر المعصية فى ذٰلك سواء . (التاتارخانية : (۲ / ۵ ـ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، النوع الأوّل فى معرفة فرض المسافر ، و نوع آخر فى بيان من يثبت القصر فى حقه ، ط : قديمى)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص : ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

قال أصحابنا : إن فرض المسافر من ذوات الأربع ركعتان لا غير و قال الشافعى أربع كفرض المقيم...... روى أبى حنيفة رحمه الله أنه قال: من أتمّ الصلاة فى السفر فقد أساء و خالف السنة.

بدائع الصنائع : (۱/۹۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام فى صلاة المسافر ، ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲/۲۸۴) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، حكم القصر أ وهل القصر رخصة أو عزيمة ، ط: المكتبة الحقانية ، پشاور .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) سورة البقرة : رقم الآية : ۲۲۹ .

(۳) ومن حمل غيره ليذهب معه والمحمول لايدرى أن يذهب معه فإنّه يتمّ الصلاة حتى يسير ثلاثاً؛ لأنّه لم يظهر المغير وإذ اسار ثلاثاً فحينئذٍ قصر؛ لأنّه وجب عليه القصر من حين حمله ولو كان صلى ركعتين من يوم حمل و سار به مسيرة ثلاثة أيّام فإنّ صلاته تجزئه وإن سار به أقلّ من مسيرة ثلاثة أيّام أعاد كل صلاة صلاها ركعتين؛ لأنّه تبين أنّه صلى صلاة المسافرين وهو مقيم وفى الوجه الأوّل تبين أنّه مسافر . (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)=

اور قضا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے دنوں کی نماز پڑھی ہے ان کو شمار کر کے قضا کرے، اور وتر کی نماز بھی قضا کرے،(۱) البتہ سنتوں کی قضا نہیں ہے۔(۲)

قصر پڑھ کر وقت میں مقیم ہوا پھر معلوم ہوا کہ نماز صحیح نہیں ہوئی

مسافر نے سفر کے دوران قصر کیا، اس کے بعد وقت کے اندر وطن پہنچا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ نماز فاسد ہوگئی تھی، تو اس صورت میں اب چار پڑھنی ہوں گی البتہ اگر وطن پہونچتے وقت اس نماز کا وقت نکل چکا تھا تو دو ہی رکعت پڑھنی پڑے گی۔(۳)

= ونظيره في الفتاوى الولوالجية: (۱/۱۳۳) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: المكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

حلبی كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

(۱) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها..... والقضاء فرض في الفرض و واجب في والوجب وسنة في السنة. (الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۶۵) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت،، ط: سعيد.

عمدۃ الفقہ: (۲/۳۴۱) قضاء نمازوں کو پڑھنے کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلیکیشنز ناظم آباد کراچی۔

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۵۷، ۳۵۸) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۷۹) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

(۲) إن الأصل في السنة أن لا تقضى لإختصاص القضاء بالواجب. (البحر الرائق: (۲/۷۴) كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد)

عمدة الفقه: (۲/۳۴۱) قضاء نمازوں کو پڑھنے کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی ناظم آباد۔

(۳) رجل صلى الظهر في منزله ثم سافر قبل خروج الوقت فلمّا دخل وقت العصر صلى العصر ثمّ ترك السفر قبل غروب الشمس فتبيّن أنّه صلى الظهر والعصر على غير وضوء فإنّه يصلى الظهر ركعتين والعصر أربعاً، ولو صلى الظهر والعصر وهو مقيم ثم سافر قبل أن تغيب الشمس ثمّ تذكر أنّه صلى الظهر والعصر على غير وضوء يصلى الظهر أربعاً والعصر ركعتين. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۲۶) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

رد المحتار: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبيل مطلب في الوطن الأصلي، ط: سعيد. =

قصر درست ہونے کے لئے سفر کی نیت شرط ہے

قصر درست ہونے کے لئے سفر کی نیت کرنا شرط ہے، سفر کی نیت کے بغیر قصر کرنا جائز نہیں ہے۔ اور سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے دو باتیں شرط ہیں:

ایک تو یہ کہ سفر کی ابتداء ہی سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت تک جانے کی نیت ہو، اگر کوئی شخص نیت کے بغیر یوں ہی چلنا شروع کر دے اور اس کو کہاں جانا ہے اس کی خبر نہیں تو اس میں قصر نہ ہوگا، خواہ اس طرح نیت کے بغیر پوری دنیا گھوم کر آئے، کیونکہ سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت نہیں ہے، اور نیت کے بغیر قصر کرنا جائز نہیں ہوتا۔ (۱)

= الهندية: (۱/۱۴۱، ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الولوالجية: (۱/۱۳۲) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: المكتبة حرمين شريفين، كوئٹه.

(۱) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذلك. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

عمدة الفقه: (۲/۴۱۳) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) باب المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

التاتارخانية: (۲/۲۷) كتاب ...... ، فصل ...... ، نور آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۶) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر، ثالثاً شروط القصر، ط: المكتبة الحقانية، بشاور.

دوسری شرط یہ ہے کہ نیت اور ارادہ کرنے میں کسی دوسرے کا تابع نہ ہو، لہذا جو شخص سفر میں دوسرے کا تابع ہو، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا جب تک کہ متبوع کی نیت نہ ہو، مثلاً بیوی اپنے شوہر کے ساتھ سفر میں ہے یا سپاہی اپنے سردار کے ساتھ یا ملازم اپنے مالک کے ساتھ ہو، اب اگر بیوی نے خود سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت کی اور شوہر نے نیت نہیں کی تو بیوی کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، یہی حال سپاہی، فوجی یا ملازم کا ہے۔(۱)

سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا بھی شرط ہے، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں۔(۲)

---

(۱) ويعتبر أن يكون من أهل النية ...... وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي ...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنيّة نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذهٖ والأجير مع مستاجره والجندى مع أميره فهٰؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية . (الهندية : (۱۳۹/۱ ـ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

حلبى كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الدر المختار مع الرد : (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

(۲) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ، الخ (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويعتبر أن يكون من أهل النية حتى أن صبيا و نصرانيا إذاخرجا إلى السفر و سارا يومين ثمّ بلغ الصبى وأسلم النصرانى فالصبى يتمّ والمسلم يقصر كذا فى الزاهدى . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ط، : رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۹۷/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر ، ثالثا شروط القصر ، ط: المكتبة الحقانية پشاور .

الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .=

قصر سفر میں قصداً نہ کرنا

''سفر میں عمداً قصر نہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱ر۳۴۴)

قصر کا اعتقاد نہ رکھنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے یا امام بن کر پڑھا رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا لازم ہے۔(۱)

اور سفر میں قصر کا اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے، اگر کوئی شخص سفر میں قصر کا اعتقاد نہ رکھے یا قصر نہ کرے تو وہ واجب ترک کرنے کی وجہ سے بدعتی اور گنہگار ہے۔(۲)

= البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید.

خلاصة الفتاوی : (۱۹۹/۱، ۲۰۰) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ،ط : المکتبة الحبیبیة ، کوئٹة .

(۱) قال علمائنا : القصر ثابت فی حق کل مسافر ...... والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماما أو مقتدیا بالمسافر . (التاتارخانیة : (۷/۲) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط: قدیمی)

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشیدیه .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۸۴/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر ، المطلب الأوّل فی قصر الصلاة الرباعیة ، ط: مکتبه حقانیه پشاور .

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۷)، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعید .

(۲) (قوله وجوبا) فیکره الإتمام عندنا حتی روی عن أبی حنیفة أنّه قال : من أتم الصلاة فقد أساء وخالف السنة. (رد المحتار : (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۸) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الفتاوی التاتارخانیة: (۵/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی.

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۹۱/۱) کتاب الصلاة ، فصل ...... ، ط :سعید .

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

قصر کا پیمانہ

ہوائی جہاز اور بحری جہاز کا عملہ اور تمام مسافر ہر قسم کی سہولت، آرام دہ سفر، عمدہ کھانا پینا وغیرہ کے باوجود مسافر ہیں اور مسافر چار رکعت والی فرض کو قصر کر کے دو رکعت پڑھیں گے۔ (۱)

البتہ اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا ایک حصہ تصور کی جاتی ہو۔ (۲)

---

(۱) وفرض المسافر في الرباعية ركعتان كذا في الهداية...... القصر ثابت في حق كل مسافر سفر الطاعة والمعصية في ذٰلك سواء كذا في المحيط. وكذا الراكب والماشي هٰكذا في التهذيب. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (۵۳۷، ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الفتاوٰى التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي.

الولوالجية: (۱۳۳/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: المكتبة حرمين شريفين، كوئٹه.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲۸۹/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر، الثاني نوع السفر الّذي تقصر فيه الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

عمدة الفقه: (۴۱۱/۲) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

بدائع الصنائع: (۹۱/۱) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله من خرج من عمارة موضع إقامته)...... قال في الامداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطبا واسعا جدا اهـ. وكذا مالم يكن الماء نهرا بعيد المنبع، وأشار إلى أنّه يشترط مفارقته ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح، بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها، ولايعتبر سكن الحفظة والاكرة اتفاقا. امداد. وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلاكمايأتي. (ردالمحتار: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کی جائے گی۔(۱)

سفر میں چونکہ عام طور پر تکلیف اور مشقت پیش آتی ہی ہے اس لئے شریعت نے قصر کا مدار سفر پر رکھا ہے، اور یہ سبب ظاہر ہے، تکلیف اور مشقت کا سبب ظاہر نہیں بلکہ پوشیدہ ہے، اور جہاں سبب ظاہر اور سبب غیر ظاہر دونوں جمع ہو جائیں وہاں سبب ظاہر پر حکم کا مدار ہوتا ہے، تاکہ لوگوں کو (اس) سفر میں تکلیف اور مشقت ہے یا نہیں؟ اس کے فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔(۲)

= عمدة الفقه: (۲/۱۳/۴) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

(قوله: من جاوز بيوت مصره) ...... وفي المحيط وكذا إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتم حتى يدخل العمران. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۴) المبحث الثالث، ثالثا شروط القصر، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا في الهداية. هٰذا إذا سار ثلاثة أيّام. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۱) الرابع مقدار الزمان الّذى يقصر فيه إذا أقام المسافر في موضع، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

عمدة: (۲/۴۱۵) نیت اقامت کے مسائل، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۹۷) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) والحكمة من القصر هو دفع المشقة والحرج الّذى قد يتعرض له المسافر غالبا والتيسير عليه في حقوق اللّٰه تعالىٰ، والترغيب في أداء الفرض، وعدم التنفير من القيام بالواجب، فلايبقى لمقصر أو مهمل حجة أو ذريعة في ترك فرض الصلاة. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۸٦) المبحث الثالث صلاة المسافر، ثانيا سبب مشروعية القصر، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

(قوله وللمسافر وصومه أحبّ إن لم يضره) ...... ؛ لأن السفر لايعرى عن المشقة فجعل نفسه عذرا، اهـ. وتحته في منحة الخالق: (قوله فجعل نفسه عذرا) أى نفس السفر عذر وإن عرا من المشقة لأنّها موجودة فيه غالبا والنادر كالعدم فأنيطت الرخصة بنفس السفر اهـ. (البحر مع منحة الخالق: (۲/۲۸۲)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

خلاصہ یہ ہے کہ قصر کے حکم کی اصل علت تو تکلیف ومشقت ہی ہے، مگر اس کا کوئی پیمانہ مقرر کرنا مشکل تھا، اس لئے شریعت نے قصر کے احکام کا مدار خود تکلیف ومشقت پر نہیں رکھا بلکہ سفر پر رکھا ہے خواہ اس میں مشقت ہو یا نہ ہو، فرض نماز قصر ہی ہوگی پوری پڑھنا جائز نہیں۔

قصر کا ثبوت

صحیح حدیث اور اجماع سے مسافر کے لئے فرض نماز میں قصر کرنا ثابت ہے۔(۱)

حضرت یعلی بن امیہؓ سے مروی ہے:

"قلت لعمر مالنا نقصر وقد امنا؟فقال سألت رسول الله صلی الله

(۱) والقصر جائز بالقرآن والسنة والإجماع . أمّا القرآن : فقوله تعالیٰ : ﴿ وإذا ضربتم فی الأرض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة ﴾، (سورة النساء : ۴/ ۱۰۱) والقصر جائز سواء فی حالة الخوف أم الأمن ، لکن تعلیق القصر علی الخوف فی الآیة کان لتقریر الحالة الواقعة ؛ لأن غالب أسفار النبیّ ﷺ لم تخل منه . قال یعلی بن أمیة لعمر بن الخطاب : مالنا نقصر وقد أمنا ؟ فقال : سألت النبیّ ﷺ فقال : صدقة تصدق الله بها علیکم ، فاقبلوا صدقته . وأمّا السنة : فقد تواترت الأخبار أن رسول الله ﷺ کان یقصر فی أسفاره حاجاً و معتمراً وغازیاً محارباً ، وقال ابن عمر : صحبت النبیّ ﷺ ، فکان لایزید فی السفر علی الرکعتین ، وأبو بکر ، وعمر ، وعثمان کذٰلک . وأجمع أهل العلم علی أن من سافر سفراً تقصر فی مثله الصلاة سواء کان السفر واجبا کسفر الحج إلی المسجد الحرام والجهاد والهجرة والعمرة ، أومستحبا کالسفرة لزیارة الإخوان ، وعیادة المرضی ، وزیارة أحد المسجدین ، مسجد المدینة والأقصی، وزیارة الوالدین ، أو أحدهما أو مباحا کالسفر لنزهة ، أو فرجة ، أو تجارة ، أو مکرها علی السفر ، کأسیر أوزانٍ مغرَّب . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/ ۲۸۳) المبحث الثالث صلاة المسافر ، أوّلا مشروعیة القصر ، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعیة، ط: مکتبه حقانیه پشاور)

☐ مظاهر حق جدید : (۱/ ۸۵۳) باب صلاة المسافر ، الفصل الثالث ، قصر قرآن وسنت سے ثابت ہے، حدیث : ۱۸ ، ط: دار الاشاعت کراچی .

☐ ثبت قصر الصلاة بالکتاب والسنة والإجماع . (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : ۱/ ۳۸۵) کتاب الصلاة ، دلیل حکم القصر ، مباحث قصر الصلاة الرباعیة وحکمها ، ط: دار الحدیث القاهرة)

علیه وسلم فقال: صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا صدقته. " (۱) (رواہ مسلم)

ترجمہ: یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ امن کی حالت میں ہمارے لئے قصر کا کیا حکم؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ (قصر) ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا ہے تو اس صدقہ کو قبول کرو۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

صحبت النبی صلی الله علیه وسلم فکان لایزید فی السفر علی رکعتین وابوبکر وعمر وعثمان کذلک (متفق علیه) (۲)

ترجمہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سفر رہا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (سفر میں فرض نماز) دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

---

(۱) وعن یعلی بن امیة قال قلت لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن یفتنکم الّذین کفروا، فقد أمن النّاس فقال: عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله ﷺ عن ذٰلک فقال صدقة تصدق اللّٰه بها علیکم فاقبلوا صدقته. (الصحیح لمسلم: (۱/ ۲۴۱) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی)

مشکوة المصابیح: (۱/ ۱۱۸) باب صلاة المسافر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصیر الصلاة فی السفر، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد: (۱/ ۱۷۷) باب صلاة المسافر، تفریع أبواب صلاة السفر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

مظاهر حق جدید: (۱/ ۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، آیت قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت، حدیث: ۳، ط: دار الاشاعت کراچی.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۸) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) عن حفص بن عاصم قال صحبت ابن عمر فی طریق مکة فصلی لنا الظهر رکعتین، ثمّ جاء رحله وجلس فرای ناسا قیاما، فقال مایصنع هؤلاء؟ قلت یسبّحون، قال لو کنت مسبّحا أتممت صلاتی، صحبت رسول الله ﷺ فکان لایزید فی السفر علی الرکعتین وأبا بکر و عمر و عثمان کذٰلک، متفق علیه. (مشکاة المصابیح: (ص: ۱۱۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)=

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مکہ کے سفر میں مکہ مکرمہ والوں کو امام بن کر چار رکعت والی فرض نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

"اتموا صلاتکم فانا قوم سفر."(۱)

ترجمہ: تم لوگ اپنی اپنی نمازیں پوری کرو ہم لوگ مسافر ہیں۔

= الصحیح لمسلم: (۱/۲۴۲) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۷۵) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصیر الصلاة فی السفر، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۱/۱۴۹) أبواب تقصیر الصلاة، باب من لم یتطوّع فی السفر دُبُر الصلوات وقَبْلها، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد: (۱/۱۷۹) تفریع أبواب صلاة السفر، باب التطوّع فی السفر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

مسند احمد بن حنبل: (۲/۵٦) رقم الحدیث: ۵۱۸۵، مسند عبد اللّٰه بن عمر، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة.

(۱) أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه، کان إذا قدم مکة صلّی بهم رکعتین، ثمّ یقول: یاأهل مکّة أتمّوا صلاتکم، فإنّا قوم سفر. (المؤطا للإمام مالک: (ص: ۱۳۲) باب صلاة المسافر إذا کان إماما أو کان وراء إمامٍ، ط: قدیمی)

مشکوة المصابیح: (۱/۱۱۸) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد: (۱/۱۸۰) تفریع أبواب صلاة السفر، باب متی یتمّ المسافر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

فتح باب العنایة بشرح النقایة: (۱/۳۹٦، ۳۹۷) فصل فی صلاة المسافر، ط: سعید.

مظاهرحق جدید: (۱/۸۴۹) باب صلاة السفر، الفصل الثانی، آیت قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت، حدیث: ۱۰، ط: دار الاشاعت کراچی.

البحر الرائق: (۲/۱۳۵) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۱/۹۲) کتاب الصلاة، والکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی (ص: ۳۴۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة أنصاریة هرات.

(وندب للإمام أن یقول) بعد التسلیمتین فی الأصح (أتموا صلواتکم فإنّی مسافر) لدفع توهم أنّه سها. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۹، ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وإن صلی المسافر بالمقیمین رکعتین یسلّم، ویستحب له أن یقول: أتمّوا صلاتکم فإنّا قوم سفر. (التاتارخانیة: (۲/۲۱) نوع آخر فی بیان ما یصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، =

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق اور اجماع ہے کہ قصر شرعی حکم ہے۔(۱)

قصر کب شروع کرے

شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے والا گاؤں یا شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر شروع کرے، خواہ شہر یا گاؤں وہاں سے نظر کیوں نہ آتا ہو، شہر سے متصل کالونیاں یا محلّہ جو اس سے متصل ہو اس سے آگے نکلنا ضروری ہے اسی طرح وہ محلّہ جو پہلے شہر میں شامل تھا مگر شہر سے الگ ہو گیا اور ان دونوں کے درمیان خلا بھی ہو تب بھی اس محلّہ سے نکلنا ضروری ہوگا، ہاں اگر وہ محلّہ ویران ہو گیا تو قصر شروع کرنے کے لئے اس سے نکلنا ضروری نہیں، حدود کے اندر جب تک چلتا رہے گا مسافر نہیں ہوگا اور اس پر سفر کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔(۲)

= الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمی)

الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حلبی كبير : (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

صحيح ابن خزيمه : (۳/ ۷۰) رقم الحديث : ۱۶۴۳ ، كتاب الصلاة ، باب المدرك وترا من صلاة الإمام ، ط: المكتب الإسلامي بيروت .

سنن البيهقي : (۳/ ۱۳۵) رقم الحديث : ۵۱۷۰ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر لكل سفر لايكون معصية وإن كان المسافر أمنا ، ط: مجلس دائرة المعارف ، حيدر آباد هند .

شرح معاني الآثار : (۱/ ۲۴۹) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رحمانيه لاهور.

(۱) فيجوز القصر في السفر في الظهر والعصر والعشاء، ولايجوز في الصبح والمغرب، ولا في الحضر، وهذا كله مجمع عليه، وإذا قصر الرباعيات ردهن إلى ركعتين سواء كان خوف أم لا. (المجموع شرح المهذب للنووی: (۴/ ۲۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دارا لفكر بيروت)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

(۲) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر . وفي الخانية : إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . وتحته في الشامية : (قوله : من خرج من عمارة الخ) ...... وأشار إلى أنّه يشترط مفارقته ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح ، بخلاف البساتين ، ولو متصلة بالبناء =

قصر کرتا رہا وطن پہنچ کر

اگر مسافر آدمی وطن پہنچنے کے بعد مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے قصر پڑھتا رہا تو اس کی نمازیں نہیں ہوئیں، ان تمام نمازوں کو دوبارہ چار رکعت کے حساب سے پڑھنا

= لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها، ولايعتبر سكنى الحفظة والاكرة اتفاقاً، امداد. وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا. (قوله: من جانب خروجه. الخ) قال في شرح المنية: فلايصير مسافرا قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الّذى خرج، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها......، وأراد بالمحلة في المسألتين ماكان عامراً اما لوكانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها في المسألة الأولىٰ ولو متصلة بالمصر كما لايخفى الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

عمدة الفقه: (۲/ ۴۱۲) احكام السفر، مسافر كى نماز كا بيان، ط: زوّار اكيدمى پبلى كيشنز، ناظم آباد كراچى.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الفتاوىٰ الولوالجية: (۱/ ۱۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كانسى روڈ كوئٹه.

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوى: (۱/ ۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

والثالث: الخروج من عمران المصر فلا يصير مسافرا بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر وأصله ما روى عن على رضى الله عنه أنّه لما خرج من البصرة يريد الكوفة صلى الظهر أربعا ثمّ نظر إلى خص إمامه و قال: لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴)، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۷) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمى

لازم ہے(۱)

اگر ایسے آدمی نے امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، مقتدیوں کے لئے بھی ان تمام نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) مفتی محمد ظہیر الدین صاحب رحمہ اللہ فتاوی دارالعلوم دیوبند کے ایک سوال کے جواب کی تخریج میں رقم طراز ہیں: کہ جب نماز نہیں ہوئی تو سب قضاء میں شمار ہوئیں اور یہ طے ہے کہ قضاء الفرض......فرض الخ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۲۱۳/۴) سوال: ٦٤٦، قصر پڑھتا رہا مگر معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہ تھا تو کیا کرے، قضاء نمازوں کی ادائیگی، ط: دار الحدیث ملتان)

والقضاء فعل الواجب بعد الوقت ...... و قضاء الفرض و الواجب و السنة فرض و واجب و سنة) لف نشر مرتب و جميع أوقات العمر وقت القضاء إلّا الثلاثة المنهية . (الدر المختار مع الرد : (٦٦/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزم قضائها سواء ترك عمدا أو سهوا، أو بسبب نوم. (الهندية: (١٢١/١) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (٧٩/٢، ٨٠) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (١١٤٨/٢) الفصل التاسع ، المبحث الثانى قضاء الفوائت ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

الوطن الأصلي ...... بل يتمّ فيهما . وفى الشامية : أى بمجرد الدخول وإن لم ينو الإقامة . (الدر مع الرد : (١٣١/٢، ١٣٢) كتاب الصلاة ، باب ...... ، ط: سعيد)

(۲) (وإذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد فى رأى مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة الموتم صحة و فسادا (كما يلزم الإمام أخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن الخ . وتحته فى الشامية : (قوله : وكذا كل مفسد الخ) أشار إلى أنّ الحدث ليس بقيد فلو قال المصنف كما فى النهر : " ولو ظهر أنّ بإمامه مايمنع صحة الصلاة ، لكان اولىٰ ...... حتى لو علم من إمامه مايعتقد أنّه مانع والإمام خلافه أعاد ، وفى عكسه لا، إذا كان الإمام لايعلم ذٰلك ، ولو اقتدىٰ بآخر فإذا قطرة دم وكل منهما يزعم أنّها من صاحبه أعاد المقتدى لفساد صلاته على كل حال كما فى النهر عن البزازية الخ .، (الدر المختار مع الرد : (٥٩١/١) باب الإمامة ، قبيل مطلب المواضع الّتى تفسد صلاة الإمام دون المؤتم ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٢٤٠) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (٥٠١/١) كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فى الحدث فى الصلاة، ط: قديمى.

البحر الرائق : (٣٦٦/١) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

الهندية : (٩٤/١) كتاب الصلاة ، الباب الثالث فى الحدث فى الصلاة ، ط: رشيديه.

قصر کون سی نماز میں واجب ہے

تین رکعت اور دو رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے، بلکہ تین رکعت اور دو رکعت والی فرض نماز کو پوری پڑھے، صرف چار رکعت والی فرض یعنی ظہر، عصر اور عشاء کے فرض میں قصر ہے (اگر اکیلا یا امام بن کر نماز پڑھ رہا ہے)۔

مغرب اور فجر کے فرض، وتر، سنن اور نوافل میں قصر نہیں ہے۔(۱)

قصر کہاں سے شروع کرے

جب مسافر اپنے گاؤں یا شہر کی آبادی سے نکل جائے تو اس پر قصر واجب ہے،

---

(۱) قال أصحابنا: فرض المسافر كل صلاة رباعية ركعتان...... ولا قصر في ذوات الثلاث والمثنٰى؛ لأنّ شطرها ليست بصلاة. ولا قصر في النوافل أيضاً؛ لأنّ القصر للتخفيف ولا حاجة في النوافل، لأنّه له أن لايفعلها وتكلموا في الافضل في السنن، فقيل هو متروك ترخصًا و قيل: هو الفعل تقرّبًا، وكان الشيخ أبو جعفر يقول: بالفعل في حالة النزول والترك في حالة السير...... والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديا بالمسافر. (التاتارخانية: (۲/۵ ــ ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأوّل والثالث، ط: قديمي)

الولوالجية: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

قال أصحابنا: إن فرض المسافر من ذوات الأربع ركعتان لا غير ......ولا قصر في الفجر والمغرب ...... وكذ الا قصر في السنن والتطوّعات. (بدائع الصنائع: (۱/۹۱، ۹۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

عمدة الفقه: (۲/۴۱۱، ۴۱۲) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(قوله: صلى الفرض الرباعي) ...... واحترز بالفرض عن السنن والوتر وبالرباعي عن الفجر والمغرب. (شامي: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

پوری چار رکعت والی فرض نماز دو رکعتیں ہی پڑھنا واجب ہے۔(۱)

اگر مسافر نے سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں کیا بلکہ چار رکعت پوری پڑھ لی تو وہ گنہگار رہوگا، ایک تو قصر جو واجب تھا اس کو ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوگا دوسری وجہ یہ ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعات والی فرض نماز میں دو رکعات پڑھ کر آخری قعدہ کرکے فوراً سلام پھیرنا واجب تھا اور اس نے چار رکعات پڑھ کر اس واجب کو بھی ترک کر دیا۔(۲)

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطًا ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد كراچی)

قال محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط، وفي الغياثية هو المختار و عليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية. (الهندية: ۱۳۹/۱) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۱۲۱/۲ــ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

خلاصه الفتاوىٰ: (۱۹۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) (فلو أتمّ مسافر إن قعد) في القعدة (الأولىٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لوعامداً لتأخير السلام وترك واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل بالفرض، وهٰذا لايحلّ كما حرّره، القهستاني بعد أن فسر أساء بأثم واستحقّ النّار. (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، النوع الأوّل، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۹۱/۱) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

اس لئے ایسے آدمی کو چاہئے کہ اگر وقت ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

تین رکعات والی مغرب کے فرض میں قصر نہیں ہے، تین رکعات والی نماز کو تین رکعات پڑھنا لازم ہے، وتر، سنت اور نوافل میں بھی قصر نہیں ہے۔(۱)

قصر کی آیت میں خوف کی قید کی وضاحت

واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاۃ إن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا. (سورۃ النساء) (۲)

اس آیت کا بظاہر مفہوم یہ ہے کہ سفر کی حالت میں اگر کافروں کی جانب سے ستانے یا پریشان کرنے کا خطرہ ہو تو قصر کرے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آیت میں ''خوف'' کی قید عام حالات اور عادت کے اعتبار سے لگائی گئی ہے کہ سفر میں اکثر مسافروں کو خوف ہوتا ہے، خاص طور پر اس زمانے میں جب کہ کافر ہر وقت اور ہر موقع پر مسلمانوں کو ستانے اور تکلیف پہنچانے کے چکر میں ہوتے تھے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''فاقبلوا صدقتہ'' فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ سفر کی حالت میں قصر نماز پڑھنے کا حکم صرف ''خوف'' کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ یہ آسانی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان تمام بندوں پر ہے جو سفر کی حالت میں ہوتے ہیں

---

(۱) فیقصر المسافر (الفرض) العلمی (الرباعی) فلاقصر للثنائی والثلاثی ولاللوتر فإنّہ فرض عملی ولا فی السنن. (حاشیۃ الطحطاوی : (ص: ۴۲۳) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ہرات افغانستان)

الہندیۃ : (۱/۱۳۹) الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیہ .

التاتارخانیۃ : (۲/۵) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر ، النوع الأوّل فی معرفۃ فرض المسافر ، ط: قدیمی .

رد المحتار : (۲/۱۲۳) باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) کتاب الصلاۃ ، باب المسافر ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/۹۲) کتاب الصلاۃ ، فصل والکلام فی صلاۃ المسافر ،ط: سعید .

(۲) سورۃ النساء : (آیت : ۱۰۱) .

اور یہ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے احسانات میں سے ایک احسان ہے جس سے ہر مسافر فائدہ حاصل کرسکتا ہے خواہ کسی قسم کا کوئی خوف ہو یا نہ ہو۔ نیز "فاقبلوا" میں امر کے صیغے سے جو حکم دیا گیا ہے یہ واجب کے لئے ہوسکتا ہے یعنی ہر شرعی مسافر کے لئے قصر کرنا واجب اور ضروری ہے۔(۱)

قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

کسی شخص نے نماز کا وقت ہونے کے بعد سفر کا آغاز کیا، راستہ میں اس نے دو رکعت قصر پڑھی، ابھی اس نماز کا وقت ختم نہیں ہوا کہ سفر ملتوی کر کے واپس گھر پہونچ گیا تو اس نے جو قصر پڑھی ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) قال أبو بکر قد بینا أنّه لیس فی الآیة حکم القصر فی أعداد الرکعات ، ولم یختلف النّاس فی قصر النبیّ ﷺ فی أسفاره کلها فی حال الأمن والخوف ، فثبت أنّ فرض المسافر رکعتان بفعل النبیّ ﷺ ، وبیانه لمراد الله تعالیٰ ، قال عمر بن الخطاب : سألت النبیّ ﷺ عن القصر فی حال الأمن ، فقال : " صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا صدقته " وصدقة الله علینا هی إسقاطه عنا ، فدلّ ذٰلک علی أنّ الفرض رکعتان ، وقوله : فاقبلوا صدقته ، یوجب ذٰلک ؛ لأنّ الأمر للوجوب ؛ فإذا کنا مأمورین بالقصر فالإتمام منهی عنه ...... (أحکام القرآن للجصاص : (۲/۳۵۷ ، ۳۵۸)) سورة النساء ، رقم الآیة : ۱۰۱ ، باب صلاة المسافر ، ط: قدیمی)

الحلبی کبیر : (ص: ۴۶۲ ، ۴۶۳) فصل فی صلاة المسافر ، ط: قدیمی .

بدائع الصنائع : (۱/۹۲) کتاب الصلاة ، فصل : والکلام فی المسافر ، ط: سعید .

(۲) ولو کان مسافراً فی أوّل الوقت إن صلی صلاة السفر ثم أقام فی الوقت لایتغیر فرضه ، وإن لم یصل حتی أقام فی آخر الوقت ینقلب فرضه أربعا . (الهندیة : (۱/۱۴۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

خلاصة الفتاوی : (۱/۲۰۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة ، کوئٹه .

البحر الرائق : (۲/۱۳۸) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۲/۲۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی المتفرقات ، ط قدیمی .

فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱/۱٦۷)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

قصر کی دلیل

قصر کی دلیل ''مسلم شریف'' کی یہ حدیث ہے کہ یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ''نماز قصر کرو اگر تم کو کافروں سے فتنہ کا خوف ہو''، اب تو لوگ امن کی حالت میں ہیں خوف نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے بھی یہ شبہ پیش آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے اسے قبول کرو۔(١)

---

(١) وعن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب ليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا ، فقد أمن النّاس فقال : عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله ﷺ عن ذٰلك فقال صدقة تصدق اللّٰه بها عليكم فاقبلوا صدقته . (الصحيح لمسلم : (١/ ٢٤١) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، ط: قديمى)

مشكوة المصابيح : (١/ ١١٨) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

سنن ابن ماجة: (ص: ٧٤) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة فى السفر، ط: قديمى.

سنن أبى داؤد: (١/ ١٧٧) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، تفريع أبواب صلاة السفر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

صحيح ابن حبان : (٦/ ٤٤٨) ، رقم الحديث : ٢٧٣٩ ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

جامع الترمذى : (٢/ ١٣٣) من أبواب التفسير ، من سورة النساء ، ط: قديمى .

سنن النسائى : (١/ ٢١١) كتاب تقصير الصلاة فى السفر ، ط: قديمى .

مسند احمد بن حنبل : (١/ ٢٥) رقم الحديث : ١٧٤ ، مسند عمر بن الخطاب رض الله عنه ، ط: مؤسسة الرسالة القاهرة .

صحيح ابن خزيمة : (٢/ ٧١) رقم الحديث : ٩٤٥ ، باب ذكر الخبر المبين ، كتاب الصلاة ، المكتب الإسلامى ، بيروت .

مسند أبى يعلى : (١/ ١٦٣) رقم الحديث : ١٨١ ، مسند عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه، ط: دار المامون للتراث ، دمشق .

السنن الكبرى للبيهقى : (٣/ ١٣٤) رقم : ٥٥٨٤ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر فى كل سفر لايكون معصية اهـ ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هندوستان .

شرح السنة : (٤/ ١٦٨) رقم : ١٠٢٤ ، باب جواز القصر فى حال الأمن ، ط: المكتب الإسلامى دمشق بيروت . =

قصر کی مدت

مسافر کو اس وقت تک قصر کرنا چاہیے جب تک کہ اپنے اصلی وطن واپس نہ آجائے، یا کسی مقام پر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد نہ کرے بشرطیکہ وہ مقام ٹھہرنے کے لائق ہو، اگر کوئی شخص دریا میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا دارالحرب میں یا اسی طرح جنگل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو اس نیت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا اور یہ شخص مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا۔ ہاں خانہ بدوش لوگ اگر جنگل میں بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں تو ان کی نیت صحیح ہوجائے گی اس لیے کہ وہ جنگلوں میں ہی رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔(۱)

قصر کی مدت پندرہ دن سے کم ہے، لہذا مسافر پندرہ دن سے کم تک ٹھہرنے کی

= شرح مشکل الآثار : (۳۵۴/۹) رقم : ۳۷۳۸، باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله ﷺ من قوله إذا زنت الأمة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

شرح معاني الآثار : (۲۴۸/۱) باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه رحمانيه لاهور .

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. هٰذا إذا سار ثلاثة أيام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً وإن كان فى المفازة، ونية الإقامة إنّما توثر بخمس شرائط ترك السير حتى لو نوى الإقامة وهو يسير لم يصح وصلاحية الموضع حتى لو نوى الإقامة فى بر أو بحر أو جزيرة لم يصح...... اختلف المتاخرون فى الّذين يسكنون فى الخيام والأخبية فى المفازات من الإعراب والتراكمة هل صاروا مقيمين بالنية عن أبى يوسف فيه روايتان فى إحداهما لا، وفى الاخرىٰ قال يصيرون مقيمين وعليه الفتوىٰ كذا فى الغياثية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲ ـ ۱۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۹/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون ، صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع: (۹۷/۱، ۹۸) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۱۳۱/۲ ـ ۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

صورت میں قصر کرے گا، اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہے تو نیت کرتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

قصر کے بارے میں ائمہ کرام کا مسلک

قصر جائز ہے اس میں کسی بھی عالم اور کسی بھی امام کا اختلاف نہیں ہے، صرف اتنی بات ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصر کرنا واجب ہے، نہ کرنا گناہ ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک قصر کرنا واجب نہیں بلکہ بہتر ہے، نہ کرنے سے گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) يظل للمسافر حق القصر مالم ينو الإقامة في بلد مدة معينة. وقد اختلف الفقهاء على رأيين في تقدير هذه المسألة. فقال الحنفية: يصير المسافر مقيما، ويمتنع عليه القصر إذا نوى الإقامة في بلد خمسة عشر يوما فصاعدًا، فإن نوى تلك المدة، لزمه الإتمام، وإن نوى أقلّ من ذلك قصر. الخ (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۱) المبحث الثالث صلاة المسافر، (القصر والجمع) الرابع۔ مقدار الزمان الّذي يقصر فيه إذا أقام المسافر في موضع، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۵، ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان، وفي الحجة: حتما وعزيمة، لاندبا ورخصة، وفي التحفة: وأمّا قصر الصلاة فهو عزيمة. والإكمال مكروه ومخالفة السنة، ولكن يسمى رخصة مجازا. وقال الشافعي رحمه اللّٰه: فرضه أربع والركعتان رخصة. الخ. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي)

القصر جائز بالقرآن والسنة والإجماع...... حكم القصر أو هل القصر رخصة أو عزيمة واجب تتردد أقوال الفقهاء المعتمدة بين آراء ثلاثة: أنّه فرض، أنه سنة، أنّه رخصة مخير فيها المسافر. قال الحنفية: القصر واجب، عزيمة، وفرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان...... وقال المالكية على المشهور الراجح: القصر سنة مؤكدة...... وقال الشافعية والحنابلة: القصر رخصة على سبيل التخير وللمسافر أن يتمّ أو يقصر. الخ (الفقه الإسلامي وأدلّته: ۲/۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵) المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، أوّلا، مشروعية القصر وهل القصر عزيمة أو رخصة؟ المطلب الأوّل قصر الصلاة الرباعية. مكتبه حقانيه، پشاور)=

قصر کے لئے ایک ضابطہ

اگر سفر شروع کرتے وقت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کی نیت ہوگی تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا، اور اگر سفر شروع کرتے وقت سواستتر کلومیٹر جانے کی نیت نہیں ہوگی تو قصر کی اجازت نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تھوڑی تھوڑی مسافت کی نیت سے پوری دنیا بھی گھومے گا تو قصر نہیں کرے گا۔(۱)

مثلاً (الف) زید کا وطن اصلی یا وطن اقامت ہے اور وہ وہاں سے (ب) کی نیت سے چلا جو کہ تیس کلومیٹر ہے تو قصر نہیں کرے گا، پھر (ب) سے (ج) کا ارادہ ہو گیا جو کہ چالیس کلومیٹر ہے تو پھر قصر نہیں کرے گا پھر (ج) سے (د) کا ارادہ ہو گیا جو کہ پچاس کلومیٹر ہے، تب بھی قصر نہیں کرے گا اگر چہ (الف) سے (د) تک سواستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، چونکہ سفر کی ابتداء کے وقت سے سواستتر کلومیٹر کی نیت نہیں تھی اور درمیان میں

= کتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۳۸۴) كتاب الصلاة ، مباحث قصر الصلاة الرباعية حكمها ، ط: دار الحديث القاهرة .

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/ ۳۹۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۱) كتاب الصلاة، فصل: والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر...... (قاصدا) ولو كافرا و من طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيام ولياليها)...... (صلى الفرض الرباعي ركعتين). (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: ط: سعيد .

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/ ۲۹۳ ، ۲۹۶) الرابع : أن يقصد من ابتداء السفر موضعا معينا ويعزم أن يقطع مسافة القصر الخ ، ثالثًا ـ شروط القصر ، صلاة المسافر ، المبحث الثالث ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

الهندية : (۱/ ۱۳۹) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۳، ۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

بھی کسی جگہ سواستتر کلومیٹر کی نیت نہیں کی بلکہ جہاں بھی درمیان میں جانے کی نیت کی سواستتر کلومیٹر سے کم کی نیت کی اس لئے قصر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

قصر کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے

مثلاً کسی آدمی کے گھر جانے کے لئے تین راستے ہیں ایک راستہ سوکلومیٹر کا ہے اور دوسرا راستہ پچاس کلومیٹر کا ہے اور تیسرا راستہ چالیس کلومیٹر کا ہے تو یہ شخص جس راستہ سے سفر کرے گا اس کا اعتبار ہوگا، اگر وہ سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر لازم ہوگا، خواہ دوسرا راستہ اس سے کم مسافت کا ہو، اور اگر پچاس کلومیٹر والے راستہ سے سفر کرے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا اگر چہ دوسرے راستہ کی مسافت سواستتر کلومیٹر سے زیادہ ہو۔(۲)

---

(۱) ولابدّللمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لايترخّص أبداً ولو طاف الدنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذٰلک. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۷) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲۹۶/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر، الرابع ـ أن يقصد من ابتداء السفر موضعا معينا ويعزم أن يقطع مسافة القصر، ط: مكتبه حقانيه، پشاور.

الدر مع الرد: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) وتعتبر المدة من أىّ طريق أخذ فيه كذا فى البحر. فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلک الطريق الابعد كان مسافرا عندنا.

(الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد،

الفتاوىٰ التاتارخانية: (۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أدنى مدة السفر الّذى يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمى.

الدر المختار مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد.

قصر ممنوع ہونے کی صورتیں

اگر کسی مسافر نے مسلسل پورے پندرہ دن کسی جگہ ٹھہرنے کی نیت کرلی تو قصر کرنا منع ہوگا (یعنی چار رکعت والی فرض نماز کی جگہ پر دو رکعت پڑھنا منع ہوگا)۔

اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی خواہ ایک ہی گھنٹہ کم ہو، تو وہ بھی مقیم نہیں بنے گا اور قصر کرے گا۔ (١)

بقیہ صورتوں کے لئے ''مقیم بننے کے لئے چھ شرائط ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (٢٣٦/٢)

قصر نماز کی رعایت

قصر نماز کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے، کسی وقت، کسی جگہ اور کسی قوم کے لئے خاص نہیں ہے۔ (٢)

---

(١) يصير المسافر مقيما، ويمتنع عليه القصر إذا نوى الإقامة في بلد خمسة عشر يوما، فصاعداً، فإن نوى تلك المدة، لزمه الإتمام، وإن نوى أقلّ من ذٰلك قصر. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (٢٩١/٢) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر، الرابع مقدار الزمان الّذي يقصر فيه، الخ، ط: مكتبه حقانية، پشاور)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أ وأكثر كذا في الهداية..... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوما قصر هٰكذا في الهداية. (الهندية: (١٣٩/١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي: (ص: ٣٤٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (١٣١/٢ـ١٣٢) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (١٢٥/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (٩٧/١، ٩٨) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

التاتارخانية: (٨/٢، ٩) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ـ وفي بيان المواضع الخ، ط: قديمي.

(٢) إن اللّٰه تعالىٰ فرض الصلاة على لسان نبيكم على المسافر ركعتين وعلى المقيم أربعاً، وفي الخوف ركعة. (الصحيح لمسلم: (٢٤١/١) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي) =

قصر نماز میں درود پڑھیں

''درود پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۱/۱)

قصر نہ کرنا

اگر مسافر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے یا امام بن کر نماز پڑھا رہا ہے تو قصر کرنا واجب ہے ان دونوں صورتوں میں قصر نہ کرنا گناہ ہے، البتہ اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے تو اس صورت میں امام کی اتباع میں پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

= صحيح البخاري: (۵۱/۱) كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء، ط: قديمي.
مشكاة المصابيح: (ص: ۱۱۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، الفصل الثالث، ط: قديمي.
نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لیے ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: (۳۷۹/۲) مسافر کی نماز، ط: مکتبہ لدھیانوی، کراچی)

(۱) قال علمائنا: القصر ثابت فی حق کل مسافر، سفر الطاعة و سفر المعصية فی ذٰلک سواء...... والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماما أو مقتدیا بالمسافر. أمّا إذا اقتدیٰ المسافر بمقیم أتمّها متابعة له. (التاتارخانیة: (۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه، ط: قدیمی)
من أتمّ الصلاة فی السفر فقد أعرض عن ملّة إبراهیم صلوات اللّٰه علیه ...... والقصر ثابت فی حق کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیا بالمسافر، أمّا إذا اقتدیٰ المسافر بمقیم أتمّها متابعة له. (الفتاویٰ التاتارخانیة: (۵/۲ ـ ۷) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، الأوّل فی معرفة فرض المسافر، و فی بیان من یثبت القصر فی حقه، ط: قدیمی)
(صلی الفرض الرباعی رکعتین) وجوباً. وفی الرد: (قوله وجوبا) فیکره الإتمام عندنا حتی روی عن أبی حنیفة أنّه قال: من أتمّ الصلاة فقد أساء وخالف السنة. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)
البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۴) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.
الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.
حلبی کبیر: (ص: ۵۳۷)، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۲، ۳۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.
بدائع الصنائع: (۹۱/۱ ـ ۹۳) کتاب الصلاة، فصل والکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

شرعی سفر میں چار رکعات والی فرض کو پوری پڑھنا منع ہے اور یہ شریعت کا حکم ہے اور شریعت کے حکم کی پابندی کرنی ضروری ہے۔

بعض لوگوں کو پوری نماز کی جگہ قصر کرنے میں دل میں گناہ کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ قصر بھی شریعت کا حکم ہے، جس کے مطابق عمل کرنے سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ ثواب ہوگا۔(۱)

قصر نہ کرنے کی قسم اٹھالی

''مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی قسم کھائی تو کیا کرے'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۷/۲)

قصر نہ کرنے کی منت مانی

سفر کی حالت میں قصر کرنا واجب ہے، قصر نہ کرنا گناہ ہے، اور گناہ کی نذر ماننا اور

---

(۱) (صلی الفرض الرباعی رکعتین) وجوبا لقول ابن عباس: إنّ اللّٰه فرض علی لسان نبیّکم صلاة المقیم أربعاً والمسافر رکعتین، ولذا عدل المصنف عن قولهم قصر؛ لأنّ الرکعتین لیستا قصرا حقیقة عندنا بل هما تمام فرضه والإکمال لیس رخصة فی حقه بل إساءة. وفی الرّد: (قوله: وجوبا) فیکره الإتمام عندنا حتی روی عن أبی حنیفة أنّه قال: من أتمّ الصلاة فقد أساء و خالف السنة. الخ (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲، ۱۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

لأنّ الرکعتین فی حقه لیستا قصرا حقیقة عندنا بل هما تمام فرض المسافر والإکمال لیس رخصة فی حقه بل إساءة و مخالفة للسنة. (البحر الرائق: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، فصل فی المسافر، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۹۱/۱) کتاب الصلاة، فصل والکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۵/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع فی معرفة فرض المسافر، ط: قدیمی.

اس کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

لہٰذا سفر کی حالت میں چار رکعت پڑھنے کی منت ماننے کی صورت میں بھی دو رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا، البتہ مقیم امام کے پیچھے چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) و عن عائشة زوج النبیّ ﷺ أنّ النبیّ ﷺ قال من نذر أن یطیع اللّٰه فلیطعه ومن نذر أن یعصیه فلایعصه، قال محمد وبهٰذا نأخذ من نذر نذرا فی معصیة ولم یسم فلیطع ولیکفر عن یمینه وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه...... وعن أبی هریرة أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل. قال محمد رحمه اللّٰه عنه: وبهٰذا نأخذ وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه. (مؤطا الإمام محمد: (ص: ۳۲۷، ۳۲۸) کتاب الأیمان والنذور، باب من حلف أو نذر فی معصیة، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد : (۱۱۰/۲ ، ۱۱۱) کتاب الأیمان والنذور ، باب النذر فی المعصیة و باب من رأی علیه کفارة إذا کان فی معصیة ، ط: مکتبه حقانیه ملتان .

جامع الترمذی : (۲۷۹/۱) أبواب النذور والأیمان ، باب ماجاء عن رسول اللّٰه ﷺ أن لانذر فی معصیة ، ط: سعید .

مشکاة المصابیح : (۲۹۷/۲ ، ۲۹۸) کتاب الأیمان ، باب فی النذور ، ط: قدیمی .

الصحیح لمسلم : (۴۵/۲ـ۴۷ ، ۴۸) کتاب الأیمان والنذور ، ط: قدیمی .

صحیح البخاری : (۹۹۱/۲) کتاب الأیمان والنذور ، باب النذر فیما لایملک و فی معصیة ، ط : قدیمی .

ابن ماجه : (ص: ۱۵۴) أبواب الکفارات ، باب النذر فی المعصیة ، ط: قدیمی .

مؤطا الإمام مالک : (ص: ۴۸۵) کتاب النذور ، مالایجوز من النذور وفی معصیة ، ط: میر محمد کتب خانه .

نیز ملاحظة هو حاشیه نمبر ۱ ، رقم الصفحة : ۴۷۳ ، تحت عنوان : " قصر نه کرنا "

(۲) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بالمسافر ، أمّا إذا اقتدی المسافر بمقیم أتمّها متابعة له . (التاتارخانیة : (۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط: قدیمی)

(صلی الفرض الرباعی رکعتین) وجوبا لقول ابن عباس : إنّ اللّٰه فرض علی لسان نبیّکم صلاة المقیم أربعاً والمسافر رکعتین ، ...... وأمّا اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت و یتم...... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲ ، ۱۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ،ط : سعید)

(فیقصر) المسافر (الفرض) العملی (الرباعی)...... (وإن اقتدی المسافر بمقیم) یصلی الرباعیة ولو فی التشهد الأخیر (فی الوقت صح) اقتداء ہ (وأتمّها أربعاً) تبعا لإمامه الخ. =

قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا

اگر ایک جگہ کے دو راستے ہیں، ایک راستہ کی مسافت سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہے اور دوسرے راستے کی مسافت سوا ستتر کلو میٹر سے کم ہے، تو سفر میں جاتے وقت سوا ستتر کلو میٹر والے راستہ سے گیا اور سوا ستتر کلو میٹر سے کم مسافت والے راستے سے واپس آیا تو یہ شخص سفر میں جاتے ہوئے آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا اسی طرح واپسی میں اپنے شہر یا گاؤں میں واپس آنے سے پہلے پہلے بھی قصر کرے گا۔(۱)

ہاں اگر سوا ستتر کلو میٹر کی مسافت طے کر کے جس شہر یا گاؤں میں گیا ہے اگر اس

= (حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۴۳-۳۴۷) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۱۳۹-۱۴۲) كتاب الصلاة الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷-۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۴) كتاب الصلاة باب المسافر، ط: سعيد.

(۱) قال محمد رحمه الله: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط...... وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتمّ حتى يدخل العمران. (الهندية: (۱/۱۳۹-۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي...... حتى يدخل مصره. أي قصر إلى غاية دخول المصر. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۳-۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱-۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فتاوى دار العلوم ديوبند: (۴/۳۰۸)، سوال نمبر: ۹۴۲، مسائل صلاة المسافر، ط: دار الحديث ملتان.

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو وہ وہاں مقیم ہوگیا اب اگر سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت والے راستہ سے وطن واپس آئے گا تو واپسی میں قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

قضا

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو چاہے سفر کے دوران قضا پڑھے یا سفر ختم ہونے کے بعد گھر میں پہنچ کر قضا پڑھے دونوں صورتوں میں، ظہر، عصر اور عشاء کی قضا دو رکعت ہی پڑھے کیونکہ یہ نمازیں سفر میں دو رکعت ہی فرض ہوئی ہیں اس میں بعد میں

---

(۱) ولايزال المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (أو ينوى إقامة نصف شهر ببلد أو قرية) . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

فتاوى دار العلوم ديوبند : (۳۰۸/۴) ، سوال نمبر : ۹۴۲ ، مسائل صلاة المسافر ، ط: دار الحديث ملتان .

وتعتبر المدة من أى طريق أخذ فيه ...... فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافرا عندنا ...... وإن سلك الأقصر يتمّ . (الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۶/۲ ، ۷) كتاب الصلاة ، نوع آخر فى بيان أدنى مدّة السفر ، ط: قديمى.

عمدۃ الفقہ : (۴۱۱/۲) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اضافہ نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں میں قضا ہوئی ہیں تو سفر کی حالت میں قضا کرے یا اقامت کی حالت میں چار رکعت ہی قضا کرے اور وتر بھی پڑھے۔(۲)

---

(۱) (والقضاء يحكى) أى يشابه (الأداء سفرا وحضرا) ؛لأنّه بعد ما تقرر لايتغير . وتحته فى الشامية : (قوله : سفرا و حضرا) أى فلو فاتته صلاة السفر و قضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها ، وكذا فائتة الحضر تقضى فى السفر تامّة . (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، فى آخر باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله : و فائتة السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً) لف و نشر مرتب أى فائتة السفر تقضى ركعتين وفائتة الحضر تقضى أربعًا ؛ لأنّ القضاء بحسب الأداء ...... فإن الواجب على المسافر ركعتان كصلاة الفجر وعلى المقيم أربع فلايتغير بعد الاستقرار . (البحر الرائق : (۱۳۷/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها سواء ترك عمداً أو سهواً...... ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلّا لعذر وضرورة فيقضى مسافر فى السفر مافاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً والمقيم فى الإقامة مافاته فى السفر منها ركعتين . (الهندية : (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

التاتارخانية : (۲۶/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى المتفرقات ، ط : قديمى .

حلبى كبير: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) (و) لكنه (يقضى) ولايصح قاعدا ولا راكبا اتفاقا . وتحته فى الشامية : (قوله ؛ ولكنه يقضى) ...... أى أنّه يقضى وجوبا اتفاقاً ، (أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه السلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصله إذا ذكره . كما فى البحر عن المحيط . (الدر مع الرد : (۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان وقته ، فصل : وأمّا صلاة الواجبة نوعان صلاة الوتر ، ط: سعيد .=

قضا روزہ رکھنے کا وقت نہیں ملا

اگر مسافر کا سفر سے واپس آنے کے بعد انتقال ہوگیا، رمضان کے قضا روزے رکھنے کا وقت نہیں ملا تو یہ روزے معاف ہیں، اس کا فدیہ دینا یا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں، ہاں اگر سفر سے واپس آنے کے بعد قضا روزہ رکھنے کا موقع ملا لیکن روزہ رکھا نہیں تو فدیہ دینا یا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا۔(۱)

قضا کا موقعہ نہیں ملا

مسافر نے سفر کے دوران رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا، جب سفر سے وطن آیا اس کا انتقال ہوگیا، اور روزہ قضا کرنے کا موقع نہیں ملا، تو اس کے روزہ کی دو صورت

= ویجب القضاء بتركه ناسياً أو عامداً وإن طالت المدة . (الهندية : (۱/۱۱۱) كتاب الصلاة، الباب الثامن فى صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه لعذر و ضرورةٍ ، فيقضى مسافر فى السفر مافاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً ، والمقيم فى الإقامة مافاته فى السفر منها ركعتين . (الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱/۲۴۷) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا حكم هذه الصلوات إذا فسدت أو فاتت ، ط: سعيد .

شامى : (۲/۷٦) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، مطلب إذا أسلم المرتد هل تعود حسنة أم لا ؟ ، ط: سعيد .

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله . فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرک من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية ، كذا فى البدائع . (الهندية : (۱/۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۴۲۳ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل اما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد .

ہوگی، اگر واپسی کے بعد فوراً انتقال ہوگیا اور روزہ قضا رکھنے کا موقع بالکل نہیں ملا تو یہ روزے معاف ہوجائیں گے۔(۱)

اور اگر وطن پہنچنے کے بعد یا وطن اقامت میں فوت شدہ روزہ رکھنے کا موقع ملا تو جتنے روزے رکھنے کا موقع ملا تو ان کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا، وصیت نہ کرنے پر گنہگار ہوگا، ہاں اگر ورثاء دے دیں تو امید ہے کہ ادا ہوجائے گا۔(۲)

قضا نماز پڑھنے کا وقت

قضا نماز تین اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے، اس کے علاوہ باقی ہر وقت قضا نماز پڑھنا جائز ہے، اور وہ تین اوقات یہ ہیں ا۔سورج طلوع ہونے سے لے کر اشراق کے وقت تک (تقریباً پندرہ منٹ) ۲۔زوال کے وقت (تقریباً دس منٹ، نقشہ میں جو زوال کا وقت ہے اس سے پہلے پانچ منٹ اور بعد میں پانچ منٹ کل دس منٹ) ۳۔اور غروب کے وقت۔(۳)

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لا قضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله، (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم و مالايفسده، فصل في العوارض المبيحة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرك من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية، كذا في البدائع. فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ولايلزمهم من غير إيصاء كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۴۲۴، ۴۲۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت، ط: سعيد.

(۳) ليس للقضاء وقت معين بل جميع أوقات العمر وقت له إلّا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت المغرب فإنّه لاتجوز الصلاة في هذه الأوقات. (البحر الرائق: (۲/۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة، =

اور عصر کی فرض نماز کے بعد بھی قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

البتہ لوگوں کے سامنے نہ پڑھے چھپ کے پڑھے کیونکہ نماز قضا کرنا گناہ ہے اور لوگوں کے سامنے گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اس لئے تنہائی میں چھپ کے پڑھے۔(۲)

= إذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاف إلى أن تزول و عند احمرارها إلى أن تغيب إلّا عصر يومه ذٰلک فإنّه يجوز أداؤه عند الغروب ...... ولايجوز فيها قضاء الفرائض و الواجبات الفائتة عن أوقاتها كالوتر. (الهندية : (٥٢/١) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل فى المواقيت ، الفصل الثالث فى بيان الأوقات الّتى لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (٢٤٩/١ ، ٢٥٠) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ: (٦٧/١) كتاب الصلاة، الفصل الرابع في المواقيت، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(١) وعن التنفّل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة و سجدة تلاوة و صلاة جنازة ...... واعلم أن قضاء الفائتة و ما معها لاتكره بعد صلاة العصر إلى غاية التغير لا إلى الغروب كما هو ظاهر كلامه . (البحر الرائق : (٢٥١/١ ، ٢٥٢) كتاب الصلاة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (٣٧٥/١) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (٦٨/١) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع فى المواقيت ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (٥٢/١) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل فى المواقيت ، الفصل الثالث فى الأوقات الّتى لاتجوز فيها الصلاة ، ط: رشيديه .

(٢) (ويكره قضاء ها فيه لأن التاخير معصية فلايظهرها) ...... ويظهر من التعليل أن المكرُوه قضائها مع الاطلاع عليها ولو فى غير المسجد . (رد المحتار : (٣٩١/١) كتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط :سعيد)

الهندية: (١٢٥/١) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (٩٠/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

إذا فاتته صلوات ينبغي أن يقضيها في البيت لا في المسجد سترًا لذنبه وتقصيره. (حلبى كبير شرح منية المصلى: (ص: ٥٣٤) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

و ينبغى أن لايطلع غيره على قضائه ؛ لأنّ التاخير معصية فلايظهرها و تقدم فى باب الاذان أنّه يكره قضاء الفائتة فى المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلايظهرها وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه سوا كان فى المسجد أو غيره كما أفاده فى المنح قلت و الظاهر أن ينبغى هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية ؛ لأنّ إظهار المعصية معصية . (شامى : (٧٧/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

اور غروب کے آدھا گھنٹہ پہلے سے نہ پڑھے یہ مکروہ وقت ہے۔(۱)

قضا نماز کے لئے اذان دینا

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

قضا نماز میں ترتیب کب ساقط ہوتی ہے؟

تین چیزوں سے قضا نمازوں کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے:

۱۔فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہو جائے، واضح رہے کہ اس تعداد میں وتر کی نماز شامل نہیں ہے۔(۲)

۲۔وقت اتنا تنگ ہو کہ فوت شدہ نماز ادا کرنے کے بعد وقتیہ نماز ادا کرنے کے لئے وقت باقی نہ رہے۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم:۷۵. (وعن التنفّل بعد صلاة الفجر)

(۲) ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت وهو الصحيح...... وحد الكثرة أن تصير الفوائت ستا بخروج وقت الصلاة السادسة وعن محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ أنّه اعتبر دخول وقت السادسة، والأوّل هو الصحيح كذا في الهداية. (الهندية: ۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۷۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۸۴) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد

حلبى كبير: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

والثالث (إذا صارت الفوائت) الحقيقة أو الحكمية (ستا) ...... غير الوتر فإنّه لا يعد مسقطا) فى كثرة الفوائت بالاجماع. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۱/۵۴۷) كتاب الصلاة، الفصل العشرون فى قضاء الفائتة، ط: قديمى.

(۳) ويسقط الترتيب عند ضيق الوقت كذا فى المحيط السرخسى ...... ثمّ تفسير ضيق الوقت أن يكون الباقى منه مالايسع فيه الوقتية والفائتة جميعاً. (الهندية: (۱/۱۲۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۶۶) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۸۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۵۹) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، =

۳۔ وقتیہ نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد نہ رہے۔(۱)

کیونکہ فوت شدہ نماز کا وقت اس وقت آتا ہے جب وہ یاد آتا ہے، لہذا فوت شدہ نماز یاد نہ ہونے کی صورت میں وقتیہ نماز کا وقت پہلے آئے گا اور فوت شدہ نماز کا وقت یاد آنے کے بعد آئے گا، اس صورت میں دونوں نمازوں کے اوقات میں تصادم نہیں ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت سے بھول چوک کو معاف فرمایا گیا ہے اور اس بارے میں کوئی جبر نہیں ہے"۔(۲)

= ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۵۴۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفوائت، ط: قديمی.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۱) كتاب الصلاة، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) ثمّ الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو فی معنی النسيان كذا فی المضمرات، ولو تذكر صلاة قد نسيها بعد ماأدى وقتية جازت الوقتية كذا فی فتاوىٰ قاضيخان. (الهندية: (۱۲۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

(أونسيت الفائتة)؛ لأنّه عذر ...... و حاصله أنّه يسقط الترتيب إذا نسی الفائتة وصلی ما هو مرتب عليها من وقتية أو فائتة أخرىٰ وكذا يسقط بنسيان إحدىٰ الوقتين. الخ (رد المحتار: (۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸۳/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۵۴۶/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفوائت، ط: قديمی.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) عن أبی ذر غفاری الغفاری قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: إنّ اللّٰه تجاوز لی عن أمتی الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه. (سنن ابن ماجه: (أبواب الطلاق، باب طلاق المكره والناسی، ط: قديمی)

صحيح ابن حبان: (۲۰۲/۱۶) رقم الحديث: ۷۲۱۹، باب فضل الامة، ذكر الاخبار عما وضع اللّٰه بفضله عن هذه الأمة، ط: مؤسسة الرسالة.

المعجم الكبير للطبرانی: (۱۱۷/۲) رقم الحديث: ۱۴۱۴، ....

السنن الكبرى للبيهقی: (۳۵۶/۷) رقم الحديث: ۱۵۴۹۰، كتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء فی طلاق المكره، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند.

البحر الرائق: (۲/۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

قضا نماز میں مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا

''مسافر کا قضا نماز میں مقیم کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۶۴)

قضا نماز میں مقیم کا مسافر امام کی اقتداء کرنا

''مقیم کا قضا نماز میں مسافر امام کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۴۰)

قضا نمازوں میں ترتیب

اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے، تو ان کی قضاء میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے، اس لئے اگر وقت میں گنجائش ہے تو پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتیہ نماز پڑھے ایسی حالت میں فوت شدہ نماز کی قضا سے پہلے وقتیہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر وقت میں گنجائش نہیں ہے پھر جائز ہے۔

اسی طرح اگر ظہر اور فجر کی نماز فوت ہوئی ہے تو فجر سے پہلے ظہر کی قضا پڑھنا جائز نہیں ہے، اسی طرح اس ترتیب کا فرض اور وتر کے درمیان بھی خیال رکھنا ضروری ہے، لہذا وتر کی قضا سے پہلے فجر کی نماز نہیں پڑھنا چاہئے اور عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے وتر نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

---

(۱) (الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم (و) كذا الترتيب (بين) نفس (الفوائت) القليلة (مستحق) أي لازم؛ لأنه فرض عملي يفوت الجواز بفوته، والأصل في لزوم الترتيب قوله ﷺ: من نام عن صلاة أو نسيها فلم يذكرها إلا وهو يصلي مع الإمام فليصل التي هو فيها ثم ليقضي التي تذكر ثم ليعد التي صلى مع الإمام. وهو خبر مشهور تلقته العلماء بالقبول فيثبت به الفرض العملي ورتب النبي ﷺ قضاء الفوائت يوم الخندق. وفي الحاشية: (قوله: المتسع وقتها) أما التي ضاق وقتها فتقدم على الفائتة ويسقط الترتيب. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۵۸) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲/ ۷۹) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي. حتى لايجوز أداء =

اور اگر قضاء نمازوں کی تعداد پانچ نمازوں سے زیادہ ہے تو اس وقت یہ ترتیب لازم نہیں ہے۔(۱)

قلی

''مزدور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۲/۲)

قیام کی نیت تھی پھر بدل گئی

اگر کسی مسافر نے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن کی اقامت کی نیت کر کے مثلاً ظہر میں چار رکعت فرض نماز پڑھادی، مگر عصر کے وقت پندرہ دن قیام کی نیت ختم کردی اور سفر شروع کر کے اس جگہ کی آبادی سے نکل گیا، اس کے بعد رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھنا پڑھانا شروع کردی تو یہ امامت اور نماز صحیح ہے، کیونکہ مسافر کے لئے قیام

= الوقتية قبل قضاء الفائتة كذا في محيط السرخسي ، وكذا بين الفروض والوتر هكذا في شرح الوقاية، ولو صلى الفجر وهو ذاكر أنّه لم يوتر فهي فاسدة عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ .

(الهندية : (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

🗀 الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم) يفوت الجواز بفوته ، للجبر المشهور : " من نام عن صلاة " ...... (فلم يجز) تفريع على اللزوم (فجر من تذكر أنه لم يوتر) لوجوبه عنده (إلا) استثناء من اللزوم فلايلزم الترتيب (إذا ضاق الوقت المستحب) حقيقة .

(الدر مع الرد : (۶۵/۲ ، ۶۶) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

(۱) ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت ست صلوات لدخولها في حد الكثرة المفضية للحرج.

(البحر الرائق : (۸۴/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

🗀 ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت ، وهو الصحيح هكذا في محيط السرخسي . وحد الكثرة أن تصير الفوائت ستا الخ (الهنديه : (۱۲۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

🗀 حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗀 حلبي كبير : (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

🗀 (الدر مع الرد : (۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

کی نیت کی وجہ سے پوری نماز پڑھنا اور بعد میں سفر شروع کر کے قیام کی نیت کو فسخ کرنے کی وجہ سے قصر کرنا درست ہے، اور مسافر کو سفر کو شروع کر کے قیام کی نیت فسخ کرنے کے بعد قصر ہی پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

قیام کے دوران دعا

جب مسافر سفر کے دوران کہیں قیام کرتا ہے، تو خواہ کیسا ہی جنت نما ہوٹل یا آرام دہ جگہ ہو، اسے وہ سکون اور راحت میسر نہیں ہوتی جو اپنے وطن میں حاصل ہوتی ہے، کبھی غیر مانوس جگہ کی وحشت، تو کبھی کوئی خطرہ، ایسے غیر مطمئن حالات میں جو چیز قلب و دماغ کو اطمینان و اعتماد کی فضا مہیا کرتی ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دعا ہے جو قیام کے وقت پڑھی جاتی ہے، اور وہ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. (۲)

---

(۱) (والقضاء يحكي) أي يشابه (الأداء سفرا وحضرا) لأنّه بعد ما تقرر لايتغير. وتحته في الشامية: (قوله: لأنّه بعد ماتقرر) أي بخروج الوقت، فإن الفرض بعد خروج وقته لايتغير عمّا وجب وأمّا قبله فإنّه قابل للتغير بنية الإقامة أو إنشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

☜ ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة خمسة عشر يوما أو أكثر كذا في الهداية ...... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسه عشر يوما قصر هكذا في الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

☜ البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وعن خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نزل منزلا فقال: أعوذ بكلمات الله التامات من شر ماخلق". لم يضره شيئ حتى يرتحل من منزله ذلك. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمي)=

امام ترمذیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ جو شخص صبح وشام اس دعا کو تین دفعہ پڑھ لیا کرے تو پورے دن وہ زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے گا۔(۱)

قیام گاہ میں قیام کرتے وقت کی دعا

''منزل پر اترنے کے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۶۲)

= جامع الترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مایقول إذا نزل منزلا، ط: سعید.

الصحیح لمسلم: (۳۴۷/۲) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الدعوات والتعوّذ، ط: قدیمی.

مؤطا مالک: (ص: ......) باب ما یؤمر به من الکلام فی السفر، ط: میر محمد کراچی.

زاد المعاد: (۴۱۰/۲) تودیع المسافر، ط: مؤسسة الرسالة.

مسند احمد بن حنبل: (۳۷۷/۶)، رقم: ۲۷۱۶۴، حدیث خولة بنت حکیم رضی الله عنها، ط: مؤسسة قرطبه القاهرة.

السنن الکبریٰ للبیهقی: (۲۵۳/۵) رقم: ۱۰۶۲۱، کتاب الحج، باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: مجلس دائرة المعارف حیدرآباد هند.

المعجم الکبیر للطبرانی: (۲۷۵/۱۷، رقم: ۲۰۰۷۰.

شرح السنة: (۱۴۵/۵) باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

شرح مشکل الآثار: (۲۸/۱) رقم: ۳۶، باب بیان مشکل ما روی عنه فیما یقال عند المساء اهـ، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

صحیح ابن خزیمه: (۱۵۰/۴) رقم: ۲۵۶۶، باب الاستعاذة عند نزول المنازل.

مصنف عبد الرزاق: (۱۶۶/۵) رقم: ۹۲۶۰، کتاب المناسک، باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.

(۱) وعن أبی هریرة قال جاء رجل إلی رسول الله ﷺ فقال: یا رسول الله! مالقیت من عقرب لدغتنی البارحة قال: أمّاقلت حین أمسیت "أعوذ بکلمات الله التّامّات من شرّ ماخلق" لم تضرّک. (الصحیح لمسلم: (۳۴۷/۲) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الدعوات والتعوّذ، ط: سعید)

عن أبی هریرة عن النّبیّ ﷺ قال: من قال حین یمسی ثلاث مرات: "أعوذ بکلمات الله التّامّات من شرّ ماخلق" لم یضره حمة تلک اللیلة. (جامع الترمذی: (۲۰۱/۲) أبواب الدعوات، باب، ط: قدیمی)

قوله: حمة، الحمة بخفة المیم: السم، وقد تشدد تطلق علی ابرة العقرب للمجاورة؛ لأنّ السم منها یخرج، مجمع البحار.

قیدی

سفر اور اقامت کے بارے میں قیدی کی نیت کا اعتبار نہیں ہے بلکہ جس نے قید کیا ہے اس کی نیت کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر جنگی قیدی کو قرائن سے گمان غالب ہو جائے کہ پندرہ روز یا اس سے زیادہ ایام تک اس کو اسی مقام پر رکھا جائے گا تو وہ مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر اعلان یا قرائن سے معلوم ہوا کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام اسی مقام پر نہیں رکھا جائے گا تو اس صورت میں قصر کرے۔(۱)

---

(۱) مسلم أسره العدوّ وأدخله دار الحرب ينظر إن كان مسير العدوّ مسيرة ثلاثة أيّام صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لما أسره صار تحت يده كالعبد يكون تحت يد مولاه ، وإن كان لايعلم يسأله عنه ، فإن سأله ولم يخبره ينظر هو في الأصل إن كان مسافرا صلى صلاة المسافرين، وإن كان مقيما صلى صلاة المقيمين؛ لأنّه انعدم المغير. الخ (الولوالجية: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر الخ، ط: مكتبه حرمين شريفين، كوئٹه)

(والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) ...... وأسير و غريم و تلميذ (مع زوج و مولى و أمير ومستأجر) لف و نشر مرتب . وتحته في الشامية : (قوله : وأسير) ذكر في المنتقى : إن المسلم إذا أسره العدوّ إن كان مقصده ثلاثه أيّام قصر وإن لم يعلم سأله فإن لم يخبره و كان العدو مقيما أتمّ ، وإن كان مسافراً قصر ، وينبغي أن يكون هٰذا إذا تحقق أنّه مسافر وإلّايكون كمن أخذه الظالم لايقصر إلا بعد السفر ثلاثاً وكذا ينبغي أن يكون حكم كل تابع يسأل متبوعه فإن أخبره عمل بخبره وإلّا عمل بالأصل الّذى كان عليه من إقامة و سفر حتى يتحقق خلافه و تعذر السوال بمنزلة السوال مع عدم الأخبار . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد)

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/۲۹۶) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، الاستقلال بالرأى، ثالثاً شروط القصر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/۱۳۸ ، ۱۳۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

اگر قیدی نے قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہو گیا مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہ کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوئی دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

قیدی جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے

قیدیوں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا

---

(۱) (فلو أتمّ مسافر إن قعد فی) القعدة (الأولیٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامداً لتاخير السلام و ترک واجب القصر و واجب تكبيرة افتتاح النفل و خلط النفل بالفرض، وهذا لایحل كما حرره القهستانی بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) كمصلی الفجر أربعا (وإن لم يقعد بطل فرضه) وصار الكل نفلاً لترک القعدة المفروضة. (الدر مع الرد: ۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ والقصر عزيمة عندنا) لما قدمنا (فإذا أتمّ الرباعية و) الحال أنّه (قعد القعود الأوّل) قدر التشهد (صحت صلاته لوجود الفرض فی محله وهو الجلوس علی الركعتين و تصير الأخريان نافلة له (مع الكراهة) لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامداً، فإن كان ساهيا يسجد للسهو (وإلّا) أی وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد علی رأس الركعتين الأوليين (فلا تصح) صلاته لتركه فرض الجلوس فی محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله. (حاشية الطحطاوی: ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☜ حلبی كبير: (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☜ الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☜ التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، النوع الأوّل فی معرفة فرض المسافر، ط: قديمی.

☜ بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل والكلام فی صلاة المسافر، ط: سعيد.

مستحب ہے۔(۱)

قیدی ظہر کی نماز جمعہ کے دن کب پڑھے

''قیدی جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے'' عنوان کو دیکھیں۔(۸۳/۲)

قیدی قصر کب تک کرے

اگر قیدی کو یقین یا گمان غالب سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے رہائی ہو جائے گی یا اس کا امکان ہو کہ چند دن میں بھی رہائی ہو سکتی ہے اور چند ماہ بھی لگ سکتے ہیں یا یہ امید ہو کہ یہاں سے منتقل کر دیا جائے گا، یا رہائی کا معاملہ آج کل میں ٹلتا رہا تو ان تمام صورتوں میں قصر کرتا رہے، اور اگر یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے رہائی نہیں ہو گی یا منتقلی نہیں ہو گی تو اب قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویستحب للمریض والمسافر وأهل السجن تاخیر الظهر إلی فراغ الإمام من الجمعة وإن لم یؤخر یکره فی الصحیح . (الهندیة : (۱۴۸/۱) کتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ومنها الإذن العام ، ط: رشیدیه)

☜ حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

☜ خلاصه الفتاوی : (۲۱۱/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فی صلاة الجمعة، ومایتّصل بها ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

☜ حلبی کبیر : (ص: ۵۶۴) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

☜ البحر الرائق : (۱۵۴/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید .

☜ الدر مع الرد : (۱۵۷/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

(۲) والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به فی موضع یریدون أن یقیموا به خمسة عشر یوماً فعلیه أن یکمل الصلاة وإن کان الأسیر لایرید أن یقیم معهم ، وإن کان الأسیر یرید أن یقیم فی موضع خمسة عشر یوماً فأخرجوه من ذلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة أیام قصر الصلاة، وکذلک الرجل یبعث إلیه الخلیفة أو الوالی لیؤتی به من بلد إلی بلد کانت نیة الإقامة والسفر إلی الشخص لا إلیه ؛ لأنّه مقهور فی ید الشخص وکان کالأسیر فی أیدی الکفار . (التاتارخانیة: (۱۳/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون صلاة المسافر،=

معلوم ہونے کی صورت یہ ہے کہ جیلر یا حکام یا پھر اس معاملہ اور کیس میں بصیرت رکھنے والوں کی رائے پر یقین حاصل کرے۔

قیمت ادا نہ ہوسکی

اگر گاڑی اسٹیشن پر رکی اور اندر بیٹھے مسافروں نے باہر چل کر سامان بیچنے والوں سے کوئی چیز خریدی، مال لیا اور قیمت ابھی تک ادا نہیں کی کہ گاڑی نکل گئی، تو اس چیز کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے لیکن جس طرح بھی ممکن ہو اس کی قیمت پہنچا دینا ضروری ہے، ہمیشہ کی آمد ورفت کا کوئی قریب کا اسٹیشن ہے تو پھر کسی معتبر شخص کی معرفت قیمت ادا کردے، اگر پوری کوشش کے باوجود قیمت کی رقم پہنچانا ممکن نہیں ہوا تو قیمت کی وہ رقم اس

= نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیما بنیة إقامته و یصیر مقیما بنیة إقامة غیره، ط: قدیمی)

رد المحتار : (۲/ ۱۳۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاه المسافر، ط : سهیل اکیڈمی لاهور.

قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱/ ۱۶۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

ویشترط لصحة نیة السفر ثلاثة أشیاء : الاستقلال بالحکم ، وتحته فی شرحه : (قوله : الاستقلال بالحکم) أی الانفراد بحکم نفسه بحیث لایکون تابعا لغیره فی حکمه . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریه هرات افغانستان)

والتابع ...... (والجندی مع أمیره) إذا کان یرتزق ،منه ، والأجیر مع المستاجر والتلمیذ مع استاذه ، والأسیر والمکره مع من أکرهه علی السفر . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(قوله : وأسیر) ذکر فی المنتقی أن المسلم إذا أسره العدوّ إن کان مقصده ثلاثة أیّام قصر، وإن لم یعلم سأله ، فإن لم یخبروه وکان العدوّ مقیماً أتمّ وإن کان مسافراً قصر ، وینبغی أن یکون هذا إذا تحقق أنّه مسافر ، وإلّا یکون کمن أخذه الظالم لایقصر إلا بعد السفر ثلاثاً ، وکذا ینبغی أن یکون حکم کل تابع یسأل متبوعه ، فإن أخبره عمل بخبره ، وإلّا عمل بالأصل الّذی کان علیه من إقامة و سفر حتی یتحقق خلافه وتعذر السؤال بمنزلة السؤال مع عدم الإخبار . (شامی : (۲/ ۱۳۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

طحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قدیمی .

شخص کی طرف سے صدقہ سمجھ کر کسی مسکین غریب کو دے دے، لیکن اگر اتفاق سے وہ آدمی پھر کہیں مل جائے اور قیمت کی رقم کا مطالبہ کرے تو قیمت کی رقم اس کو دوبارہ دیدے اس صدقہ کا ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔(۱)

قیمت دیدی چیز نہ لے سکا

اگر مسافر نے گاڑی کے اندر رہ کر باہر کے لوگوں سے کوئی چیز خریدنے کے لئے قیمت کی رقم پہلے دیدی، ابھی چیز ہاتھ میں نہیں لی، گاڑی تیزی سے چل پڑی، اور بیچنے والے نے اس چیز کو مسافر کے پاس پھینکنا چاہا لیکن وہ گاڑی کے اندر نہ پہنچ سکی گر کر ضائع ہوگئی، تو مسافر کی قیمت کی رقم بیچنے والے کے ذمہ باقی رہے گی، اس مسافر کو شرعاً اس سے وصول کرنے کا حق ہوگا، مگر بہتر یہ ہے کہ معاف کردے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) عليه ديون لأناس لايعرفهم من غصوب و مظالم و جيابات يتصدق بقدره على الفقراء على عزيمة القضاء إن وجدهم مع التوبة إلى الله تعالىٰ فيعذر. (الهندية: (۳۶۷/۵) كتاب الكراهية، الباب السابع والعشرون في القرض والدين، ط: رشيديه)

عليه ديون و مظالم جهل أربابها و أيس من عليه ذٰلك من معرفتهم، فعليه التصدق بقدرها من ماله وإن استغرقت جميع ماله ...... (قوله: جهل أربابها) يشتمل ورثتهم، فلو علمهم لزمه الدفع إليهم؛ لأنّ الدين صار حقهم. (الدر مع الرد: (۲۸۳/۴) كتاب اللقطة، مطلب فيمن عليه ديون ومظالم جهل أربابها، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

(۲) عليه ديون لأناس لايعرفهم من غصوب و مظالم و جيابات يتصدق بقدره على الفقراء على عزيمة القضاء إن وجدهم مع التوبة إلى الله تعالىٰ فيعذر. (الهندية: (۳۶۷/۵) كتاب الكراهية، الباب السابع والعشرون في القرض والدين، ط: رشيديه)

عليه ديون و مظالم جهل أربابها و أيس من عليه ذٰلك من معرفتهم، فعليه التصدق بقدرها من ماله وإن استغرقت جميع ماله ...... (قوله: جهل أربابها) يشتمل ورثتهم، فلو علمهم لزمه الدفع إليهم؛ لأنّ الدين صار حقهم. (الدر مع الرد: (۲۸۳/۴) كتاب اللقطة، مطلب فيمن عليه ديون و مظالم جهل أربابها، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

ک

کاروبار جہاں ہے وہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟

اگر اپنے وطن سے دور دراز شہر میں کاروبار ہے اور وہاں اہل وعیال، ساز وسامان کے ساتھ دائمی قیام کا ارادہ ہے تو ایسی جگہ بھی اس کے حق میں وطن اصلی کے درجہ میں ہو جاتی ہے لہذا اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے یہاں آیا اگر چہ پندرہ دن سے کم میں پھر سفر کرنا ہے، پھر بھی یہاں جب تک رہے گا مقیم رہے گا، نماز مکمل پڑھنی ہوگی، اور رمضان کا روزہ رکھنا ہوگا۔(۱)

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطّنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وتحته في الشرح : (قوله : أو توطنه) أى عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل ، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلک وطناً له إلّا إذا عزم على القرار فيه ...... (قوله : بل يتمّ فيهما) أى بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(والوطن الأصلي هو الّذى ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصر التعيش لا الارتحال عنه) . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وطن أصلي وهو مولد الرجل أو البلد الّذى تأهّل به ...... ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيهما . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲/۳۰۴ ، ۳۰۵) المبحث الثالث فى صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الدائمة أو نية العودة ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.=

اور اگر صرف کاروبار ہو اہل وعیال وہاں نہ ہوں مگر اس کا ارادہ ہمیشہ رہنے کا ہے جب بھی وہ جگہ وطن اصلی ہو جائے گی۔(۱)

= (قوله: حتى يدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر إلى غاية دخول المصر فلايقصر، أطلق في دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أولا...... قال في فتح القدير: وقياسه أن لايحل فطره في رمضان إذا كان بينه و بين بلده يومان. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

أقلّ مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيّام كذا في التبيين . الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة و إباحة الفطر وامتداد مدة المسح إلى ثلاثة أيّام و سقوط وجوب الجمعة والعيدين والأضحية وحرمة الخروج على الحرة بغير محرم . (الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۱) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطّنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وتحته في الشرح : (قوله : أو توطنه) أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل ، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذٰلك وطناً له إلّا إذا عزم على القرار فيه ...... (قوله : بل يتمّ فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو الإقامة . (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(والوطن الأصلي هو الّذي ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصر التعيش لا الارتحال عنه) . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وطن أصلي وهو مولد الرجل أو البلد الّذي تأهّل به...... ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيها. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳۰۴/۲ ، ۳۰۵) المبحث الثالث في صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الدائمة أو نية العودة ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .=

کاروبار کے لئے جانا

بعض کاروباری حضرات ایسے ہیں کہ وہ لوگ کاروبار کے سلسلے میں دور دراز شہروں میں جاتے رہتے ہیں، اور وہاں کوئی کمرہ بھی کرایہ پر لے کر رکھتے ہیں، اور وہاں پندرہ دن سے کم کے لئے جاتے ہیں، اور ان شہروں کا فاصلہ ان کے وطن سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہوتا ہے، تو ایسے لوگ ان شہروں میں مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔(۱)

اور اگر کمرہ کرایہ پر لینے کے بعد ایک دفعہ بھی وہاں پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں

= حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(قوله: حتی یدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر إلی غایة دخول المصر فلایقصر، أطلق فی دخول مصره فشمل ما إذا نوی الإقامة به أولا ...... قال فی فتح القدیر: وقیاسه أن لایحل فطره فی رمضان إذا کان بینه و بین بلده یومان. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲)، کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

أقلّ مسافة تتغیر فیها الأحکام مسیرة ثلاثة أیّام کذا فی التبیین. الأحکام الّتی تتغیر بالسفر هی قصر الصلاة و إباحة الفطر وامتداد مدة المسح إلی ثلاثة أیّام و سقوط وجوب الجمعة والعیدین والأضحیة وحرمة الخروج علی الحرة بغیر محرم. (الهندیة: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۷) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۱) کتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهدایة، هٰذا إذا سار ثلاثة أیّام. (الهندیة: (۱۳۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعید.

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

گے تو وہاں مقیم ہو جائیں گے، پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے پھر وہاں سے جب تک کرایہ کا کمرہ خالی کر کے سامان وغیرہ لے کر واپس نہیں آئیں گے تب تک یہ وطن اقامت باقی رہے گا اور اس شہر میں جب بھی آئیں گے چاہے پندرہ دن سے کم کے لئے کیوں نہ ہو مقیم ہوں گے اور پوری نماز پڑھیں گے، (۱)

اور اگر کرایہ کا کمرہ خالی کر کے سامان وغیرہ لے کر آ گئے تو وطن اقامت ختم ہو جائے گا اس کے بعد جب تک پندرہ دن کے لئے نہیں آئیں گے تب تک مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔

کام ہونے پر واپسی کا ارادہ ہے

مسافر کسی ضرورت یا کسی کی تلاش میں شہر میں آیا اور یہ ارادہ ہے کہ جب ضرورت پوری ہو جائے گی فوراً واپس ہو جاؤں گا، تاہم اس کام اور ضرورت میں یہ بھی ممکن ہے کہ ہفتہ

---

(۱) (قوله ويبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي)...... كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر...... و أمّا وطن الإقامه فهو الوطن الّذى يقصد المسافر الإقامة فيه وهو صالح لها نصف شهر وهو ينتقض بواحد من ثلاثة بالأصلي ؛ لأنّه فوقه و بمثله و بالسفر ؛ لأنّه ضدّه ...... مثاله قاهرى خرج إلى بلبيس فنوى الإقامة بها نصف شهر ثمّ خرج منها فإن قصد مسيرة ثلاثة أيّام و سافر بطل وطنه ببلبيس حتى لو مر به فى العود لايتمّ وإن لم يقصد ذلك و خرج إلى الصالحية فإن نوى الإقامة بها نصف شهر أتمّ بها وبطل وطنه ببلبيس حتى لو عاد إليه مسافراً لايتمّ وإن لم ينو الإقامة بها لم يبطل وطنه ببلبيس حتى يتم إذا دخله وإن عاد إلى مصر بطل الوطنان حتى لو عاد إليهما فى سفرة أخرىٰ لايتمّ إذا لم ينوى الإقامة. (البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، مطلب فى الأوطان الثلاثة ، ط: سعيد .

عشرہ لگ جائے، اور یہ بھی امکان ہے کہ ایک ماہ گزر جائے، تو ایسا مسافر ہمیشہ قصر کرتا رہے گا، خواہ اس طرح کئی مہینے کیوں نہ گزر جائیں، البتہ اگر یقین اور غالب گمان ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے واپسی ناممکن ہوگی، تو اب مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

کپڑے کو بھگو کر مسح کیا

اگر کسی نے موزے کو انگلیوں سے مسح نہیں کیا بلکہ لکڑی یا کپڑے کو بھگو کر مسح کیا

---

(۱) (أو لم يكن مستقلا برأيه) كعبد وامرأة (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذلك (سنين) إلّا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مر. وتحته فى الشامية: (قوله: أو دخل بلدة) أى لقضاء حاجة أو انتظار رفقة (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأنّ حالته تنافى عزيمته. (قوله: كما مرّ) أى فى مسألة دخول الحاج الشام. (الدر مع الرد: (۱۲٦/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(وقصر إن نوى أقلّ منه) أى من نصف شهر (أو لم ينوِ) شيئاً (وبقى) على ذلك (سنين) وهو ينوى الخروج فى غد أو بعد جمعة؛ لأنّ علقمة بن قيس مكث كذلك بخوارزم سنتين يقصر الصلاة. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، قبيل نوع آخر فى بيان اجتماع حكم السفر والإقامة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

ولو بقى فى المصر سنين على عزم أنّه إذا قضٰى حاجته يخرج ولم ينو الإقامة خمسة عشر يوما قصر كذا فى التهذيب. الحجاج إذا وصلوا بغداد ولم ينووا الإقامة وعزموا أن لايخرجوا إلّا مع القافلة ويعلمون أن بين هٰذا الوقت و بين خروج القافلة خمسة عشر يوما فصاعداً يتمون أربعا.(الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبى كبير: (ص: ۵۴۰) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

تب بھی جائز ہو جائے گا، لیکن یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔ (۱)

کرفیو

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ دور کسی شہر میں چند روز کے لئے گیا، لیکن وہاں کرفیو نافذ ہونے کی وجہ سے پندرہ دن سے قبل وہاں سے نکلنا ممکن نہ رہا تو یہ شخص وہاں مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا، اتفاقیہ قیام کی وجہ سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔ (۲)

---

(۱) ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع أو مشى فى حشيش مبتل بالمطر يجزيه والطل كالمطر على الأصح هٰكذا فى التبيين . (الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

لابأس فى الخف إذا احتاج إلى المسح فخاف الماء أصابه مطر وابتل جاز . (خانية على هامش الهندية : (۱/۴۹) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

(وفرض المسح قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد) هو الأصح؛ لأنّها آلة المسح والثلاث أكثرها وبه وردت السنة فإن ابتلّ قدرها ولو بخرقة أو صب جاز. وتحته فى الشامية: (قوله: فإن ابتلّ قدرها. الخ) لكن لاتحصل به السنة كالصورتين السابقتين قريبا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق : (۱/۱۷۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ،و أمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص : ۱۱۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الولوالجية: (۱/۶۲) كتاب الطهارة الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: حرمين كوئٹه.

(۲) و كل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا فى محيط السرخسى فيصير الجندى مقيما فى الفيافى بنية إقامة الأمير فى المصر كذا فى الكافى فى نوقض الوضوء، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها فى السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستاجره والجندى مع أميره فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم فى ظاهر الرواية كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)=

کسی بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

"بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا" کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۹۹)

کشتی میں اقامت کی نیت کرنا

کشتی کے مسافر کشتی میں اقامت کی نیت کرنے سے مقیم نہیں ہوں گے، بدستور مسافر رہیں گے، کیونکہ سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے کشتی کے ملاح کے لئے بھی یہی حکم ہے، لیکن کشتی اگر اس کے شہر یا گاؤں کے قریب ہے تو اس وقت اصل اقامت کی وجہ سے مقیم رہے گا۔(۱)

= فتاوی قاضیخان علی هامش الهندية: (١/١٦٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.
الدر مع الرد : (٢/١٣٣ ، ١٣٤) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .
حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص : ٣٥٤) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(١) ولايصير مقيما بنية الإقامة فيها وكذٰلك صاحب السفينة والملاح إلّا أن تكون السفينة بقرب من بلدته أو قريته فحينئذٍ يكون مقيما بإقامته الأصلية كذا فی المحيط . (الهندية : (١/١٤٤) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولايصير مقيما بنية الإقامة فيها ؛ لأنّ السفينة ليست بموضع قرار ولا هی بيت إقامة ولكنه معد للانتقال ، والبحر موضع المخاوف ، وكذٰلك صاحب السفينة والملاح لايصير مقيما ؛ لأنّ محلية الإقامة لاتختلف بين المالك والملاح مقيما فيها وإن أمكنه المقام فيها . (التاتارخانية : (٢/٣٦ ، ٣٧) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفينة ، ط: قديمی)

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ٣٤٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد : (٢/١٢٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (٢/١٣٤) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (٢/٩٨) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

امداد الفتاوی : (١/٣٤١) باب صلاة المسافر ، ملازمین جہاز کے لیے قصر یا اتمام کا حکم، ط: مکتبہ سید احمد شهید ، اکوڑہ خٹک .

اگر مسافر نے کشتی کے اندر اپنے شہر میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کی، اور نماز کے دوران کشتی چلتے چلتے مسافر نمازی کے شہر میں داخل ہوگئی تو وہ پوری چار رکعتیں پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

کشتی میں قبلہ کا حکم

کشتی میں نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنا لازم ہے۔

جب قبلہ رخ ہوکر نماز شروع کرنے کے بعد درمیان میں کشتی قبلہ کی سمت سے پھر گئی تو نماز پڑھنے والا اپنا منہ قبلہ کی طرف پھیر لے، اور اگر قبلہ کی سمت کی طرف منہ پھیرنے کی قدرت ہونے کے باوجود نماز کے اندر فوراً قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیرے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو كان مسافراً و شرع في الصلاة في السفينة خارج المصر فجرت السفينة حتى دخل المصر يتمّ أربعاً كذا في التاتارخانية . (الهنديه : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۳۸) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

(۲) ويلزمه التوجه إلى القبلة عند افتتاح الصلاة...... وكلما دارت السفينة يحول وجهه إليها ولو ترک تحويل وجهه إلى القبلة وهو قادر عليه لايجزيه . (الهندية : (۱/۱۴۴)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها فستة ، ط: سعيد .

التاتارخانية:(۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

خلاصه الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

وفيه أيضاً : (۱/۶۹) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس في استقبال القبلة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة ، مطلب في الصلاة على السفينة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص : ۳۳۳) كتاب الصلاة ، فصل في الصلاة في السفينة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

کشتی میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا

دریا کے سفر کے دوران کشتی یا جہاز پر امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک عذر کے بغیر بھی فرض نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن کھڑے ہوکر پڑھنا سب کے نزدیک افضل ہے۔

اگر کشتی یا بحری جہاز لنگر گاہ کی حدود میں یا کنارے پر لنگر ڈالے ہوئے کھڑا ہے تو اس میں عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض وواجب) نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

کشتی میں نماز

کشتی اور پانی کے جہاز میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

دریا میں قبلہ کی شناخت چاند، سورج، دوسرے ستارے اور قطب نما سے ہوسکتی ہے۔(۳)

---

(۱) وإذا صلّی قاعدا فی السفینة وهی تجری مع القدرة علی القیام تجوز مع الکراهة عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ وعندهما لاتجوز ولو کانت السفینة مشدودة لاتجری لاتجوز اجماعا کذا فی التهذیب . ولو صلی فیها فإن کانت مشدودة علی الجدّ مستقرّة علی الأرض فصلی قائماً أجزأه وإن لم تکن مستقرة ویمکنه الخروج عنها لم تجز الصلاة فیها کذا فی محیط السرخسی .

(الهندیة : (۱/ ۱۴۳) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا یتّصل بذٰلک الصلاة علی الدابّة والسفینة ، ط: رشیدیه)

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۱۰۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المریض ، مطلب فی الصلاة فی السفینة ، ط: سعید .

🗁 التاتارخانیة: (۳۶/۲) کتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة، ط: قدیمی.

🗁 البحر الرائق : (۲/ ۱۱۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المریض ، ط: سعید .

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۹) کتاب الصلاة ، فصل وأمّا أرکانها ، ط: سعید .

(۲) انظر إلی الحاشیة السابقة رقم: ۲، رقم الصفحة: ؟؟؟؟، تحت عنوان ''کشتی میں قبلہ کا حکم ''۔

(۳) وجهة الکعبة تعرف بالدلیل ...... وأمّا فی البحار والمفاوز فدلیل القبلة النجوم هکذا فی فتاویٰ قاضیخان . (الهندیة : (۱/ ۶۳) کتاب الصلاة ، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، الفصل الثالث فی استقبال القبلة ، ط: رشیدیه)

🗁 فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة : (۱/ ۷۰) کتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط: رشیدیه.=

جس شخص کو پانی کے جہاز یا کشتی میں متلی، قئے، الٹی اور چکرآنے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قدرت نہ ہو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۱)

کشتی میں نماز کے احکام

اگر کشتی چل رہی ہے، اور نمازی نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی۔

اگر کشتی بندھی ہوئی ہے، چل نہیں رہی ہے تو اس پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بالاجماع جائز نہیں ہے۔(۲)

= والجهة صارت قبلة باجتهادهم المبنى على الامارات الدالة عليها من النجوم والشمس والقمر وغير ذلك. (بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸)، كتاب الصلاة، ومنها استقبال، فصل وأمّا أركانها، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۲۸۵) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط:سعيد.

الدر مع الرد: (۱/۴۳۰) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى استقبال القبلة، ط: سعيد.

(۱) تعذرعليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع و يسجد...... وإن تعذر القعود أومأ مستلقيا أو على جنبه. (البحر الرائق: (۲/۱۱۲ـ۱۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة، الفصل الحادى والعشرون فى صلاة المريض، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

التاتارخانية: (۲/۹۲) كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون فى صلاة المريض، ط: قديمى.

الهندية: (۱/۱۳۶) كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۵/۱۰۶) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا أركانها، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۹۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

(۲) وإذا صلّى قاعدا فى السفينة وهى تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ وعندهما لاتجوز ولو كانت السفينة مشدودة لاتجرى لاتجوز اجماعا كذا فى التهذيب. (الهندية: (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فى الصلاة فى السفينة، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد. =

اگر کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وہ کشتی بندھی ہوئی زمین پر ٹھہری ہوئی ہے تو نماز جائز ہے، اور اگر کشتی زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے اور اس سے باہر نکلنا ممکن ہے تو اس پر نماز جائز نہیں ہوگی۔(۱)

اگر کشتی زمین پر نہیں ٹھہری ہوئی بلکہ دریا کے اندر ٹھہری ہوئی ہے ہوئی ہے اور موج کی وجہ سے ہل رہی ہے، تو اگر ہوا اور موج کی وجہ سے بہت زیادہ ہل رہی ہے تو چلتی کشتی کے حکم میں ہے، اور اگر ہوا اور موج کی وجہ سے بہت زیادہ نہیں ہل رہی بلکہ معمولی ہل رہی ہے تو ٹھہری ہوئی کشتی کے حکم میں ہے۔(۲)

= بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل و أمّا أركانها ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ومايتّصل بهٰذا مسائل السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) وفي الإيضاح إن كانت موثقة في الشط وهو على قرار من الأرض يصلي قائما جاز؛ لأنّها إذا استقرت على الأرض فحكمها وحكم الأرض سواء وإن لم يكن مستقرة فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم يجز الصلاة فيها لأنّها إذا لم يستقر فهي بمنزلة الدابّة، الخ (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة ، ط: قديمي.

الهندية : (۱/۱۴۳ ، ۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد .

(۲) والمربوطة بلجة البحر إن كان الريح تحركها شديدا فكالسائرة وإلّا فكالواقفة . وتحته في الشامية : (قوله : وإلّا فكالواقفة) أي إن لم يحركها الريح شديدا بل يسيراً فحكمها كالواقفة فلاتجوز الصلاة فيها قاعداً مع القدرة على القيام كما في الإمداد . (الدر مع الرد : (۲/۱۰۱، ۱۰۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

اگر کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر میں چکر آتا ہے تو کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بالاجماع جائز ہے۔(۱)

اگر کشتی سے باہر نکل کر نماز پڑھنے پر قادر ہے تو کشتی سے باہر نکل کر فرض نماز پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

اگر کشتی میں رکوع اور سجدہ پر قادر ہونے کے باوجود اشارہ سے نماز پڑھی تو نماز

---

(۱) وأجمعوا أنّه إذا كان بحيث لو قام يدور رأسه يجوز فيها قاعداً . (التاتارخانية : (۲/۳٦) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فى الصلاة فى السفينة، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدّابّة و فى السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه : وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة فأحبّ له أن يخرج ويصلي على الأرض ، وإن صلى فيها جاز ، فإن صلّى فيها قاعداً وهو يقدر على القيام أو الخروج أجزأه عند أبى حنيفة استحساناً . وفى الطحطاوى و قد أساء ولكن الأفضل أن يقوم أو يخرج ، وعندهما لايجزيه . (التاتارخانية : (۲/۳٦) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة ، ط: قديمى)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۳ ، ۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابّة و فى السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فى الصلاة فى السفينة ، ط: سعيد .

فالمستحب أن يخرج من السفينة للفريضة إذا قدر عليه كذا فى محيط السرخسى . (الهنديه: (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

نہیں ہوگی، اس نماز کو رکوع سجدہ کے ساتھ دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

کمانڈر کی نیت

☆اگر فوج کا کمانڈر شہر میں اقامت کی نیت کرے گا تو اس کے کمانڈ کے تحت رہنے والے سپاہی جنگل میں بھی مقیم ہو جائیں گے، کیونکہ کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہے اس کے کمانڈ کے تحت رہنے والے فوجی اور سپاہیوں کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) ولو صلى فيهابالإيماء وهو قادر على الركوع والسجود لايجزيه في قولهم جميعا . (الهنديه: (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

☐ خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☐ البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

☐ فلايجوز للمسافر أن يصلى فيها بالإيماء سواء كانت الصلاة مكتوبة أو نافلة؛ لأنّه يمكنه أن يسجد فيها فلايعذر في تركه والإيماء إنّما شرع عند العجز وهو قادر فلايجوز له الإيماء. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)

(۲) و كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي فيصير الجندى مقيما في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر كذا في الكافي. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۲/۱۳۳ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقي : (صل :۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، جنس آخر ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

☐ التاتارخانية : (۲/۱۱ ، ۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته . الخ ، ط: قديمي .

☐ بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

☆ جہاد یا جنگ کے دوران کمانڈر کی اقامت کی نیت کا اعتبار نہیں ہے اس لئے جہاد اور جنگ کی صورت میں مسافت سفر طے کر کے آنے والے مجاہدین قصر کریں گے۔(۱)

کم سے کم ساتھی

''سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۳۷)

کن آنکھیوں سے دیکھنا

نماز میں کن آنکھیوں سے دیکھنا مکروہ ہے، لیکن اگر مسافر کو نماز میں اپنے سامان کی فکر ہے اور اس کی وجہ سے خشوع وخضوع جاتا رہے، تو اس غرض سے کن آنکھیوں سے دیکھنا مکروہ نہیں ہوگا تاکہ دیکھ لینے سے فکر ختم ہو جائے اور خشوع وخضوع حاصل ہو جائے۔(۲)

---

(۱) حاصر قوم مدينة في دار الحرب أو أهل البغي في دار الإسلام في غير مصر ونووا الإقامة خمسه عشر يوما قصروا ؛ لأنّ حالهم متردد بين قرار و فرار فلا تصح نيتهم وإن نزلوا في بيوتهم كذا في التمرتاشي . ولهٰذا قال أصحابنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ في تاجر دخل مدينة لحاجة نوى أن يقيم خمسة عشر يوما لقضاء تلك الحاجة لايصير مقيما ؛ لأنّه متردد بين أن يقضى حاجته فيرجع و بين أن لايقضى فيقيم فلاتكون نيته مستقرة . (الهنديه : (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولاتصحّ نية الإقامة من العسكر في دار الحرب ؛لأنّهم بين أن يهزموا فيقرّوا أو يُهزموا فيفروا و حالهم هٰذه مبطلة عزيمتهم لترددها في الإقامة الخ . (حلبى كبير : (ص: ۵۴۰) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۲ ، ۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/ ۲۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، قبيل نوع آخر في بيان اجتماع حكم السفر والإقامة ، ط قديمي.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (والالتفات بعنقه) لابعينه ، لقول عائشة رضى اللّٰه عنها : " سألت رسول اللّٰه ﷺ عن التفات الرجل في الصلاه ، فقال : هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد " . رواه البخارى، و قوله ﷺ : لايزال اللّٰه مقبلا على العبد وهو في صلاته مالم يلتفت ، فإن التفت انصرف عنه . =

کھانا کھاتے وقت

''اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۶۰)

کھانا لے لیا پیسہ دینے سے پہلے گاڑی چل پڑی

''قیمت ادا نہ ہو سکی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۸۵)

کھڑکیوں سے پان کی پیک وغیرہ پھینکنا

ریل یا گاڑیوں کی کھڑکیوں سے پان کی پیک یا پانی وغیرہ اس طرح پھینکنا جس سے پچھلی کھڑکیوں میں یا برابر میں چلنے والی گاڑیوں میں بیٹھنے والوں پر پان کی پیک یا پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں، ناجائز اور حرام ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر

= وتحته في الشرح: (قوله: والالتفات بعنقه لابعينه) الالتفات ثلاثة أنواع: مكروه، وهو ماذكر، ومباح، وهو أن ينظر بمؤخر عينيه يمنة ويسرة من غير أن يلوى عنق و مبطل، وهو أن يحول صدره عن القبلة إذا وقف قدر أداء ركن مستدبراً كما بحثه في البحر. وهذا إذا كان من غير عذر، أمّا به فلا...... وفي الشرح: والأولىٰ ترك النوع الثاني لأنّه ينافي الأدب لغير حاجة، والظاهر أن فعله ﷺ إيّاه كان لحاجة تفقد أحوال المقتدير مع ما فيه من بيان الجواز الخ. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۸۲) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبي كبير: (ص: ۳۰۵) فصل في مكروهات الصلاة، ط: قديمي.

الهنديه: (۱/ ۱۰۶) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة و مايكره فيها، الفصل الثاني: فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه.

لعنت کے الفاظ آئے ہیں۔(۱)

(۱) وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال : صعد رسول الله ﷺ المنبر ، فنادى بصوت رفيع ، فقال: يامعشر من أسلم بلسانه ولم يفض الإيمان إلى قلبه ، لاتؤذوا المسلمين ولاتعيّروهم ، ولاتتبعوا عوراتهم ، فإنّه من يتّبع عورة أخيه المسلم تتبع الله عورته ومن تتبعه الله عورته يفضحه و لو في جوف رحلة . (مشكاة المصابيح : (۴۲۸/۲ ، ۴۲۹) كتاب الآداب ، باب ماينهى عنه من التهاجر و التقاطع و اتباع العورات ، الفصل الثاني ، ط : قديمى)

واعلم أنّ الشخص يؤجر على إماطة الأذى و كل ما يوذى الناس في الطريق وفيه دلالة على أن طرح الشوك في الطريق و الحجارة و الكناسة و المياه المفسدة للطرق و كل ما يوذى الناس يخشى العقوبة عليه في الدنيا والآخرة. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۳۱۹/۱۹) باب من أخذ الغصن ومايوذى الناس في الطريق .

وعن أبي بكر الصديق قال : قال رسول الله ﷺ : " ملعون من ضار مؤمنا أو مكر به " . (جامع الترمذى : (۱۵/۲) أبواب البر و الصلة ، باب ماجاء في الخيانة و الغش ، ط: سعيد)

و عن أبي بكر الصديق قال :قال رسول الله ﷺ : " لايدخل الجنة جسد غُذِى بالحرام ، ولايدخل الجنة سيئ الملكة ، ملعون من ضارّ مسلما أو غره " . (مسند البزار : ۱۰۵/۱) رقم الحديث : ۴۳ ، ط: مكتبه العلوم والحكم المدينة المنوّرة)

المعجم الأوسط : (۱۲۴/۹) رقم الحديث : ۹۳۱۲ ، ذكر من اسمه هاشم ، ط: دارالحرمين القاهرة .

مسند أبي يعلى : (۸۲/۱) رقم الحديث : ۹۶ .

شرح الزرقاني على مؤطا الامام: (۴۱/۴) القضاء في المرفق، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

فيض القدير شرح جامع الصغير: (۶/۶) رقم الحديث: ۸۲۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت.

گ

گاڑی کے ملازم کی نماز

”ریلوے ملازم کی نماز“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۵۸/۱)

گاڑی میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

”قبلہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳/۲)

گاڑی والے خیال رکھیں

راستے کو گندگی سے آلودہ کرنا، جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو، بہت بڑا گناہ ہے گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا سامان پیدا کرنے میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اپنی سواری، کار، موٹر سائیکل وغیرہ کو ایسی جگہ کھڑا کر دینا کہ جس سے دوسری سواریوں کا راستہ بند ہو جائے، یا ان کو چلنے میں دشواری کا سامنا ہو، یا اس طرح بے قاعدہ گاڑی چلائی جائے جس سے دوسروں کو کسی بھی اعتبار سے تکلیف ہو، یہ ساری باتیں گناہ ہیں، اوران سے پرہیز کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے کبیرہ گناہوں سے۔(۱)

---

(۱) وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: لاتنزلوا على جوار الطريق و لاتقضوا عليها الحاجات.

(سنن ابن ماجه: (ص: ۲٦۷) كتاب الآداب، باب النهي عن النزول، ط: قديمي)

وانظر أيضاً: الهامش السابق رقم: ۱، رقم الصفحة: ۱۰۲. (وعن ابن عمر رضي الله عنهما)

مسند احمد بن حنبل: (۳۰۵/۳) رقم الحديث: ۱۴۳۱٦، مسند جابر بن عبدالله رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

مسند أبي يعلى الموصلي: (۱۵۳/۴) رقم الحديث، ۲۲۱۹، تابع مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، دار المامون للتراث دمشق.

صحيح ابن خزيمة (۱۴۴/۴) رقم الحديث (۲۵۴۸)، ط: نسخة جامع السنة.

صحيح ابن حبان: (۴۲۲/٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ذكر الزجر عن التعريس على جواد الطريق، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

مصنف لابن أبي شيبة: (۳۰/۹) رقم الحديث: ۲٦۸۷۹، كتاب الأدب، باب: ۱۵۹، =

گاڑی والے سے ضمان لینا

دور دراز شہروں میں گاڑی اور کوپ وغیرہ کے ذریعہ جانے والے مسافر حضرات، مال اور سامان کے بیگ اور تھیلی وغیرہ گاڑی والے کو حوالہ کر کے ان سے ٹوکن لے لیتے ہیں، اس سامان اور بیگ وغیرہ کی حفاظت کی ذمہ داری گاڑی والوں پر ہے، اگر یہ چیزیں گم ہو جائیں گی تو گاڑی والوں سے ان چیزوں کا ضمان لینا جائز ہے۔(۱)

گرفتاری کا وارنٹ ہو

''وارنٹ جاری ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۸/۲)

گرفتاری کے لئے نکلنے والے کا حکم

اگر کسی بھاگے ہوئے شخص یا مجرم کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے نکلا، اور مقصد یہ ہے کہ جہاں کہیں ملے گا اس کو پکڑ کر واپس لانا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کہاں تک جانا پڑے، یہ بھی ممکن ہے کہ طویل سفر کی نوبت آئے، اور اس کا بھی امکان ہے کہ قریبی علاقہ میں ہاتھ آجائے، تو جب تک اسی ارادہ کے ساتھ سفر کرتا رہے گا اس کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا،

= في التحشش على الطريق.

مصنف عبد الرزاق : (۱٦٠/۵) رقم الحديث : ۹۲۴۷ ، كتاب المناسك ، باب ذكر الغيلان والسير بالليل ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت .

(۱) وفيها حمل ربّ المتاع متاعه على الدابّة وركبها فساقها المكارى فعثرت وفسد المتاع لايضمن إجماعاً وقدمنا ، قلت عن الأشباه معزيًا للزيلعي : إنّ الوديعة بأجر مضمونة فليحفظ ، (قوله : وقدمنا) أى فى كتاب الوديعة ، أراد به التنبيه على أن المودع بأجر يخالف الأجير المشترك وإن شرط عليه الضمان ، ...... وذكر الفرق بأنّ المعقود عليه فى الأجير المشترك هو العمل والحفظ واجب تبعاً ، بخلاف المودع بأجر فإنّه واجب عليه مقصوداً ببدل . (الدر مع الرد : (٦٧/٦ ، ٦٨) كتاب الإجارة ، باب ضمان الأجير ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲۰۵/۴) كتاب الإجارة ، فصل : وأمّا حكم الإجارة ، ط : سعيد .

الهندية : (۴۴۲/۴) كتاب الإجارة ، الباب الخامس عشر فى بيان مايجوز من الإجارة ومالايجوز ، الفصل الثانى : فيما يفسد العقد فيه لمكان الشرط ، ط : رشيديه .

البتہ اگر اس دوران مسافت سفر کی مقدار جانے کا ارادہ کرلیا یا جہاں سے واپس ہو رہا ہے وہاں سے سفر کی مسافت مکمل ہو جاتی ہے تو ان دونوں صورتوں میں راستہ میں قصر کرنا ہوگا۔ (۱)

گلے ملنا

سفر سے واپس آنے والے کے ساتھ گلے ملنا اور ہاتھ پیشانی چومنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وأمّا الثّاني فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص وعلى هٰذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم فإنّهم يصلون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدّة وكذٰلك المكث في ذٰلك الموضع وأمّا في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصروا. (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في المتفرّقات ، ط: نوع آخر في المتفرّقات ، ط: قديمي .

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲۹۶/۲) كتاب الصلاة ، صلاة المسافر، ثالثا شروط القصر ، المبحث الثالث ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت : قدم زيد بن حارثة و رسول الله ﷺ في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله ﷺ عريانا يجر ثوبه والله مارأيته عريانا قبله ولابعده فاعتنقه وقبّله. (مشكاة المصابيح : (۴۰۲/۲) كتاب الآداب ، باب المصافحة والمعانقة ، ط: قديمي)

جامع الترمذي : (۱۰۲/۲) كتاب الآداب ، أبواب الاستيذان والآداب ، باب ماجاء في المعانقة والقبلة ، ط: سعيد .

شرح السنة: (۲۹۰/۱۲) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت.

وفي شرح حديث رقمه : (۳۳۲۷) فأمّا الماذون فيه فعند التوديع ، وعند القدوم من السفر، وطول العهد بالصاحب وشدة الحب في الله ومن قبله ، فلايقبل الفم ، ولكن اليد والرأس والجبهة الخ . (شرح السنة : (۲۹۳/۱۲) ، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت)

عن الشعبي أنّ النّبيّ ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه و قبل ما بين عينيه. (أبوداؤد: (۳۶۲/۲) كتاب الأدب ، باب في قبلة ما بين العينين ، ط: مكتبه حقانيه ملتان) = .

گھر داماد

☆ ...... "گھر داماد" سے مراد یہ ہے کہ لڑکی والوں نے نکاح کے وقت یا نکاح سے پہلے یہ شرط رکھی ہے کہ لڑکی ہمیشہ اپنے والدین کے گھر رہے گی، رخصت ہو کر سسرال نہیں جائے گی، اور داماد کے ذاتی گھر اور بیوی کے والدین کے گھر کے درمیان مسافت سفر یعنی سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو ایسا گھر داماد سسرال جا کر قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ شہر بیوی کی وجہ سے وطن ہو گیا ہے۔(۱)

= ☐ وروى عن جعفر بن أبي طالب في قصة رجوعه من أرض الحبشة قال : فخرجنا حتى أتينا المدينة ، فتلقاني رسول الله ﷺ : فاعتنقني ، ثم قال : ماأدري أنا بفتح خيبر أفرح ، أم بقدوم جعفر ووافق ذٰلک فتح خيبر ، و عن البياضي أنّ النبيّ ﷺ تلقى جعفر بن ابي طالب فالتزمه و قبل ما بين عينيه ...... و قال الشعبي : كان أصحاب النبيّ ﷺ يصافح بعضهم بعضاً وإذا جاء أحدهم من سفر ، عانق صاحبه ، وقدم سلمان فدخل المسجد فقام إليه أبو الدرداء فالتزمه . (شرح السنة: (۱۲/ ۲۹۱، ۲۹۲) باب المصافحه و فضلها، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت)

(۱) والوطن الأصلي هو وطن الانسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها، وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن في بلدة أخرىٰ وينتقل الأهل إليها ، فيخرج الأوّل من أن يكون وطنا اصليًّا حتى لو دخل مسافرا لايتمّ ، قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ ، فإنّ الأوّل لم يبطل ، ويتم فيهما . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط : سعيد .

☐ الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۳۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۳) كتاب الصلاة ، مطلب في أنّ الأوطان ثلاثة ، فصل : و أمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

☐ الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/ ۳۰۴ ، ۳۰۵) المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الخ ، ط: مكتبة الحقانيه پشاور .

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، الرابع في الوطن، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

اور اگر گھر داماد کی شرط نہیں تو سسرال جا کر قصر کرے گا، مگر یہ کہ سسرال میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان مسافت سفر نہیں ہے تو سسرال جا کر قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) ثمّ لایزال المسافر علی حکم السفر حتی یدخل وطنه أی ینوی إقامة خمسة عشر یوماً بموضع واحد من مصر أو قریة غیر وطنه . (حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۹) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر،ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

بدائع الصنائع: (۱/۹۷) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۲۹۱) المبحث الثالث صلاة المسافر ، الرابع مقدار الزمان الّذی یقصر فیه إذا أقام المسافر فی موضع ، ط: مکتبه حقانیه پشاور .

(۲) وذکر الاسبیجابی : المقیم إذا قصر مصرا من الأمصار وهو مادون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافرا . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

أقلّ مسافة تتغیر فیها الأحکام مسیرة ثلاثة أیّام . الخ (الهندیة : (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۲۸۶، ۲۸۷) المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، الموضوع الأوّل ، المسافة الّتی یجوز فیها القصر ، ط: المکتبة الحقانیه ، پشاور .

الفتاوی التاتارخانیة : (۲/۵، ۶) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان أدنی مدّة السفر الّذی یتعلق به قصر الصلاة ، ط: قدیمی .=

☆......گھر داماد بننے سے مسافر بھی مقیم بن جاتا ہے، اس لئے جب بھی گھر داماد سسرال آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى و العشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۵ ، ۵۳۶) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

(۱) والوطن الأصلى هو وطن الانسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها، وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن فى بلدة أخرىٰ وينتقل الأهل إليها ، فيخرج الأوّل من أن يكون وطنا اصليًا حتى لو دخل مسافرا لايتمّ ، قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا فى بلدة أخرىٰ، فإنّ الأوّل لم يبطل، ويتم فيهما. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط : سعيد .

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۱) كتاب الصلاة ، مطلب فى أنّ الأوطان ثلاثة ، فصل : وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامى و أدلّته : (۳۰۴/۲ ، ۳۰۵) المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الخ ، ط: مكتبة الحقانيه پشاور .

حلبى كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر، الرابع فى الوطن، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ل

لاشیں سیلاب کی

''سیلاب کی لاشیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۹/۱)

لشکر اسلام

اگر اسلامی لشکر کسی جگہ پر جانے کا قصد کرے اور اس کے ساتھ سائبان، خیمے اور چھوٹے بڑے ڈیرے ہوں اور وہ راستہ میں کسی جگہ جنگل میں اتر کر ڈیرے کھڑے کر دیں اور پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کریں تو یہ لشکر والے مقیم نہیں ہوں گے، بدستور مسافر رہیں گے کیونکہ یہ سب لے چلنے کا سامان ہے مستقل رہائش کے لئے نہیں۔(۱)

---

(۱) قال شمس الأئمة الحلوانی : عسکر المسلمین إذا قصدوا موضعا ومعهم اخبیتهم و خیامهم و فساطیطهم فنزلوا مفازة فی الطریق ونصبوا الأخبیة والفساطیط وعزموا فیها علی إقامة خمسة عشر یوماً لم یصیروا مقیمین؛ لأنّها حمولة ولیست بمساکن کذا فی المحیط. (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱۶۵/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

البحر الرائق : (۱۳۳/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

الدر مع الرد : (۱۲۵/۲ـ ۱۲۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

الفتاوی التاتارخانیة : (۹/۲، ۱۰) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان المواضع الّتی تصحّ فیها نیة الإقامة والّتی لاتصح ، ط: قدیمی .

خلاصة الفتاوی: (۱۹۹/۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی و العشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئته .

بدائع الصنائع: (۹۸/۱) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان مایصیر المسافر به، مقیماً، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۰) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

لکڑی کا موزہ

''لوہے کا موزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۱)

لکڑی کو بھگو کر مسح کیا

''کپڑے کو بھگو کر مسح کیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۹۱)

لنگر گاہ

اگر شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے، اور لنگر گاہ شہر سے ایک سو پچاس گز، ۱۶ء۱۳۷ میٹر سے کم فاصلہ پر ہے اور درمیان میں زرعی زمین نہیں ہے تو یہ فناء شہر کے حکم میں ہے اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر لنگر گاہ شہر سے ایک سو پچاس گز، ۱۶ء۱۳۷ میٹر سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو یہ فناء شہر کے حکم میں نہیں ہوگا، سفر کرنے کی صورت میں ایسے لنگر گاہ میں کشتی یا بحری جہاز ہونے کی صورت میں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) (قوله خرج من عمارة موضع إقامته) ...... إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال في الامداد : فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات ...... وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي. (شامي: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☐ التاتارخانية : (۲/۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☐ خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية الكوئته .

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: شيديه.

لنگڑا

اگر کسی کے پاؤں میں "لنگڑا پن" ہے اور پنجوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لئے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔(۱)

لوہے کا موزہ

لوہے، لکڑی یا شیشہ کے بنے ہوئے موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ان چیزوں کے بنے ہوئے موزے کو پہن کر آدمی بلا تکلف چل نہیں سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) ولو كان الرجل أعرج يمشي على صدور قدميه ارتفع العقب عن موضع عقب الخف كان له أن يمسح ما لم يخرج قدمه إلى الساق ، هكذا في فتاوى قاضيخان. (الهنديه: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه)

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۴۸) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط : رشييديه .

خلاصة الفتاوى : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

الفتاوى الولوالجية : (۱/۶۳) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين وغير ذٰلك إلى آخره ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) فلم يجز على متخذ من زجاج أو خشب أو حديد ...... وتحته في الشامية : (قوله فلم يجز الخ) وكذا لو لف على رجله خرقة ضعيفة لم يجز المسح ؛ لأنّه لا تنقطع به مسافة السفر . (الدر مع الرد : (۱/۲۶۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(فلايجوز) المسح (على خف) صنع (من زجاج أو خشب أو حديد) لما قلنا . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

م

ماہواری اور سفر

''حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۱/۱)

متبوع اگر نیت کا اختیار دیدے

شوہر یا حاکم نے بیوی اور ماتحت کو یہ اختیار دیدیا کہ تم جب چاہو سفر سے واپس ہو سکتے ہو اور جہاں چاہو اقامت کی نیت کر سکتے ہو، تو اس اختیار کے بعد خود ان کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اپنی نیت کے اعتبار سے سفر یا حضر کے مسائل پر عمل کریں گے۔ (۱)

متصل آبادی

شہر سے متصل جو رہائش گاہیں اور مکانات ہیں اور وہ بستی اور گاؤں جو شہر سے ملا ہو وہ بھی اس شہر کی آبادی کے حکم میں ہے، جب تک مسافران آبادیوں سے باہر نہیں نکل جائے گا قصر نہیں کرے گا ہاں ان آبادیوں سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔

البتہ وہ آبادیاں جو شہر سے ملی ہوئی نہیں ہیں بلکہ شہر کے بیرونی میدانوں سے ملی ہوئی ہیں قصر کرنے کے لئے ان آبادیوں سے نکل جانا ضروری نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه الخ. (الهندية: (۱/۱۴۱)، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لاالتابع كامرأة) الخ (الدر المختار مع الرد: (۱۳۳/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۸/۲) باب المسافر، ط: سعيد.

عمدۃ الفقہ: (۴۱۹/۲) تابع ومتبوع کی نیت کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی لاہور۔

التاتارخانية: (۱۱/۲) نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامة، الخ، ط: قديمي.

(۲) قال محمد رحمه الله يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ...... الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلّا إذا كان ثمة قرية أو قرىٰ متصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرىٰ بخلاف القرية الّتي تكون متصلة بفناء المصر فإنّه يقصر الصلاة =

مثل اول کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

''مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۱۶/۱)

مجاہدین غلبہ کے دوران قصر کریں گے یا اتمام

مجاہدین یا مسلم افواج جب جہاد کے دوران کسی علاقہ میں فاتحانہ داخل ہوں تو جب تک وہاں پورا کنٹرول ان کے ہاتھوں میں نہ ہو تو یہ افواج اور مجاہدین وہاں قصر کریں گے، البتہ جب پوری طرح کنٹرول حاصل ہو جائے گا، اور اس علاقے کو اپنی حکومت کے تحت شامل کرلیا جائے گا تو پھر اس میں اقامت کی نیت معتبر ہوگی اور نماز پوری پڑھیں گے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا اور جب تک اس علاقے کو اسلامی حکومت کے تحت شامل نہیں کیا جائے گا تب تک قصر کریں گے۔(۱)

= وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الدر مع الرد : (۱۲۱/۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) و في التجنيس عسكر المسلمين إذا دخلوا دار الحرب و غلبوا في مدينة إن اتخذوها داراً يتمّون الصلاة وإن لم يتخذوها دارا ولكن أرادوا الإقامة بها شهرا أو أكثر فإنّهم يقصرون كذا في البحر الرائق: (الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

و كذا يصلي ركعتين عسكرٌ دخل أرض حرب أو حاصر حصنًا فيها...... (الدر المختار مع الرد : (۱۲۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۸/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.=

مجاہدین مسافر ہیں یا مقیم

مجاہدین جہاد کے دوران امیر کے تابع ہوتے ہیں، اگر امیر مقیم ہے تو ماتحت رہنے والے مجاہدین بھی مقیم ہوتے ہیں اور اگر امیر مسافر ہے تو ماتحت کے مجاہدین بھی مسافر ہوتے ہیں (۱)

اس مسئلہ کی چند صورتیں ہیں:

ا۔ اگر امیر اور مجاہد دونوں علاقائی نہیں ہیں بلکہ باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اگر امیر اقامت کی نیت نہیں کرے گا تو سب مسافر ہیں، اور اگر اقامت کی نیت کی ہے اور رات ایک ہی جگہ پر گزارتے ہیں تو سب مقیم ہیں، اور اگر دشمن کی جانب سے حملہ کا خطرہ ہونے کی وجہ سے رات ایک جگہ پر نہیں گزارتے تو سب مسافر ہیں۔ (۲)

= التاتارخانية: (۲/۱۱) الفصل الثاني والعشرون، صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصح، ط: قديمي.

(۱) والمعتبر نية المتبوع؛ لأنّه الأصل لاالتابع كامرأة وفاها مهرها المعجل ...... وجندى إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال ...... مع زوج و مولى و أمير ...... (الدر مع الرد: (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بإحداهما، وكل واحدة أصل بنفسها ...... وكذا تصحّ إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين؛ لأنّ الإقامة تضاف لمحلّ المبيت، ولاتصحّ نية الإقامة في مفازة لغير أهل الأخبية، لعدم صلاحية المكان ...... (قوله: ولاتصحّ نية الإقامة في المفازة) مثلها الجزيرة، والبحر والسفينة، والملاح مسافر ...... (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

شامي: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

أنظر الحاشية رقم: ۱ على نفس الصفحة أيضًا. (والمعتبر نية المتبوع)

۲۔ اگر امیر اور مجاہدین دونوں علاقے کے ہیں تو اس صورت میں دونوں مقیم ہیں۔(۱)

۳۔ اور اگر امیر علاقے کا ہے اور مجاہدین علاقے کے نہیں ہیں بلکہ دور دراز علاقے سے آئے ہیں تو اس صورت میں اگر امیر نے رات گزارنے کے لیے صرف ایک ہی جگہ متعین کردی ہے اور وہ اقامت کے قابل ہے، میدان اور جنگل نہیں ہے تو یہ مجاہدین بھی مقیم ہوں گے۔

اور اگر رات گزارنے کے لیے ایک جگہ متعین نہیں کی بلکہ رات کبھی یہاں کبھی وہاں گزارتے ہیں یعنی ایک رات کسی جگہ پر اور دوسری رات کسی اور جگہ پر تو اس صورت میں "مبیت" ایک نہ ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔(۲)

مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

"شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا" کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۳۱۴)

---

(۱) ولایجوز القصر فی قلیل السفر فوجب أن یکون أقلّ الکثیر ...... (حلبی کبیر : (ص: ۴۶۱)، فصل فی صلاۃ المسافر، ط: قدیمی)

ویشترط لصحة نیة السفر ثلاثة أشیاء الاستقلال بالحکم، والبلوغ والثالث عدم نقصان مدّة السفر عن ثلاثة أیّام، فلایقصر من لم یجاوز عمران مقامه ...... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: قدیمی)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید.

(۲) ولاتصح نیة الإقامة ببلدتین لم یعین المبیت بإحداهما، وکل واحدة أصل بنفسها ...... وکذا تصحّ إذا عین المبیت بواحدة من البلدتین؛ لأنّ الإقامة تضاف لمحلّ المبیت، ولاتصحّ نیة الإقامة فی مفازة لغیر أهل الأخبیة، لعدم صلاحیة المکان ...... (قوله: ولاتصحّ نیة الإقامة فی المفازة) مثلها الجزیرة، والبحر والسفینة، والملاح مسافر ...... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: قدیمی)

شامی: (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۲) کتاب الصلاۃ، باب المسافر، ط: سعید.

أنظر الحاشیة رقم: ۱ علی الصفحة السابقة أیضًا. (والمعتبر نیة المتبوع)

مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

اگر ''بس'' کا وقت ایسا ہے کہ اگر دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے تو ''بس'' نکل جاتی ہے اور اگر مثل اول کے بعد عصر کی نماز ادا کر کے ''بس'' پر سوار نہ ہو تو درمیان میں عصر کی نماز پڑھنے کا وقت نہیں ملتا، اور روکنے کے لئے کہا جائے تو نماز کے لئے روکتا بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں ایسے اوقات میں ''بس'' سے سفر نہ کیا جائے، بلکہ متبادل ریل یا دوسری گاڑیوں سے سفر کیا جائے تا کہ نماز اپنے وقت پر ادا ہو۔ اور اگر ریل اور دیگر گاڑیوں میں بھی یہی پریشانی ہے، اور درمیان میں دو مثل کے بعد ''بس'' یا ''گاڑی'' کو روک کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو ایسی حالت میں سفر کے دوران مجبوری کی بنا پر ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہوگی اور یہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے، اور یہ دونوں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے سب سے بڑے شاگرد ہیں۔ باقی ہمیشہ کے لیے مستقل طور پر مثل واحد پر عصر ادا کرنے کی عادت بنانا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو ترک کرنا ہے، یہ درست نہیں۔(۱)

---

(۱) بل فی شهادات الفتاوی الخيرية: المقرر عندنا أنّه لايفتى ويعمل إلّا بقول الإمام الأعظم، ولايعدل عنه إلى قولهما أو قول أحدهما أوغيرهما إلا لضرورة كمسألة المزارعة، وإن صرح المشائخ بأنّ الفتوى على قولهما لأنّه صاحب المذهب والإمام المقدّم. (شامي: ۱/۷۲) خطبة الكتاب، مطلب إذا تعارض التصحيح، ط: سعيد)

وقول الطحاوى: وبقولهما نأخذ، يدلّ على أنّه المذهب. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (۱۴۰، ۱۴۱) كتاب الصلاة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(ووقت الظهر من زواله) أى ميل ذكاء عن كبد السماء (إلى بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله وهو قولهما و زفر و الأئمة الثلاثة، قال: الإمام الطحطاوى: وبه نأخذ، وفى غرر الأذكار: وهو المأخوذ به، وفى البرهان: وهو الأظهر لبيان جبريل، وهو نص فى الباب، وفى الفيض: وعليه عمل النّاس اليوم وبه يفتى. وتحته فى الشامية: (قوله: إلى بلوغ الظل مثليه) هذا ظاهر الرواية عن الإمام، نهاية، وهو الصحيح، بدائع و محيط و ينابيع. وهو المختار، غياثية، واختاره الإمام المحبوبى...... وفى رواية عنه أيضاً أنّه بالمثل يخرج وقت الظهر ولايدخل وقت العصر إلّا بالمثلين ذكرها الزيلعى وغيره. (الدر مع الرد: (۱/۳۵۹)، كتاب الصلاة، ط: سعيد) =

باقی ہمیشہ کے لیے مستقل طور پر مثل واحد پر وعصر ادا کرنی کی عادت بنانا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو ترک کرنا ہے، یہ درست نہیں ۔(۱)

محرم

جس ''محرم'' کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈر نہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے ۔(۲)

محرم بچھڑ جائے

اگر سفر کے دوران راستہ میں محرم بچھڑ گیا یا مرگیا تو ایسی صورت میں تفصیل یہ ہے

= البحر الرائق : (۲۴۵/۱) ، کتاب الصلاۃ ، ط: سعید .

فتاوی محمودیہ: (۳۳۶/۵) ایک مثل پر عصر کی نماز، باب المواقیت، ط: ادارۃ الفاروق کراچی۔

فتاوی رحیمیہ: (۸۳/۴) مجبوری کے وقت ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز پڑھنا، کتاب الصلاۃ ، ط: دار الاشاعت، کراچی۔

(۱) اعلم أنّ الروایات عن أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ اختلفت فی آخر وقت الظهر ، روی عن محمد عنه : إذا صار ظل کل شیئ مثلیه سوی فئ الزوال ، خرج وقت الظهر و دخل وقت العصر ، وهو الّذی علیه أبوحنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ. (العنایة شرح الهدایة علی هامش فتح القدیر: (۲۱۹/۱)، باب المواقیت ، ط: مصطفی البابی الحلبی ، بمصر)

الدر مع الرد : (۳۵۹/۱) کتاب الصلاۃ ، ط: سعید .

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (غیر مجوسی ولافاسق) لعدم حفظها . وفی الرد : (قوله : ولافاسقا) یعم الزوج والمحرم ح وقیده فی شرح اللباب بکونه ماجنا لایبالی (قوله لعدم حفظها) لأنّ المجوسی یخشی علیها منه لاعتقاده حل نکاح محرمة ، والفاسق الّذی لامرؤة له کذٰلک ولو زوجا . (الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) ، کتاب الحج ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳۱۵/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

خلاصة الفتاوی : (۲۷۷/۱) کتاب الحج ، الفصل الأوّل فی المقدمة وفی بیان شرائط الوجوب ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

التاتارخانیة: (۳۲۹/۲) کتاب الحج ، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قدیمی.

بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید .

فتح باب العنایة : (۶۰۴/۱) ، کتاب الحج ، ط: سعید .

کہ اگر وہاں سے منزل مقصود کی دوری مسافت سفر سے کم ہے تو وہاں چلی جائے اور اگر اپنے وطن کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہے، اور واپس آنا ممکن ہے تو وطن واپس آجائے، اور اگر دونوں طرف کا فاصلہ سفر کی مسافت سے زیادہ ہے تو کسی مامون جگہ پر مقیم ہو جائے اور محرم کو بلوا لے، لیکن اگر یہ مشکل ہے یا مصلحت کے خلاف ہے تو مجبوری کی بنا پر وطن واپس آجائے۔(۱)

محرم پورے سفر میں ساتھ ہونا ضروری ہے

''پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۱/۱)

محرم کے بغیر حج کرنا

عورت پر حج واجب ہونے کے لئے دیگر شرطوں کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس سفر میں اس کے ساتھ محرم بھی ہو، اگر کوئی محرم ساتھ نہیں، یا محرم کو خرچہ دے کر ساتھ لے جانے کی استطاعت نہیں تو اس پر حج کے لئے جانا جائز نہیں، اگر محرم کے بغیر حج میں جائے گی تو کراہت تحریمی کے ساتھ حج ہو جائے گا لیکن اللہ کی نافرمانی اور شریعت کی

---

(۱) ولو سافر بها ثمّ طلقها بائنا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقلّ من السفر إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت سواء كانت في المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلّا أن الرجوع أولىٰ ليكون الاعتداد في المنزل الزوج وإن كان أحد الطرفين والآخر دونه اختارت مادونه وإن كان كل واحد منهما سفراً فإن كانت في المفاوزة مضت إن شاء ت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولىٰ . (الهندية : (۵۳۵/۱ ، ۵۳۶) كتاب الطلاق ، الباب الرابع عشر في الحداد ، ط : رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۷/۳) كتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحكام العدة ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۵۳۸/۳ ، ۵۳۹) كتاب الطلاق ، فصل في الحداد ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق ، فصل في الإحداد ، ط : سعيد .

التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها ، ط: قديمي.

رد المحتار : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

خلاف ورزی کی بنا پر گنہگار ہوگی۔(۱)

محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور غیر محرم میں ہر وہ قریبی رشتہ دار بھی داخل ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو۔(۲)

محرم کے بغیر وطن سے سفر کرنا

پورے شرعی سفر میں عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر عورت محرم کے بغیر شرعی مسافت طے کر کے مثلاً مکہ مکرمہ پہنچے گی اور وہاں اس کا محرم بھی ہو تو بھی

---

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنّه محبوس (عليها) لامرأة حرة ...... وليس عبدها بمحرم لها وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة ، ولو عجوزا في سفر . وفي الرد : (قوله : ومع زوج أو محرم) هذا وقوله ومع عدم عدة عليها شرطان مختصان بالمرأة ...... (قوله : مع وجوب النفقة) أي فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها و نفقته ، ...... (قوله مع الكراهة) أي التحريمية للنهي في حديث الصحيحين : " لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا ومعها محرم " زاد مسلم في رواية " أو زوج " . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيام...... وتجب عليها النفقة والراحلة في مالها للمحرم ليحج بها وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسک، أمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۳۱۵ ، ۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۹۹) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة كذا في الخلاصة. (الهندية : ۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط : رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

رد المحتار : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

وطن سے محرم کے بغیر سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، کیونکہ اس نے شریعت کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔(۱)

محصول سے بچنا

"وزن چارج سے بچنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۴۳)

محلّہ شہر سے الگ ہوگیا

اگر کوئی محلّہ ایسا ہے کہ پہلے شہر میں شامل تھا اور بعد میں شہر سے الگ ہوگیا لیکن اس محلّہ کے مکانات آباد ہیں، ان میں لوگ رہتے ہیں تو اس محلّہ کی آبادی سے بھی نکلنے کے بعد قصر شروع ہوگا۔

اور اگر اس محلّہ کے مکانات آباد نہیں ہیں ان میں لوگ نہیں رہتے بلکہ خالی ہیں، تو

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنّه قال لا تسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا ومعها محرم أو زوج، ولأنّها إذا لم يكن معها زوج ولامحرم لايؤمن عليها إذا النّساء محم علی وضم إلّا ماذبّ عنه، ولهٰذا لايجوز لها الخروج وحدها. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته أمّا الّذی يخص النساء، ط: سعيد)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۶۴، ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق : (۲/۳۱۴، ۳۱۵) كتاب الحج، ط : سعيد.

▭ الفتاویٰ الولوالجية: (۱/۱۳۴) الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

▭ وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ قال: لاتسافر المرأة ثلاثاً إلّا و معها ذو محرم. (صحيح البخاری: (۱/۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة، باب فی كم يقصر الصلاة، الخ، ط: قديمی)

▭ وهٰكذا فيه : (۱/۲۵۰) كتاب المناسك، باب حج النساء، ط: قديمی.

▭ الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۲، ۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغيره، ط: قديمی.

▭ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسك، باب المرأة تحج بغير ولی، ط: قديمی.

▭ سنن أبی داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب فی المرأة تحج بغير محرم، مكتبه حقانيه ملتان.

▭ جامع الترمذی : (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء فی كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد.

قصر کرنے کے لیے اس محلّہ کے مکانات کی حدود سے نکلنا لازم نہیں ہوگا بلکہ اس محلّہ سے قصر شروع ہو جائے گا۔(۱)

مدّت قصر

''قصر کی مدت'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۶۲/۲)

مدّت مسح

جب موزہ پر مسح صحیح ہونے کی شرط موجود ہو تو مقیم کے لئے ایک دن ایک رات چوبیس گھنٹے تک موزے پر مسح کرنا جائز ہے، اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک یعنی بہتّر گھنٹے تک مسح کرنا جائز ہے، اور یہ مدت موزہ پہننے کے وقت سے شمار نہیں ہوگی بلکہ موزہ پہننے کے بعد جس وقت وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے مقیم کے لئے چوبیس گھنٹے اور مسافر کے لئے بہتّر گھنٹے شمار ہوں گے، موزہ پہننے کے وقت کا کچھ اعتبار نہیں مثلاً کسی آدمی نے ظہر کے وقت وضو کر کے دو بجے موزے پہنے اور عصر کے وقت پانچ بجے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو مقیم کے لئے اگلے روز ے کے پانچ بجے تک ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہوگا اور مسافر کے لئے تیسرے دن کے پانچ بجے تک ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہوگا، اس کے بعد موزہ اتار کر

---

(۱) وإن كان في الجانب الّذي خرج منه محلة منفصلة عن المصر وفي القديم كانت متصلة بالمصر لايقصر الصلاة حتى يجاوز تلك المحلة كذا في الخلاصة . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(قوله: من جانب خروجه الخ) قال في شرح المنية : فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الذي خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها، ولو جاوز العمران من جهة خروجه و كان بحذائه محلة من الجانب الآخر يصيرا مسافرا إذ المعتبر جانب خروجه و أراد بالمحلة في المسألتين ماكان عامرا أمّا لو كانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها في المسألة الأولىٰ ولو متصلة بالمصر كما لايخفىٰ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱)، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

پورا وضو کر کے موزہ پہنا ہو گا ورنہ موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہو گا۔(۱)

ایسے ہی اگر مغرب کے بعد وضو کر کے موزے پہنے اور اسی وضو سے رات کو دس بجے سو گیا تو بس دس بجے سے حساب شروع ہو گا۔

غرض کہ جس وقت پہلا وضو ٹوٹا ہو اس وقت پہلے سے وضو کے بعد موزہ پہنا ہوا ہونا شرط ہے۔(۲)

---

(۱) قال علمائنا رحمهم اللّٰه : يمسح المقيم يوما وليلة ، والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها .
(التاتارخانية : (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مدة المسح ، ط:قديمي)

قال عامتهم : أنّه مقدر بمدة في حق المقيم يوما و ليلة وفي حق المسافر ثلاثه أيّام ولياليها...... ولنا الحديث المشهور وهو قوله ﷺ : يمسح المقيم على الخفين يوما و ليلة والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها...... وأمّا الحديث الآخر فقد روى جابر الجعفي عن عمر رضي اللّٰه عنه أنّه قال : للمسافر ثلاثة أيّام وللمقيم يوم و ليلة وهو موافق للخبر المشهور ، فكان الأخذ به أولىٰ .(بدائع الصنائع : (۱/۸) كتاب الطهارة ، مطلب : بيان مدة المسح ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۱/۲۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهنديه: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۱/۱/۱۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

المبسوط للسرخسي: (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الفتاوىٰ الخانية على هامش الهنديه: (۱/۴۷) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيدية .

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث بعد اللبس حتى أن توضأ في وقت الفجر ولبس الخفين ثمّ أحدث وقت العصر فتوضأ و مسح على الخفين فمدة المسح باقية إلى الساعة الّتي أحدث فيها من الغد إن كان مقيما هٰكذا في المحيط ، ومن اليوم الرابع إن كان مسافراً هٰكذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه) =

سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہن لے، اس کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنا چاہے تو صرف سنت کے مطابق منہ ہاتھ دھو کر سر پر اور موزے پر مسح کرلے، اسی طرح مقیم چوبیس گھنٹے کے اندر جب کبھی وضو ٹوٹ جائے منہ اور ہاتھ دھو کر سر اور موزہ پر مسح کرلے، یاد رہے کہ وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد پہلی دفعہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے مدت کا شمار ہوگا۔ موزہ پہننے کے وقت سے مدت شمار نہ کرے اور مسح کے وقت سے بھی چوبیس گھنٹے شمار نہ کرے۔ مثلاً اگر کوئی شخص وضو کر کے موزہ پہن کر

= یعتبر المدة من وقت اللبس لا من وقت المسح عندنا و تفسیر ذٰلک أن المقیم إذا أحدث بعد طلوع الفجر فتوضأ و دام علی وضوئه إلی الضحوة ، ولبس خفیه ثمّ أحدث بعد الزوال ولم یتوضأ حتی دخل وقت العصر ثم توضأ فإنّه یمسح إلی مابعد الزوال من الغد ویعتبر المدة من وقت الحدث بعد اللبس . (فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندیة : (۱/۴۷) کتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط: رشیدیه)

وابتداء المدة (من وقت الحدث) . وفی الرد : (قوله من وقت الحدث) أی لا من وقت المسح الأوّل کما هو روایة عن أحمد ولا من وقت اللبس کما حکی عن الحسن البصری وتمامه فی البحر ، وذکر الرملی أن صریح کلام البحر : أن المدّة تعتبر من أوّل وقت الحدث لا من آخره کما هو عند الشافعیة ، وما قلناه أولیٰ ؛ لأنّه وقت عمل الخف ، ولم أر من ذکر فیه خلافا عندنا ، وعلیه فلو کان حدثه بالنوم فابتداء المدة من أوّل مانام لا من حین الاستیقاظ ، حتی لو نام أو جن أو أغمیٰ علیه مدته بطل مسحه . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۱۷۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

التاتارخانیة : (۱/۲۰۸) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان مقدار مدة المسح ، ط: قدیمی .

حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۷) کتاب الطهارة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفین ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/۹) کتاب الطهارة ، فصل : أمّا المسح علی الخفین ، مطلب بیان مدة المسح ، ط: سعید .

رات کو دس بجے سو گیا اور صبح کو پانچ بجے وضو کیا اور موزہ پر مسح کیا تو رات کو دس بجے سے مقیم کے لئے چوبیس گھنٹے اور مسافر کے لئے بہتر گھنٹے شمار کئے جائیں گے۔ صبح پانچ بجے جو وضو کیا تھا اس وقت کا اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

یہ صورت بھی جائز ہے کہ صرف پاؤں دھوکر موزہ پہن لے اور وضو توڑنے والی چیزوں کے پیش آنے سے پہلے باقی اعضاء کو دھوکر وضو پورا کرے، اس کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے گا اور دوبارہ وضو کرنا چاہے گا تو منہ ہاتھ دھونے کے بعد سر اور موزہ پر مسح کرنا جائز ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویمسح المقیم یوما ولیلة ویمسح المسافر ثلاثة أیّام بلیالیها کما روی التوقیت عن رسول اللّٰه ﷺ: وابتداء المدة للمقیم والمسافر من وقت الحدث الحاصل بعد لبس الخفین علی طهر هو الصحیح؛ لأنّه ابیداء منع الخف سرایة الحدث وما قبله طهارة غسل. الخ (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

☜ البحر الرائق: (۱/۱۷۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

☜ وابتداء المدة من وقت الحدث، وفی الرد: (قوله: من وقت الحدث) أی لا من وقت المسح الأوّل کما هو روایة عن أحمد، ولا من وقت اللبس کما حکی عن الحسن البصری، وتمامه فی البحر. وذکر الرملی أن صریح کلام البحر: أن المدة تعتبر من أوّل وقت الحدث لا من آخره کما هو عند الشافعیة وما قلناه أولیٰ؛ لأنّه وقت عمل الخف ولم أر من ذکر فیه خلافا عندنا، وعلیه فلو کان حدثه بالنوم فابتداء المدة من أوّل مانام لا من حین الاستیقاظ، حتی لو نام أو جنّ أو أغمیٰ علیه مدته بطل مسحه. (الدر مع الرد: (۱/۲۷۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید)

☜ التاتارخانیة: (۱/۲۰۸) کتاب الطهارة، نوع آخر فی بیان مقدار مدة المسح، ط: قدیمی.

☜ الهندیه: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه.

☜ حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) شرائط الصلاة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ولو غسل رجلیه ولبس خفیه قبل إکمال الوضوء ثمّ أکمل الطهارة قبل أن یحدث جاز له المسح علیهما إذا أحدث عندنا لما تقدم أن الشرط کون الطهارة کاملة وقت الحدث لا وقت اللبس. (حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

☜ الدر مع الرد: (۱/۲۷۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

☜ البحر الرائق: (۱/۱۶۹) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.=

لیکن یہ سنت طریقہ کے خلاف ہے، اس لئے پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہننا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

وضو پورا کرنے کے بعد فوراً موزہ پہننا ضروری نہیں ہے بلکہ وضو ٹوٹنے سے پہلے پہلے موزہ پہن لینا کافی ہے۔(۲)

= التاتارخانية: (۱/۲۰۷) الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱/۹) كتاب الطهارة ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۱) ومن السنة الترتيب في الوضوء ، وفي التفريد : ، وكذا في التيمّم ، يبدأ بيديه إلى الرسغ ، ثمّ بوجهه ، ثم بذراعيه ، ثمّ برأسه ، ثمّ برجليه . (التاتارخانية : (۱/۹۷) كتاب الطهارة ، الفصل الأوّل في الوضوء ، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه ، ط: قديمي)

الدر مع الرد : (۱/۱۲۲) كتاب الطهارة ، مطلب في الوضوء ، ط: سعيد.

الهندية : (۱/۸) كتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/۲۱، ۲۲) كتاب الطهارة، فصل وأمّا سنن الوضوء ، مطلب في الترتيب في الوضوء، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۸) كتاب الطهارة ، فصل في سنن الوضوء ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۲۷) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا سننه ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، سنن الوضوء ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۲) جنس آخر في معرفة سنن وضوئه. الخ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) وابتدائها عقيب الحدث لأنّه قبل ذلک متطهر بطهارة الغسل ولايعتبر لابتداء المدّة وقت الطهارة ولا وقت اللبس حتى لو تطهر لصلاة الصبح ولم يلبس خفيه إلّا وقت الظهر ، ثمّ لم يحدث=

موزوں پر مسح اسی وقت جائز ہے جب کہ صرف وضو ٹوٹا ہو، اگر غسل واجب ہوا ہو تو موزوں کا مسح کافی نہیں، بلکہ موزوں کو اتار کر غسل کرنا پڑے گا خواہ مدت پوری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو دونوں صورتوں میں موزوں کو نکالنا پڑے گا۔(۱)

مدفون مسافر کو منتقل کرنا

اگر مسافر کسی مقام پر فوت ہوگیا اور لوگوں نے اس کو وہیں دفن کردیا تو ولی اور وارثوں کے لئے اس کو قبر سے نکال کر اپنے وطن میں لے جانا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو اسی

= إلّا وقت العصر فابتداء المدّة من وقت العصر لا من وقت الصبح ولا من وقت الظهر. (حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

ولو أراد الطاهر أن يبول فلبس خفيه ثمّ بال جاز له المسح لأنّه على طهارة كاملة وقت الحدث بعد اللبس وسئل أبو حنيفة عن هذا فقال: لايفعله إلّا فقيه. (بدائع الصنائع: (۱/۹،۱۰) كتاب الطهارة، مطلب بيان مدة المسح، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۱) ويمسح من كل حدث أوجب الوضوء بعد اللبس، فأمّا الجنابة فلايجوز المسح فيها. (التاتارخانية: (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، نوع آخر فی بيان شرائط جواز المسح علی الخف، ط: قديمی)

ومنها أن يكون الحدث خفيفا فإن كان غليظا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادی أنّه قال: كان يأمرنا رسول الله ﷺ: إذا كنّا سفرا أن لاننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰) كتاب الطهارة، فصل: المسح علی الخفين، مطلب بيان مدة المسح، ط: سعيد)

(قوله: لاجُنبا) أی لايجوز المسح علی الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... إذا أجنب وقد لبس علی وضوء وجب نزع خفيه و غسل رجليه. (قوله: إن لبسهما علی وضوء تام وقت الحدث) يعنی المسح جائز بشرط أن يكون اللبس علی طهارة كاملة وقت الحدث. (البحر الرائق: (۱/۱۶۸، ۱۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱/۲۶۶) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

قبر میں رہنے دیا جائے گا۔(۱)

مدینہ طیبہ میں قصر کرے گا یا نہیں؟

اگر مدینہ طیبہ میں پندرہ دن سے کم کی نیت سے گیا ہے تو مسافر ہے، قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) امرأة ماتت ولدها في غير بلدها و دفن ، فأرادت نبش القبر وحمل الميت إلى بلدها ليس لها ذٰلک لما قلنا . (الفتاوىٰ القاضي خان على هامش الهنديه : (۱/۱۹۵) باب في غسل الميت ومايتعلق به ، بيان ان النقل من بلد إلى بلد مكروه ، ط: رشيديه)

(ولايجوز نقله) أى الميت (بعد دفنه) بأن أهيل عليه التراب ، وأمّا قبله فيخرج (بالإجماع) بين أئمتنا طالت مدة دفنه أو قصرت ، للنهي عن نبشه ، والنبش حرام حقا للّٰه تعالىٰ (إلّا أن تكون الأرض مغصوبة) الخ . وفي شرحه (قوله : للنهي عن نبشه) فلو دفن ولدها بغير بلدها وهو لاتصبر وأرادت نبشه ونقله إلى بلدها لايباح لها ذٰلک فتجويز بعض المتأخرين لايلتفت إليه ، ولايباح نبشه بعد الدفن أصلاً ، كذا في الفتح وغيره . (حاشية الطحطاوى: (۵۰۷) كتاب الصلاة ، باب أحكام الجنائز ، فصل في حملها و دفنها ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الّذى مات في مقابر أولٰئک القوم وإن نقل قبل الدفن إلى قدر ميل أو ميلين فلابأس به ، كذا في الخلاصة ، وكذا لو مات في غير بلده يستحب تركه فإن نقل إلى مصر آخر لابأس به. ولاينبغي إخراج الميت من القبر بعد ما دفن الخ. (الهندية : (۱/۱٦۷) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ، الباب السادس في القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر ، ط: رشيديه)

التاتارخانية : (۲/۳۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، نوع آخر في الخطأ الّذى يقع في الباب ، القسم الرابع ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲/۱۹۵) كتاب الجنائز ، فصل السلطان أحق بصلاته ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۲٦) ، جنس آخر في حمل الجنازة والدفن ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

الدر المختار مع الرد : (۲/۲۳۷ ، ۲۳۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد .

(۲) فيقصر إن نوى الإقامة في أقلّ منه في نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يومًا قصر. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

البتہ مقیم امام اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اور اگر مدینہ منورہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے گیا ہے (اور حکومت کی جانب سے بھی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت ہے) تو مقیم ہو جائے گا، پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

واضح رہے کہ عام طور پر مدینہ منورہ کا قیام دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔

مراہقہ محرم کے بغیر سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

''مراہقہ'' یعنی ایسی لڑکی جو ابھی بالغ نہیں ہوئی لیکن بالغ ہونے کے قریب ہے

= التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صحّ وأتمّ و بعده لا . (البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۲۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

خلاصة الفتاوى: (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) قصر الفرض الرباعي حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية الخ . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أوأكثر كذا في الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

أو ينوي إقامة نصف شهر حقيقة أو حكما لما في البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لايخرج إلّا مع القافلة في نصف شوّال أتمّ لأنّه كناوي الإقامة. الخ (الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۱)، ط: سعيد)

وہ بھی محرم کے بغیر سفر نہیں کرسکتی، اگر محرم کے بغیر سفر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔(۱)

مرتد ہوا

اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں مرتد ہوگیا (اللہ کی پناہ) پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مسلمان ہوگیا، تو ارتداد کے ایام کی نمازوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ارتداد سے پہلے کی قضاء ہے تو اس کو پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومنها المحرم للمرأة الشابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيام...... والمراهق كالبالغ. (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل فى تفسير الحج الخ، ط: رشيديه)

وفى الهداية: والصبية الّتى بلغت حد الشهوة بمنزلة البالغة حتى لايسافر بها من غير محرم. (التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى)

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱۲۴/۲) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضية الّذى يخص النساء، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۴/۱، ۲۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط؛ جنس آخر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

(۲) (ويقضى ما ترك من عبادة فى الإسلام) لأنّ ترك الصلاة والصيام معصية والمعصية تبقى بعد الردة (وما أدى منها فيه يبطل، ولايقضى) من العبادات (إلّا الحج)؛ لأنّه بالردة صار كالكافر الأصلى، فإذا أسلم وهو غنى فعليه الحج فقط. (الدر مع الرد: (۲۵۱/۴، ۲۵۲) كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ط: سعيد)

(لايقضى مرتد مافاته زمنها) ولا ماقبلها إلّا الحج؛ لأنّه بالردّة يصير كالكافر الأصلى الخ. ونقله فى البحر هناک عن الخانية بقوله إذا كان على المرتد قضاء صلوات وصيامات تركها فى الإسلام ثمّ أسلم، قال شمس الأئمة الحلوانى: عليه قضاء ما ترک فى الإسلام؛ لأنّ ترک الصيام والصلاة معصية، والمعصية تبقى بعد الردة فافهم .الخ (الدر مع الرد: (۷۵/۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۵۵۷/۲) الفصل العشرون فى قضاء الفائتة، ط: قديمى.

الفقه الإسلامى و أدلّته: (۱۲۶/۲) اعذار سقوط الصلاة وتأخيرها، المبحث الثانى قضاء الفوائت، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں۔(۱)

خدانخواستہ ایسی صورت پیش آ جائے کہ مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو عورتیں اس کو تیمّم کرا دیں اگر مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمّم کرائے، اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔(۲)

---

(۱) لایحلّ للرجل غسل النساء وبالعکس. (فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۴۳۰) کتاب الصلاة، باب في الجنائز، ط: سعيد)

▭ ويغسل الرجال الرجال، والنساء النساء لايغسل أحدهما الأخر. (الهندية: (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

▭ ولايغسل الرجال النساء ولا النساء والرجال. (التاتارخانية: (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، الأوّل فى نفس الغسل، ط: قديمى)

▭ البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۲) وإن لم يكن معهنّ ذلك (أى رجل لامسلم ولاكافر) فإنّهن لايغسلنه سواء كن ذوات رحم محرم منه أو لا؛ لأنّ المحرم فى حكم النظر إلى العورة والأجنبية سواء، فكما لاتغسله الأجنبية فكذا ذوات محارمه ولكن ييممنه غير أن الميممة إذا كانت ذات رحم محرم منه تيممه بغير خرقة وإن لم تكن ذات رحم محرم تيممه بخرقة تلفها على كفها؛ لأنّه لم يكن لها أن تمسه فى حياته، فكذا بعد وفاته. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۵) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

▭ ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبى بخرقة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

▭ التاتارخانية: (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمى.

▭ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۱۹) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، جنس آخر فى غسل الميت، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

▭ الهندية: (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى الغسل، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، ط: رشيديه.

▭ البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

مرنے والے مسافر کے چندہ کی رقم بچ گئی

''چندہ کی بقیہ رقم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۰/۱)

مرید

مرید ہو یا شاگرد اپنے مرشد یا استاد کے ساتھ ہوں تو یہ دونوں مرشد اور استاد کے ماتحت اور تابع اس وقت ہوں گے جبکہ ان کے اخراجات ان کی طرف سے پورے کئے جاتے ہوں۔ (۱)

---

(۱) (والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة و عبد) غير مكاتب ...... وتلميذ . الخ (قوله : وتلميذ) أى إذا كان يرتزق من استاذه رحمتي ، و المراد به مطلق المتعلم مع معلمه الملازم له لا خصوص طالب العلم مع شيخه ، قلت : ، ومثله بالأولىٰ الابن البار البالغ مع أبيه تأمل . (الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

▭ كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر حتى أنّ المرأة إذا كانت مع زوجها فى السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستأجره والجندى مع أميره فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم فى ظاهر الرواية ، كذا فى المحيط . (الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.)

▭ البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة باب المسافر ، ط: سعيد .

▭ حلبى كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

▭ حاشية الطحطاوى على المراقى : (صل : ۴۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

▭ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

▭ التاتارخانية : ۱۱/۲ ، ۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان من لايصير مقيما بنية إقامته . الخ ، ط: قديمى .

▭ بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

مزدور

اگر کسی قلی یا مزدور کے سر پر اپنا سامان رکھ دیا، اور اس سے کچھ اجرت طے نہیں کی تھی، تو اس جگہ پر مزدوری کا جو ریٹ پہلے سے رائج ہے اس کے مطابق مزدوری دینی ہوگی مگر مزدوری پہلے سے طے کر لینی چاہئے تاکہ بعد میں جھگڑا نہ ہو، اور طے کر لینے کے بعد اس سے کم دینا جائز نہیں البتہ زیادہ دینے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔(۱)

مساجد کی نیت سے سفر کرنا

حدیث پاک میں مساجد کی نیت سے سفر کرنے کو منع فرمایا گیا ہے کہ ایک مسجد کو دوسری مسجد پر فضیلت دے کر سفر مت کرو، صرف تین مساجد ہیں، جن کو دیگر مساجد پر فوقیت حاصل ہے، ان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے سفر کی اجازت ہے (اور وہ تین مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس ہیں)۔(۲)

---

(۱) وحكم الأوّل وهو الفاسد، وجوب أجر المثل بالاستعمال...... تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد، فكل ما أفسد البيع ممّا يفسدها كجهالة مأجور، أو أجرة أو مدة أو عمل...... (الدر المختار مع الرد: (۶/۴۵-۴۷) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: سعيد)

الهندية : (۴/۴۳۹) كتاب الإجارة ، الباب الخامس عشر في بيان مايجوز من الإجارة ومالايجوز ، الفصل الأوّل : فيما يفسد العقد فيه ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۴/۱۸۷) كتاب الإجارة ، فصل : وأمّا شرائط الركن فأنواع ، ط: سعيد.

(۲) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لاتشد الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد ، مسجد الحرام ، والمسجد الأقصى ، ومسجدي هذا . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (۱/۶۷ ، ۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

جامع الترمذي : (۱/۷۵) أبواب الصلاة ، باب ماجاء في أي المساجد أفضل ، ط: سعيد.

الصحيح لمسلم : (۱/۴۴۷) كتاب الحج ، باب فضل المساجد الثلاثة ، ط : قديمي .

سنن أبي داؤد : (۱/۲۸۵) كتاب الحج ، باب في اتيان المدينة ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

صحيح البخاري: (۱/۱۵۸) كتاب التهجد، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۰۱) كتاب الصلاة ، أبواب المساجد والجماعات ، باب ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس ، ط: قديمي .

مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

عورت فطری طور پر صنف نازک ہے، اسلامی معاشرہ میں اس کی عزت اور عفت و پاکدامنی کالحاظ ہر موقع پر رکھا گیا ہے، اس لئے جس حالت میں بھی اس کی عزت کو خطرہ لاحق ہو شریعت نے اس کے سلسلے میں خاص ہدایت کی ہے، انہی حالات میں عورتوں کا تنہا سفر کرنا بھی شامل ہے۔(۱)

اس لئے محرم کے بغیر نکلنے میں پابندی لگادی ہے، تاہم تھوڑی دور جانے میں عام طور پر خطرات نہیں ہوتے ،اس لئے مسافت سفر سے کم مقدار میں محرم کے بغیر بھی سفر کرنے کی گنجائش ہے،لیکن موجودہ دور میں فتنوں اور ہولنا کیوں کا طوفان برپا ہے اس میں مسافت سفر سے کم مقدار میں بھی محرم کے بغیر جانا خطرہ سے خالی نہیں،اسی بناء پر حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کو بھی درست نہیں سمجھتا،حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں اس صورت میں عورت گناہ سے نہ بچ سکے گی البتہ مسافت سفر سے زیادہ سفر

---

(۱) وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلّا معها ذو محرم.
(صحیح البخاری: ۱/۱۴۷) أبواب تقصیر الصلاة، باب کم یقصر الصلاة، ط : قدیمی)
وفیه أیضاً : (۱/۲۵۰) کتاب المناسک، باب حج النساء، ط: قدیمی،
الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۳، ۴۳۲) کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیره، ط: قدیمی.
جامع الترمذی: (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیة أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعید.
سنن أبی داؤد: (۱/۲۴۸) کتاب الحج، باب فی المرأة تحج بغیر محرم، ط: مکتبه حقانیه ملتان.
سنن ابن ماجه (ص: ۲۰۸) کتاب المناسک، باب المرأة تحج بغیر ولیّ، ط: قدیمی.
الولوالجیة: (۱/۱۳۴) کتاب الصلاة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبه حرمین شریفین کوئٹه.
بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) کتاب الحج، وأمّا شرائط فرضیته امّا الذی یخص النساء، ط: سعید.
البحر الرائق: (۲/۳۱۴، ۳۱۵) کتاب الحج، ط: سعید.
رد المحتار: (۲/۴۶۵) کتاب الحج، ط: سعید.

کرنے کی صورت میں جتنا گناہ ہوگا اس سے کم ہوگا۔(۱)

خلاصہ یہ کہ اگر مسافت سفر سے کم مقدار میں امن ہے فتنہ فساد کا اندیشہ نہیں ہے تو محرم کے بغیر جانا جائز ہے اور اگر امن نہیں ہے، فتنہ فساد کا اندیشہ ہے تو محرم کے بغیر جانے سے گناہ ہوگا۔

مسافت سفر کا اعتبار شہر کی حدود تک یا اقامت کی جگہ تک

جس شہر میں جارہا ہے اس کی حدود تک شرعی مسافت مکمل نہیں ہوتی لیکن شہر کے جس حصہ میں پہونچنا ہے وہاں تک سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے تو اس سے وہ مسافر ہو جائے گا، کیونکہ مسافت سفر کا شمار اس جگہ تک ہوتا ہے جہاں قیام کرنا ہے۔(۲)

مسافت سفر کا شمار مکان سے یا حدود شہر سے؟

مسافت سفر سوا ستتر کلومیٹر کا شمار اپنے اس مکان و مقام سے ہوگا جہاں سے وہ سفر کا آغاز کر رہا ہے، شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد نہیں ہوگا، بشرطیکہ منزل آبادی سے باہر ہو،

(۱) ولاتسافر المرأة بغير محرم ثلاثه أيام و ما فوقها واختلفت الروايات فيما دون ذٰلک ، قال أبويوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ : أكره لها أن تسافر يوماً ، وهٰكذا روى عن أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ: قال الفقيه أبو جعفر انفقت الروايات على الثلاث فأما دون الثلاث قال ابو حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ هو أهون من ذٰلک ولايكون عليها فى ذٰلک ما يكون عليها فى الثلاث . (الفتاوىٰ قاضى خان على هامش الهندية : (١٧٠/١) باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لايترخص أبدًا ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية . (الهندية : (١٣٩/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه كوئٹه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٢٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ...... صلى الفرض الرباعى ركعتين حتى يدخل موضع مقامه ...... (الدر المختار : (١٢٢/٢ ، ١٢٣) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

قصر اور رخصت کی ابتداء آبادی سے باہر نکلنے کے بعد ہوگی۔(۱)

حضرت مفتی کفایت اللہؒ فرماتے ہیں: ''ہیڈ کوارٹر جہاں قیام رہتا ہے وہاں سے مسافت سفر کا اعتبار ہوگا''۔(۲)

---

(۱) قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر كذا فى المحيط...... الخ. (الهندية: (۱/۱۳۹)، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية: (۲/۷) نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى.

▭ البحر الرائق: (۲/۱۲۸) باب المسافر، ط: سعيد.

▭ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۸) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

▭ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۴) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

▭ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

▭ حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) کفایت المفتی: (۳/۳۷۶)، جواب نمبر ۵۶۵، نواں باب: مسافر کی نماز (قصر) جس راستے پر چلے اس کا اعتبار ہوگا، ط: دار الاشاعت کراچی۔

▭ ولامعنى للتقدير بالفراسخ، فإن ذٰلک يختلف باختلاف الطرق فى السهول والجبال والبحر والبر، وإنّما التقدير بالأيام والمراحل، وذٰلک معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه، فإذا قصد مسيرة ثلاثة أيام قصر الصلاة حين تخلف عمران المصر. (المبسوط: (۲/۱۹۱))

▭ وكذا لو سار فى البرّ إلى موضع فى يوم أو يومين وأنّه بسير الإبل والمشى المعتاد ثلاثة أيّام يقصر اعتبارا للسير المعتاد، وعلى هٰذا إذا سافر فى الجبال والعقبات أنّه يعتبر مسيرة ثلاثة أيّام فيها لا فى السهل، فالحاصل أنّ التّقدير بمسيرة ثلاثة أيّام أو بالمراحل فى السهل والجبل والبر والبحر ثم يعتبر فى كلّ ذٰلک السّير المعتاد فيه وذٰلک معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه، والتقدير بالفراسخ غير سديد؛ لأنّ ذٰلک يختلف باختلاف الطرق. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد)

▭ (قوله: هو الصحيح) احتراز عما قيل يقدر بها فقيل بأحد و عشرين فرسخًا، وقيل بثمانية عشر، وقيل بخمسة عشر، وكل من قدر بقدر ما اعتقد أنّه مسيرة ثلاثة أيّام، وإنّما كان الصحيح أن لا يقدر بها؛ لأنّه لو كان الطريق وعرًا بحيث يقطع فى ثلاثة أيّام أقلّ من خمسة عشر فرسخًا قصر بالنص. =

= وعلى التقدير بأحد هٰذه التقديرات لايقصر فيعارض النص فلا يعتبر سوى سير الثلاثة، وعلى اعتبار سير الثلاثة بمشي الأقدام لو سارها مستعجل كالبريد في يوم قصر فيه وأفطر لتحقق سبب الرخصة وهو قطع مسافة ثلاثة بسير الإبل ومشي الأقدام، كذا ذكر في غير موضع، وهو أيضًا مما يقوي الإشكال الذي قلناه، ولا مخلص إلا أن يمنع قصر مسافر يوم واحد، وإن قطع فيه مسيرة أيّام، وإلا لزم القصر لو قطعها في ساعة صغيرة كقدر درجة كما لو كان صاحب كرامة الطي؛ لأنّه يصدق عليه أنّه قطع مسافة ثلاثة بسير الإبل وهو بعيد الانتفاء مظنة المشقة وهي العلّة: أعني التقدير بسير ثلاثة أيّام أو أكثر؛ لأنّها المجعولة مظنة للحكم بالنص المقتضي أن كل مسافر يتمكن من مسح ثلاثة أيّام، غير أنّ الأكثر يقام. (فتح القدير: (۲/۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(قوله : فيما يليق بحاله) وهو أن تكون مسافة ثلاثة فيه إذا كانت الرياح معتدلة ، وإن كانت تلك المسافة بحيث تقطع في البر بيوم كما في الجبل يعتبر كونه من طريق الجبل بالسير الوسط ثلاثة أيّام ، ولو كانت تقطع من طريق السهل بيوم فالحاصل أن تعتبر المدّة في أيّ طريق أخذ فيه . (فتح القدير : (۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وأشار المصنف إلى أنّه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح ؛ لأنّ الطريق لو كان وعرا بحيث يقطع في ثلاثة أيّام أقل من خمسة عشر فرسخا قصر بالنص وعلى التقدير بها لايقصر فيعارض النص فلا يعتبر سوى سير الثلاثة ...... والمراد بسير البر والجبل أن يكون بالإبل و مشي الأقدام والمراد بالإبل القافلة دون البريد .

وأمّا السير في البحر فيعتبر مايليق بحاله وهو أن يكون مسافة ثلاثة فيه إذا كانت الرياح معتدلة وإن كانت المسافة بحيث تقطع في البر في يوم كما في الجبل يعتبر كونها من طريق الجبل بالسير الوسط ثلاثة أيّام وإن كانت تقطع من طريق السهل بيوم فالحاصل أن تعتبر المدّة من أيّ طريق أخذ فيه ولهٰذا عمم المصنف رحمه الله وخرج سير البقر بجر العجلة ونحوه؛ لأنّه أبطأ السير كما أنّ أسرعه سير الفرس والبريد والوسط ماذكرنا وفي البدائع ثم يعتبر في كل ذٰلك السير المعتاد فيه وذٰلك معلوم عند الناس فيرجع إليهم عند الاشتباه. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

قال في النهاية: أي التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأنّ المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصا في أقصر أيّام السنة كذا في المبسوط اهـ. وكذا ما في الفتح من أنّه قيل يقدر بأحد و عشرين فرسخًا و قيل بثمانية عشر و قيل بخمسة عشر و كل من قدر منها اعتقد أنّه مسيرة ثلاثة أيّام اهـ أي بناء على اختلاف البلدان فكل قائل قدر ما في بلده من أقصر الأيّام أو بناء على اعتبار اقصر الأيّام أو أطولها أو المعتدل منها وعلى كل فهو صريح بأنّ المراد بالأيّام ما تقطع فيها المراحل المعتاد فافهم. (حاشية ابن عابدين: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

مسافت شرعی سے پہلے واپس آگیا

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کے ارادہ سے اپنے شہر سے نکلا اور مثلاً پچاس کلومیٹر جا کر واپس لوٹنے کی نیت کی تو اس صورت میں اسی وقت سے قصر نہ کرے بلکہ نماز پوری پڑھے، کیونکہ جب سوا ستتر کلومیٹر تک جانے سے پہلے واپس ہو گیا تو مسافر نہ رہا۔(۱)

اور اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کے بعد واپس لوٹا تو اپنے شہر میں آنے تک قصر کرے۔

جس طرح قصر شروع ہونے کے لئے شہر کی آبادی سے نکلنا شرط ہے ویسے ہی

= واعلم أنّ من القواعد المشتهرة على ألسنة الفقهاء أنّ ما ليس له حد فى الشرع ولا فى اللغة يرجع فيه إلى العرف قال والذى فى شرح المهذّب وليس مخالفا لما يقوله الأصوليون من أن لفظ الشارع يحمل على المعنى الشرعي ثم العرفي ثم اللغوى .

قال والجمع بين الكلامين أنّ مراد الأصوليين إذا تعارض معناه فى العرف ومعناه فى اللغة قدمنا العرف ومراد الفقهاء إذا لم يعرف حده فى اللغة فإنّا نرجع فيه إلى العرف .(الإبهاج فى شرح المنهاج : (۲۸۵/۱)

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر ، وإلا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر . وتحته فى الشامية : (قوله إن سار الخ) قيد لقوله : " حتى يدخل " أى إنّما يدوم على القصر إلى الدّخول إن سار ثلاثة أيّام . (قوله : وإلا فيتمّ الخ) أى ولو فى المفازة و قياسه أن لايحل فطره فى رمضان ولو بينه و بين بلده يومان ؛ لأنّه يقبل النقض قبل استحكامه إذا لم يتمّ علّة الخ .(الدر المختار مع رد المحتار : (۱۲۴/۲ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص:۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الولوالجية : (۱۳۵/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ، ط: مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

قصر کا حکم باقی رہنے کے لئے مسافت سفر کا پورا ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

شرعی مسافت سوا ستتر کلومیٹر طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے واپسی کا ارادہ کر لیا یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کر لی تو اب وہ مسافر نہیں رہا، قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں)۔(۲)

---

(۱) (إذا جاوز بيوت مقامه) ...... (ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، والبلوغ ، و) الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام ، فلايقصر من لم يجاوز عمران مقامه الخ) (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴ ، ۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الثاني : فيما يصير به المقيم مسافرًا والمسافر مقيمًا : وفي حكم السفر من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويًا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذٰلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافرًا فلايصير مسافرًا قبل أن يفارق عمران ما خرج الخ . (حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيلا كيڈمي لاهور)

قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر...... ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص أبدًا ولوطاف الدنيا جميعها. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

أقول: ويظهر لي في الجواب أنّ العلّة في الحقيقة هي المشقّة وأقيم السفر مقامها و لكن لاتثبت عليتها الا بشرط ابتداء وشرط بقاء، فالأوّل مفارقة البيوت قاصدًا مسيرة ثلاثة أيّام، والثاني استكمال السفر ثلاثه أيّام، الخ. (رد المحتار: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته...... (صلى الفرض الرباعي ركعتين)...... (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر، وإلا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر. وتحته في الشامية: (قوله إن سار الخ) قيد لقوله: "حتى يدخل" أي إنّما يدوم على القصر إلى الدّخول إن سار ثلاثة أيّام. (قوله: وإلا فيتمّ الخ) أي ولو في المفازة و قياسه أن لايحل فطره في رمضان ولو بينه و بين بلده يومان؛ لأنّه يقبل النقض قبل استحكامه إذا لم يتمّ علّة الخ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الولوالجية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص:۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مسافت قصر

شرعی سفر کی مسافت کی تعیین کے بارے میں حضرات صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کے درمیان اختلاف ہے، عمدۃ القاری شرح بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے، حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ ؒ کی روایات بھی اس بارے میں مختلف ہیں مگر امام اعظم ؒ کا صحیح اور راجح مذہب یہ ہے کہ میلوں وغیرہ سے کسی مقدار کی تحدید اور تعیین نہ کی جائے بلکہ میدانی علاقہ میں تین دن پیدل چل کر جس قدر مسافت انسان آسانی کے ساتھ طے کرسکتا ہے وہی قصر کی شرعی مسافت ہے۔

امام اعظم ؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے شرعی سفر کی مسافت تین منزل قرار دی ہے، صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اس کا حاصل بھی تقریباً تین دن کی مسافت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احناف کے جمہور فقہاء کرام نے میلوں کے ساتھ مسافت سفر کی تعیین کا اعتبار نہیں کیا اس لئے کہ تین دن کی مسافت اصل مذہب ہے جو راستہ وغیرہ کے اختلاف سے مختلف ہوسکتی ہے، اسی کے ساتھ ساتھ بہت سے فقہاء کرام ؒ نے میل اور فراسخ کے ساتھ بھی تعیین فرمائی ہے، اور ان کے اقوال بھی مختلف ہیں۔ (۱)

---

(۱) وقد اختلف عن ابن عمر في تحديد ذلك اختلافًا كثيرًا ...... وقال بعضهم على هذا في تمسك الحنفية بحديث ابن عمر على أنّ أقلّ مسافة القصر ثلاثة أيّام اشكال لا سيما على قاعدتهم بأنّ الاعتبار بما رأى الصحابي لا بماروى قلت ليس فيه اشكال ؛ لأنّ هذا لايشبه أن يكون رأيا إنّما يشبه أن يكون توفيقًا على أنّ أصحابنا أيضًا اختلفوا في هذا الباب اختلافا كثيرًا فالّذي ذكره صاحب الهداية : السفر الّذي تتغيّر به الأحكام أن يقصد الإنسان مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها بسير الإبل و مشي الأقدام و قدر أبو يوسف رحمه اللّٰه بيومين و أكثر الثالث وهو رواية الحسن عن أبي حنيفة و رواية السماعة عن محمد و قال المرغيناني و عامة المشايخ قدروها بالفراسخ فقيل أحد و عشرون فرسخًا و قيل ثمانية عشر فرسخًا قال المرغيناني وعليه الفتوىٰ و قيل خمسة عشر فرسخًا . وما ذكره صاحب الهداية هو مذهب عثمان و ابن مسعود و سويد بن غفلة و في التمهيد : وحذيفة بن اليمان وأبو قلابة و شريك بن عبد اللّٰه و ابن جبير و ابن سيرين والشعبي والنخعي والثوري والحسن بن حي وقد استقصينا الكلام فيه =

= فی باب الصلاۃ بمنیٰ قوله وهو ستة عشر فرسخًا من كلام البخاری أی البرد ستة عشر فرسخا والبرد بضم الباء الموحّدة جمع بريد ...... اهـ . (عمدة القاری : (۷/ ۱۸۱ ، ۱۸۲) كتاب تقصير الصلاة ، باب فی كم يقصر الصلاة ، ط: دار الكتب العلمية)

و فی الحلبی: مدّة السفر : اعلم أنّ أقلّ مدّة السفر عندنا مسافة ثلاثه أيّام من أقصر أيّام السنة بالسير الوسط وهو مشی الأقدام والإبل فی البرّ واعتدال الريح فی البحر وعن أبی يوسف رحمه الله يومان و أكثر الثالث وصح صاحب الهداية أنّه لايعتبر التقدير بالفراسخ لكن قال المرغينانی و عامة المشايخ قدروها بالفراسخ، فقيل أحد و عشرون فرسخا و قيل ثمانية عشر فرسخا قال المرغينانی وعليه الفتوٰی و قال العتابی فی جوامع الفقه وهو المختار و قيل خمسة عشر فرسخا واختيار صاحب الهداية أولی لشموله السهل والجبل فإنّه يعتبر فی الجبل ما يليق به وهو أن يسير فيه سيرًا وسطًا مسافة ثلاثة أيّام وعند الشافعی رحمه الله أقلّها مرحلتان ستة عشر فرسخًا وهو رواية عن مالک وبه قال أحمد لما فی البخاری عن ابن عبّاس وابن عمر أنّهما كان يقصران فی أربعة برد. واستدلالنا بما مر فی المسح علی الخفين من حديث مسلم عن علی قال جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيّام و لياليها للمسافر و يوما وليلة للمقيم. وجه الاستدلال أنّ اللام فی المسافر ليست للعهد إذ لا معهود فهی للاستغراق فتعم كل مسافر فلو كان السفر الشرعی أقلّ من ذٰلک لوجد مسافر لايمكنه المسح ثلاثة أيّام و قد كان كل مسافر يمكنه ذٰلک...... الخ. (حلبی كبير: (ص: ۵۳۵) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

السفر الّذی يتغيّر به الأحكام أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها بسير الإبل ومشی الأقدام لقوله عليه السلام يمسح المقيم كمال يوم وليلة والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها عمت الرخصة الجنس و من ضرورته عموم التقدير وقدّر أبويوسف رحمه الله بيومين و أكثر اليوم الثالث ، والشافعی بيوم و ليلة فی قول و كفی بالسنة حجة عليها . والسير المذكور هو الوسط وعن أبی حنيفة رحمه الله التقدير بالمراحل وهو قريب من الأوّل ولا معتبر بالفراسخ هو الصحيح ولايعتبر السير فی الماء معناه لايعتبر السير فی البر فأمّا المعتبر فی البحر فما يليق بحاله كما فی الجبل.
(الهداية : (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه شركة علمية ملتان)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد.

الهندية : (۱/ ۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۵ ، ۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان ادنٰی مدة السفر الّذی يتعلّق به قصر الصلاة ، ط: قديمی .

ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے عام شہروں میں چونکہ راستے تقریباً ایک ہوتے ہیں اس لئے یہاں کے محققین علماء نے میلوں سے تعیین فرما کر اڑتالیس میل انگریزی کو شرعی سفر اور قصر کی مسافت قرار دیا ہے، کیونکہ عام حالات میں ہموار راستوں میں پیدل چلنے والا مسافر آسانی کے ساتھ اتنا راستہ تین دن میں طے کر سکتا ہے۔

اور اڑتالیس میل انگریزی، کلومیٹر کے حساب سے ستتر کلومیٹر دوسو اڑتالیس میٹر اور دو ملی میٹر ہوتے ہیں (تقریباً سوا ستتر کلومیٹر) اتنی مسافت سفر کرنے کا ارادہ ہو تو آبادی سے نکلنے کے بعد چار رکعت والی فرض نماز قصر کرنا واجب ہوتا ہے۔

اڑتالیس میل انگریزی والا قول زیادہ مناسب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (۱)

---

(۱) وفي النهاية: الفتوىٰ على اعتبار ثمانية عشر فرسخًا و في المجتبىٰ: فتوىٰ أكثر أئمة خوارزم على خمسة عشر فرسخًا اهـ. (البحر الرائق: (۱۹۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

و عامة المشائخ قدروها بالفراسخ أيضًا، و اختلفوا فيما بينهم، بعضهم قالوا: أحد و عشرون فرسخا، و بعضهم قالوا: ثمانية عشر، و بعضهم قالوا: خمسة عشر، و الفتوىٰ علىٰ ثمانية عشر؛ لأنّها أوسط الأعداد، وفي الغياثية: و عامتهم قدروا بالفراسخ واختاروا ثمانية عشر في التقدير لا خمسة عشر، و عليه الفتوىٰ؛ لأنّه أضبط و أحوط. (التاتارخانية: (۶/۲)، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنىٰ مدة السفر الخ، ط: قديمي)

(قوله: على المذهب)...... ثم اختلفوا فقيل: أحد و عشرون، و قيل ثمانية عشر، و قيل خمسة عشر، والفتوىٰ على الثاني؛ لأنّه الأوسط الخ. (رد المحتار: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۵) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

جواہر الفقہ جدید: (۴۲۶/۳، ۴۲۷) رسالہ نمبر: ۴۶، اوزان شرعیہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: يا أهل مكة لاتقصروا الصلاة في أدنىٰ من أربعة برد من مكة إلى عسفان. (عمدة القاري: (۱۷۲/۷) كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى، ط: دار الكتب العلمية)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا مايصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد. =

ایک میل شرعی دو ہزار گز کا ہوتا ہے، اور ایک میل انگریزی ۱۷۶۰ گز کا ہوتا ہے۔ (۱)

مزید "مسافت قصر کی حد" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۱۴۲)

مسافت قصر کی حد

قرآن وحدیث میں قصر کی مسافت کی کوئی حد بیان نہیں کی گئی بلکہ صرف سفر کا ذکر ہے حد کا ذکر نہیں ہے۔

= سنن دار قطني : (۲۳۲/۲) رقم الحديث : ۱۴۴۷ ، باب قدر المسافة الّتي تقصر في مثلها صلاة و قدر المدة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۱۳۷/۳) رقم الحديث : ۵۲۱۰ ، باب السفر الّذي لا تقصر في مثله الصلاة ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

معرفة السنن والآثار : (۴۲۱/۲) رقم الحديث : ۱۵۸۵ ، باب السفر الّذي تقصر في مثله الصلاة بلا خوف ، ط: دار الكتب العلمية .

فتح الباري : (۵۶۶/۲) باب في كم يقصر ، ط: دار المعرفة ، بيروت .

(۱) وأقرب الأقوال أن الميل وهو ثلث الفرسخ أربعة آلاف ذراع كل ذراع أربع و عشرين أصبعا و عرض كل أصبع ست حبات شعير ملصقة ظهر البطن هكذا في التبيين . (الهندية : (۳۷/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲۳۳/۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۶۷) فصل في التيمّم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۱۷۵/۱) كتاب الطهارة ، نوع آخر في بيان شرائطه ، الفصل الخامس في التيمّم ، ط: قديمي .

حاشية خلاصة الفتاوىٰ : (۳۱/۱) الفصل الخامس في التيمّم ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲۸۸/۲) صلاة المسافر ، المبحث الثالث ، الموضوع الأوّل ، المسافة الّتي يجوز فيها القصر ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱۰۹/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

قواعد الفقه والتعريفات الفقهية : (ص: ۵۱۸) للمفتي السيد عميم الإحسان ، ط: الصدف پبلشرز ناظم آباد كراچي .

نوٹ: عربی زبان میں ذراع ایک ہاتھ کو اور اردو زبان میں "گز" دو ہاتھ کو کہتے ہیں اس لیے چار ہزار ذراع اور دو ہزار گز میں کوئی تعارض نہیں۔ محمد انعام الحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین نے امت کی آسانی کے لئے اپنے اپنے اجتہاد اور مختلف احادیث پر غور وفکر کر کے حد مقرر کی ہے کہ اس حد سے کم مسافت میں نماز کی قصر نہیں ہو سکتی بلکہ چار رکعت فرض پوری ہی پڑھی جائے گی، اور اس مسافت یا اس سے زائد مسافت کی صورت میں قصر کرنا واجب ہوگا۔

حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ نے قصر کی مسافت کے سلسلے میں تین منزل کی حد مقرر کی ہے، اور ایک منزل سولہ ۱۶ میل کی ہے، تو تین منزل ۴۸ میل یعنی سوا ستتر کلومیٹر ہے، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (۱)

(۱) مسئلہ مذکورہ "مسافت قصر کی حد" بعینہ (مظاہر حق جدید: (۱/۸۵۴) پر حدیث نمبر ۱۹: وعن مالک أنه بلغه أنّ ابن عبّاس رضي الله عنه كان يقصر الصلاة في مثل مايكون بين مكّة والطائف، وفي مثل ما بين مكة و عسفان و في مثل ما بين مكة و جدة قال مالك و ذلك أربعة برد. رواه في الموطأ. کی تشریح کے تحت بالتفصیل مذکور ہے۔ حوالہ بالا کے مطابق ملاحظہ فرمالیں۔

وعن مالک أنه بلغه أنّ عبدالله بن عبّاس كان يقصر. الحديث. (موطأ الإمام مالك: (ص: ۱۳۱) كتاب قصر الصلاة في السفر، باب ما يجب فيه قصر الصلاة، ط: مير محمد كتب خانه)

مشكاة المصابيح: (۱/۱۱۹) الفصل الثالث، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

فالّذي يصير به المقيم مسافرًا...... فلابدّ من اعتبار ثلاثة أشياء أحدها: مدّة السفر و أقلّها غير مقدر عند أصحاب الظواهر و عند عامة العلماء مقدر واختلفوا في التقدير قال أصحابنا مسير ثلاثة أيّام بسير الإبل و مشي الأقدام وهو المذكور في ظاهر الروايات و روى عن أبي يوسف يومان وأكثر الثالث، وكذا روى الحسن عن أبي حنيفة و بن سماعة عن محمد و من مشائخنا من قدره بخمسة عشر فرسخًا وجعل لكل يوم خمس فراسخ ومنهم من قدره بثلاث مراحل و قال مالك أربعة برد كل بريد اثنا عشر ميلًا واختلفت أقوال الشافعي فيه قيل: ستة و أربعون ميلًا وهو قريب من قول بعض مشائخنا؛ لأنّ العادة أنّ القافلة لا تقطع في يوم أكثر من خمسة فراسخ و قيل يوم و ليلة و هو قول الزهري والأوزاعي و أثبت أقواله أنّه مقدر بيومين. أمّا أصحاب الظواهر فاحتجوا بظاهر قوله تعالىٰ وإذا ضربتم في الأرض فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة علق القصر بمطلق القصر في الأرض فالتقدير تقييد لمطلق الكتاب ولايجوز إلا بدليل و لنا ما روى عن رسول الله ﷺ أنّه قال: يمسح المقيم يومًا وليلةً والمسافر ثلاثة أيّام و لياليها، جعل لكل مسافر أن يمسح ثلاثة أيّام و لياليها...... واحتجّ مالك بما روى عن النّبيّ ﷺ أنّه قال: يا أهل مكة لاتقصروا الصلاة فيما دون مكّة إلى عسفان وذلك أربعة بُرد وهو غريب...... وجه قول الشافعيؒ أنّ الرخصة =

مسافت کم سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا

اگر کوئی شخص کسی مقام پر گیا اور مسافت کی مقدار سوا ستتر کلومیٹر سے کم سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا اور بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت کی مقدار سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ تھی تو اس صورت میں اگر چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تھا تو نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا تھا تو نماز نہیں ہوئی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

= إنّما تثبت لضرب مشقة يختص بها المسافرون وهي مشقة الحمل والسير والنزول...... ولنا ما روينا من الحديثين...... فالحاصل أنّ التقدير بمسيرة ثلاثة أيّام أو بالمراحل في السهل والجبل والبر والبحر ثم يعتبر في كل ذٰلك السير المعتاد فيه، وذٰلك معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه والتقدير بالفراسخ غير سديد؛ لأنّ ذٰلك يختلف باختلاف الطريق. (بدائع الصنائع: (۱/۹۳، ۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد)

اختلف الفقهاء في تقدير مسافة السفر الّتي يقصر فيها فقال الحنفية: أقلّ ماتقصر فيه الصلاة مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها من قصر أيّام السنة في البلاد...... والتقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأنّ المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة...... و قال الجمهور غير الحنفية: السفر الطويل المبيح للقصر المقدر بالزمن يومان معتدلان أو مرحلتان بسير الأثقال و دبيب الأقدام...... كالمسافة بين جدّة و مكة أو الطائف و مكة أو من عسفان إلى مكة ويقدر بالمسافة ذهابا بأربعة برد أو ستة عشر فرسخا أو ثمانية و أربعين ميلا هاشميا والميل ستة آلاف ذراع و خمس مائة ذراع و تقدر بحوالي (۸۹ كم) وعلى وجه الدّقة: ۸۸،۷۰۴ كم ثمان و ثمانين كيلو و سبعمائة وأربعة امتار. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۲/۲۸۶، ۲۸۸) الموضوع الأوّل المسافة الّتي يجوز فيها القصر، ط: حقانيه پشاور)

(۱) قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان ...... حتى أنّ عند علمائنا إذا صلى المسافر أربعًا ولم يقعد على رأس الركعتين فسدت صلاته، وإن كان قعد تمت صلاته وهو مسيئ. (التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي)

والقصر عزيمة عندنا لما قدمنا، فإذا أتمّ الرباعية والحال أنّه قعد القعود الأوّل قدر التشهد صحت صلاته لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين ويصير الأخريان نافلة له مع الكراهة لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدًا، فإن كان ساهيًا يسجد للسهو وإلّا أي وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأوليين فلاتصحّ صلاته لتركه فرض =

مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی

اگر کوئی شخص سفر کی مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے ہی کسی مقام پر ٹھہرنے کی یا اپنے وطن واپس جانے کی نیت کرے تو وہ مقیم ہو جائے گا، اگر چہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو، اب یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے سفر کے ارادہ کو ختم کر دیا ہے۔(۱)

= الجلوس في محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله . (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۰/۱) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل : الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(فلو أتمّ مسافر إن قعد في) القعدة (الأولىٰ تمّ فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدًا لتاخير السلام ، وترك واجب القصر ، و واجب تكبيرة افتتاح النفل ، وخلط النفل بالفرض ، وهذا لايحل كما حرّره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) كمصلي الفجر أربعًا (وإن لم يقعد بطل فرضه) و صار الكل نفلًا لترك القعدة المفروضة الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله : إن قعد الخ)لأنّ القعدة على رأس الركعتين فرض على المسافر ؛ لأنّها آخر صلاته..... ولما صرّح به الزيلعي في باب السهو من أنّ الساهي لو سلم لقطع يسجد لأنّه نوى تغيير المشروع فتلغو ، كما لو نوى الظهر ستا أو نوى مسافر الظهر أربعًا ، أفاده أبو السعود عن شيخه الخ . (شامي : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(۱) وإذا لم يستحكم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضي ثلاثة أيّام يتمّ بمجرّد الرجوع وإن لم يصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنّه ترك و تحته في الشرح: (قوله لنقضه السفر) أي بإرادة الرجوع (قوله: لأنه ترك) أي لأن نقض السفر ترك، والترك تحصل بمجرّد النية. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط : رشيديه.=

مسافر اپنے سامان کی حفاظت میں مارا جائے

''سامان کی حفاظت میں مارا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۶۲)

مسافر اگر روزے کا فدیہ دینے سے عاجز ہے

سفر سے واپس آنے کے بعد مسافر میں روزہ رکھنے کی قوت اور استطاعت بالکل نہیں، اور آئندہ بھی روزہ رکھنے کے قابل ہونے کی امید نہیں، اور فدیہ ادا کرنے کی صلاحیت بھی نہیں، تو ایسے شخص سے فدیہ معاف ہو جاتا ہے تاہم یہ جذبہ رکھے کہ اگر مالی استطاعت ہو گی تو فدیہ ادا کر دے گا۔ (۱)

= وإنّما يصير المسافر مقيمًا إمّا بدخوله مصرًا له فيه أهل أو بأن بدا له العود إليه بعد ماخرج وليس بين الموضع الّذى بدا له العود بين مصره مسيرة سفر صار مقيما حين نوى العود. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۱۹۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

(حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر ، وإلا فيتمّ بمجرّد نية العود لعدم استحكام السفر . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

فتاوىٰ الولوالجية : (۱/ ۱۳۵) كتاب الطهارة ، الفصل الثاني عشر فى السفر ، ط : مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

(قوله حتى يدخل الخ) وشمل ما إذا كان سار ثلاثة أيّام أو أقلّ لكن المذكور فى الشرح أنّه يتمّ إذا سار أقلّ بمجرّد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام إذا هو يحتمل النقض...... وفى المجتبىٰ: لايبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۱۷، ۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان من يصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

(۱) ويقال : إنّها لم تجب عليه فى الحال لعجزه عن الكل ، وأخرت إلى زمن الميسرة ، وفى المبسوط : وما أمره به ﷺ كان تطوّعًا ، لأنّها لم تكن واجبة عليه فى الحال لعجزه ، ولهٰذا أجاز صرفها إلى نفسه وعياله ، وعن أبي جعفر الطبرى : أن قياس قول أبي حنيفة والثورى وأبي ثور : إن الكفارة دين عليه لاتسقط عنه لعسرته ، وعليه أن يأتي بها إذا أيسر كسائر الكفارات . (عمدة القارى : (۱۱/ ۳۷) كتاب الصوم ، باب إذا جامع فى رمضان ، تحت رقم الحديث : ۱۹۳۵ ، ط: دار الكتب العلمية) =

مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے

اگر مسافر کسی عمارت کے ملبہ میں اس طرح دب جائے کہ اس سے نکالنا ممکن نہ ہو یا ممکن تو ہو مگر اتنا وقت لگے گا کہ اس سے قبل پھول کر پھٹ جائے گا تو ایسے شخص کے جنازہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے قریب ہو کر جنازہ کی نماز پڑھ لی جائے۔(۱)

= فتح الباری : (۱۷۱/۴) کتاب الصوم ، باب إذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیئ فتصدق علیه ، فلیکفر ، ط: دار المعرفة بیروت .

مرقاة المفاتیح : (۲۶۴/۴ ، ۲۶۵) کتاب الصوم ، باب تنزیه الصوم ، الفصل الأوّل ، هل یسقط الکفارة عن الفقیر أم لا؟ ط: امدادیه ملتان .

(۱) وإن دفن و أهیل علیه التراب بلاصلاة لأمر اقتضی ذٰلک صلی علی قبره وإن لم یغسل لسقوط شرط طهارته لحرمة نبشه ما لم یتفسخ والمعتبر فیه أکبر الرأی علی الصحیح لاختلافه باختلاف الزمان والانسان . وفی الشرح : (قوله : وأهلی علیه التراب) قال فی " الفتح " : هٰذا إذا أهیل علیه التراب ؛ لأنّه صار مسلما لمالکه تعالیٰ و خرج عن أیدینا فلایتعرض له بخلاف ما إذا لم یهل علیه فإنّه یخرج و یصلّی علیه . (قوله : صلی علی قبره) إقامة للواجب بقدر الإمکان، کذا فی التبیین . (قوله : وإن لم یغسل) علی المعتمد وهو الاستحسان ، وصحح فی غایة البیان: منع الصلاة فی هٰذه الحالة ؛ لأنّها لم تشرع بدون غسل . (حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۸۷ ، ۴۸۸) کتاب الصلاة ، فصل ، باب أحکام الجنائز ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

الهندیة : (۱۶۲/۱ ، ۱۶۳) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۱۸۲/۲) کتاب الجنائز ، فصل ، ط: سعید .

خلاصة الفتاوی : (۲۲۴/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز ، نوع منه ، جنس آخر فی صلاة الجنازة ، ط: المکتبة الحبیبیة ، کوئٹه .

التاتارخانیة : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، نوع آخر فی الخطأ الّذی یقع فی الباب ، ط: قدیمی .

وإن دفن و أهیل علیه التراب بغیر صلاة أو بها بلا غسل أو ممن لا ولایة له صلی علی قبره استحسانًا مالم یغلب علی الظن تفسخه من غیر تقدیر هو الأصح و ظاهره أنّه لو شکّ فی تفسخه صلی علیه ، وفی الشامیة : تنبیة : أن یکون فی حکم من دفن بلاصلاة من تردی فی نحو بئر أو وقع علیه بنیان ولم یمکن إخراجه . (الدر مع الرد : (۲۲۴/۲) کتاب الصلاة ، قبیل مطلب فی کراهة صلاة الجنازة فی المسجد ، ط: سعید)

مسافر امام اعلان کب کرے

مسافر امام کے لئے مستحب یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی اعلان کردے کہ ''میں مسافر ہوں'' یا سلام کے بعد فوراً کہہ دے کہ ''میں مسافر ہوں'' تاکہ مقیم مقتدی اپنی بقیہ نماز مکمل کرلیں، کیونکہ ممکن ہے کہ مقتدیوں کو غلط فہمی ہوجائے کہ امام صاحب نے غلطی سے سلام پھیر دیا ہے اور وہ بول پڑیں اور ان کی نماز فاسد ہوجائے۔(۱)

مسافر امام بننے سے پہلے کیا اعلان کرے

''مسافر کی امامت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۶/۲)

مسافر امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی

''مسافر نے مسافر امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۵/۲)

---

(۱) وندب للإمام أی المسافر...... وفی شرح الإرشاد: ینبغی أن یخبرهم قبل شروعه وإلّا فبعد سلامه أن یقول بعد التسلیمتین فی الأصح أتمّوا صلاتکم فإنّی مسافر لدفع توهم أنّه سها. وفی الشامیة: (قوله: قبل شروعه) أی لاحتمال أن یکون معه من لایعرف حاله فیتکلم لاعتقاد فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام. (قوله: فی الأصح) و قیل بعد التسلیمة الأولیٰ، قال المقدسی: وینبغی ترجیحه فی زماننا. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

و قدام النبیّ ﷺ وهو مسافر أهل مکة و قال أتمّوا صلاتکم فإنّا قوم مسافر...... ویستحب أن یقول ذٰلک بعد السلام کل مسافر صلی بمقیم لاحتمال أن خلفه لا یعرف حاله و لایتیسر له الاجتماع بالإمام قبل ذهابه فیحکم حینئذٍ بفساد صلاة نفسه بناء علی ظن إقامة الإمام ثم إفساده بسلامه علی رأس الرکعتین الخ. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۳) فصل فی صلاة المسافر، ط: سلهیل اکیڈمی لاهور.

التاتارخانیة: (۲۱/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان ما یصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، ط: قدیمی.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱، ۱۰۲) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان ما یصیر المسافر به مقیمًا، ط: سعید.

مسافر امام کی نیت

مسافر امام دو رکعت پڑھائے گا اس لئے دو رکعت کی نیت کرے گا۔(۱)

مسافر امام کے پیچھے جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں

مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

مسافر امام نے چار رکعات پڑھا دیں

اگر مسافر امام نے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز قصر کے بجائے پوری چار رکعت پڑھا دی تو مقیم مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے آخری دو رکعتوں میں نفل

---

(۱) قال علمائنا: القصر ثابت في حق كل مسافر سفر الطاعة، و سفر المعصية في ذالك سواء...... والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديًا بالمسافر، أمّا إذا اقتدى المسافر بمقيم أتمّها متابعةً له. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۲، ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۹۱، ۹۲) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (ولعكسه) بأن اقتدى بمقيم بمسافر (صح) الاقتداء (فيهما) أي في الوقت و فيما بعد خروجه؛ لأنه ﷺ صلى بأهل مكة وهو مسافر، و قال: أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

التاتارخانية: (۲/۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

پڑھانے والے امام کی اقتداء کی، اور فرض پڑھنے والوں کی اقتداء نفل پڑھنے والوں کے پیچھے جائز نہیں اس لئے مقیم مقتدیوں کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اور خود مسافر امام اور مسافر مقتدیوں کا حکم یہ ہے کہ اگر مسافر امام نے بھول کر چار رکعتیں پڑھادی تھیں اور دوسری رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھا بھی تھا اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرلیا تھا تو ان کی نماز ہوگئی، اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعت پڑھائی تھی اور دو رکعت پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھا بھی تھا تو فرض ادا ہوگیا لیکن یہ امام گنہگار ہوگا اس پر توبہ کرنا بھی لازم ہوگا اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا بھی لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو نوى الإقامة لا لتحقيقها بل ليتمّ صلاة المقيمين لم يصر مقيمًا . وفي الشامية : (قوله : لم يصر مقيمًا) فلو أتم المقيمون صلاتهم معه فسدت ؛لأنّه اقتداء المفترض بالمتنفّل ظهيرية ، أى إذا قصدوا متابعة أمّا لو نووا مفارقته و وافقوه صورة فلافساد أفاده الخير الرملى . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد)

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط : سعيد.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱۶۹/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۴۵، ۴۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية : (۲۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى المتفرقات ، ط: قديمى.

خلاصه الفتاوىٰ : (۲۰۲/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) (فلو أتمّ مسافران قعد فى) القعدة (الأولىٰ تمّ فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدًا لتاخير السلام ، وترك واجب القصر ، و واجب تكبيرة افتتاح النفل ، وخلط النفل بالفرض ، وهٰذا لايحل كما حرّره القهستانى بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) كمصلى الفجر أربعًا . (قوله : استحق النّار) أى إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار . (الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

مسافر امام نے سہو کا سلام پھیرا، تو مقیم مقتدی نے بھی سلام پھیر دیا

''مقیم مقتدی نے مسافر امام کے ساتھ سہو کا سلام پھیر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۵،۲)

مسافر امام نے مقیم کو خلیفہ بنا دیا

اگر کسی مسافر نے دوسرے مسافر امام کی اقتداء کی ، امام کا وضوٹوٹ گیا اور اس نے بقیہ نماز پڑھانے کے لئے کسی مقیم کو خلیفہ بنا دیا تو مسافر مقتدی پر پوری نماز پڑھنا لازم نہیں۔(۱)

= الفتاوى التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، الأوّل في معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمدًا و عدم إكفار جاحده والثواب بفعله ولزوم سجود السهو لنقض الصلاة بتركه سهو ، أو إعادتها بتركه و سقوط الفرض ناقصًا إن لم يسجد ولم يعد . (مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۲۴۷) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة وأركانها ، فصل في بيان واجب الصلاة ، ط: قديمي)

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۲۳۹/۱) كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار الفكر.

الدر مع الرد : (۴۵۶/۱) كتاب الصلاة ، مطلب واجبات الصلاة ، ط: سعيد .

(۱) مسافر اقتدى بمسافر فأحدث الإمام فاستخلف مقيمًا لم يلزم المسافر الإتمام كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱۶۶/۱ ، ۱۶۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفتاوى التاتارخانية : (۲۱/۱) كتاب الصلاة ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .=

مسافر انقلاب میں گم ہو گیا

مسافر کسی شہر میں مقیم ہوا، اور وہاں اچانک فساد برپا ہو گیا، اس کے بعد ایک لمبی مدت تک وہ لاپتہ رہا، زندہ ہے یا مر گیا ہے یا کہیں چلا گیا ہے اس کا کوئی علم نہیں تو اس صورت میں بیوی اگر کوئی فیصلہ چاہتی ہے تو اسلامی ملک میں حاکم یا جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچایت کے پاس معاملہ درج کرائے، جب تلاش و جستجو کے بعد حاکم وغیرہ کو غالب گمان ہو جائے کہ وہ بھی فساد کی نظر ہو گیا، تو اس وقت نکاح فسخ کر دے، اس کے بعد عورت وفات کی عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

موجودہ دور میں، جنگ، دھماکہ اور فساد میں لاپتہ ہونے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسافر ایک دن ایک رات کے بعد مقیم ہو گیا

اگر کوئی مسافر موزہ پہننے کے بعد ایک دن ایک رات پوری کرنے کے بعد مقیم ہو گیا تو وہ موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھوئے گا، اور اگر ایک دن ایک رات پوری نہیں ہوئی تو وہ ایک دن ایک رات مقیم والی مدت پوری کرے گا اس لئے کہ اب وہ مقیم کے حکم میں ہو چکا ہے۔

مسافر باہر نکلا

جو مسافر کسی ضرورت سے باہر نکلا ہو اس کا اسباب اور بستر سمیٹ کر خود اس کی جگہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے، البتہ استحقاق سے زیادہ جگہ اس نے روک رکھی ہو تو کم کر دینا درست ہے۔

= خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

مسافر پانچ چیزیں ساتھ لے جائے

''سفر میں پانچ چیزیں ساتھ ہوں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۲۹)

مسافر پر بھی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے

اگر مسافر نصاب کا مالک ہے، تو اس پر بھی سالانہ اپنے مال یا رقم وغیرہ کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے کیونکہ اس کو اپنے نائب کے ذریعہ اپنے مال میں تصرف کرنے کی قدرت حاصل ہے۔(۱)

مسافر پر تکبیر تشریق واجب ہے یا نہیں؟

''تکبیر تشریق اور مسافر'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۱)

مسافر پر صدقہ فطر کا حکم

اگر مسافر نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وسببه ملک نصاب حولی تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد . (الدر مع الرد : (۲/ ۲۵۹) كتاب الزكاة ، ط: سعيد)

وعلى ابن سبيل زكاة ماله لأنه قادر على التصرف بنائبه . (الهندية : (۱/ ۱۷۲) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل : في تفسيرها و صفتها ، ط: رشيديه .

تبيين الحقائق : (۱/ ۲۵٦) كتاب الزكاة ، ط: دار الكتب الاسلامى ، قاهره .

الهندية: (۱/ ۱۷۰) كتاب الزكاة، الباب الأوّل: في تفسيرها و صفتها و شرائطها، ط: رشيديه.

(۲) وإنما لاتجب على المسافر لأن أداء ها مختص بأسباب تشق على المسافر، و تفوت بمضى الوقت، فلايجب عليه شيئ لدفع الحرج عنه كالجمعة، بخلاف الزكاة و صدقة الفطر؛ لأنهما لا تفوتان بمضى الزمان فلايخرُجُ. (البحر الرائق: (۸/ ۱۹۷) كتاب الأضحية ، ط: دار المعرفة)

الدر مع الرد : (٦/ ۳۱۵) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

وشرائطها : الاسلام ، والإقامة واليسار الّذى يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) و قال المحقق تحت قوله (والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه ، وإن تطوع بها أجزأته . (الدر مع الرد : (٦/ ۳۱۲) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے

مسافر پر سفر میں قربانی کرنا واجب نہیں، اور واپس آنے کے بعد اس کی قضا بھی واجب نہیں، ہاں اگر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۱)

مسافر جمعہ کا امام بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔(۲)

مسافر جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) وإنما لاتجب على المسافر لأن أداء ها مختص بأسباب تشق على المسافر ، و تفوت بمضى الوقت ، فلايجب عليه شئ لدفع الحرج عنه كالجمعة ، بخلاف الزكاة و صدقة الفطر ؛ لأنهما لا تفوطان بمضى الزمان فلايخرُجُ . (البحر الرائق : (۱۹۷/۸) كتاب الأضحية ، ط: دار المعرفة)

☐ الدر مع الرد : (۳۱۵/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

☐ وشرائطها : الاسلام ، والإقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) و قال المحقق تحت قوله (والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه ، وإن تطوع بها أجزأته . (الدر مع الرد : (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

(۲) ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها ، فجازت لمسافر و عبد و مريض . (الدر مع الرد: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، مطلب : فى شروط وجوب الجمعة ، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

☐ طحطاوى على الدر : (۳۴۵/۱) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: رشيديه .

(۳) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تاخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة ، وإن لم يؤخر يكره فى الصحيح . (الهندية : (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۱۵۵/۲ ، ۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

مسافر حاجی پر قربانی کا حکم

حاجی پر سفر کی وجہ سے عید الاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر کوئی حاجی منی روانہ ہونے سے پہلے کم از کم پندرہ دن مکہ مکرمہ میں آ کر رہا ہے تو وہ مقیم ہو گیا، اگر ایسے حاجی کے پاس ضرورت سے زائد نصاب کے برابر رقم ہو گی تو اس پر تمتع اور قران کرنے کی صورت میں دم شکر کے علاوہ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہو گی، خواہ یہ قربانی منیٰ میں کرے یا وطن میں کرائے دونوں صورتیں جائز ہیں البتہ منی میں کرنے کا ثواب ہر جگہ سے زیادہ ہے کیونکہ قربانی کا حکم منیٰ میں آیا ہے۔(۱)

مسافر خانہ بنانا

''صدقہ جاریہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸۴)

مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا

اگر مسافر کا رمضان المبارک کے سفر کے دوران روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گیا اور صبح صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ کی نیت کر لے۔(۲)

---

(۱) وأمّا الأضحية فإن كان مسافرا فلاتجب عليه، وإلا فكالمكي فتجب . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : في الذبح وأحكامه ، ط: ادارة القرآن)

وأمّا الأضحية فإن كان مسافراً فلايجب عليه وإلا كالمكي فتجب كما في البحر . (شامی: (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

وأما شرائط الوجوب ...... ومنها الإقامة فلاتجب على المسافر ، لأنّه لاتتأدى بكل مال ، وفي كل زمان ...... و قال في " الأصل " لاتجب الأضحية على الحاج ، وأراد به المسافر ، فأما أهل مكة فتجب عليهم الأضحية ، وإن حجوا . (البحر العميق : (۱۷۰۵/۳) الباب الثاني عشر في الأعمال المشروعية يوم النحر ، مطلب : شرائط الوجوب ، ط: مؤسسة الريان)

(۲) ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم ونوى الصوم في وقته صح. (البحر الرائق: (۲۸۹/۲)، ط:سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۴۰۸/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد .=

ورنہ غروب ہونے تک رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

= جاز صوم رمضان و النذر المعين و النفل بنية ذٰلک اليوم أو بنية مطلق الصوم أو بنية النفل من الليل إلى ما قبل نصف النهار وهو المذكور في الجامع الصغير و ذكر القدوری ما بينه و بين الزّوال والصحيح الأوّل ولا فرق بين المسافر والمقيم والصحيح والسقيم هٰكذا فی التبيين. وإنّما تجوز النية قبل الزوال إذا لم يوجد قبل ذٰلک بعد طلوع الفجر ماينافی الصوم. (الهندية: (۱۹۵/۱، ۱۹۶) كتاب الصوم، الباب الأوّل، أمّا شروطه (شرط) صحة الأداء النية، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۳۷۷/۲) كتاب الصوم، ط:سعيد.

وأمّا الثالث وهو وقت النّية فالأفضل فی الصيامات كلّها أن ينوی وقت طلوع الفجر إن أمكنه ذٰلک أو من الليل؛ لأنّ النية عند طلوع الفجر تقارن أوّل جزء من العبادات حقيقة ومن الليل تقارنه تقديرًا وإن نوی بعد طلوع الفجر، فإن كان الصوم دينا لايجوزبالإجماع وإن كان عينًا وهو صوم رمضان وصوم التطوع خارج رمضان والمنذور المعين يجوز...... ولنا ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه أنه قال: كان رسول اللّٰه ﷺ يصبح لاينوی الصوم ثمّ يبدو له فيصوم و عن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يدخل على أهله فيقول هل عندكم من غداء فإن قالوا لا قال فإنّی صائم وصوم التطوّع بنيّة من النهار قبل الزّوال مروی عن علیّ وابن مسعود وابن عبّاس و أبی طلحة. (بدائع: (۸۵/۲) كتاب الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۵۹/۲، ۲۶۰) كتاب الصوم، ط: سيعد.

مريض أو مسافر لم ينويا الصوم من الليل فی شهر رمضان ثمّ نويا بعد طلوع الفجر قال أبو يوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ: يجزيهما وبه أخذ الحسن رحمه اللّٰه تعالىٰ. (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۲۰۲/۱) كتاب الصوم، الفصل الثانی فی النّية، ط: رشيديه)

(۱) كل من كان له ......مبيح للفطر ثم زال عذره و صار بحال لو كان عليه من أول النهار لوجب عليه الصوم كالصبی إذا بلغ فی بعض النّهار ...... وقدم المسافر مع قيام الأهلية تجب عليه الإمساک بقية اليوم. (الهندية: (۲۱۴/۱) كتاب الصوم، المتفرقات، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲۸۸/۲، ۲۸۹) كتاب الصوم، ط: سعيد.

(والأخيران يمسكان بقية يومهما وجوبا على الأصح) ...... (كمسافر أقام الخ) وفی الرد: (قوله: كمسافر أقام) أی بعد نصف النّهار أو قبله بعد الأكل الخ. (الدر المختار مع الرد: (۴۰۷/۲، ۴۰۸) كتاب الصوم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۲/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب الصوم، فصل فيمن يجب عليه النية ومن لا يجب، ط: رشيديه.

مسافر رکوع، سجدہ کی تسبیح کم نہ پڑھے

"تسبیح کم پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۸/۱)

مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر اور مریض رمضان المبارک میں نفل کی نیت سے روزہ رکھیں گے تو رمضان المبارک کا روزہ ہوگا نفل روزہ نہیں ہوگا اور اگر دوسرے واجب روزے کی نیت کریں گے تو دوسرے واجب کا روزہ ادا ہوگا۔(۱)

مسافر روزہ کے بدلے فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر نے سفر کے دوران رمضان کے روزے نہیں رکھے، اور سفر سے واپس

---

(۱) (فيصح) أداء (صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنيّة من الليل)...... إلى ضحوة الكبرى...... لاعندها...... وبمطلق النّية...... وبنيّة النفل وبخطاء في وصف في أداء رمضان إلا إذا وقعت النيّة (من المريض أو مسافر) حيث يحتاج إلى التعيين لعدم تعيّنه في حقهما فلا يقع عن رمضان (بل يقع عما نوى) من نفل أو واجب (على ماعليه الأكثر) بحر وهو الأصح سراج، وقيل بأنّه ظاهر الرواية فلذا اختاره المصنّف تبعًا للدرر، لكن في أوائل الأشباه: الصحيح وقوع الكل عن رمضان سوى مسافر نوى واجبًا آخر، واختاره ابن الكمال، وفي الشرنبلالية عن البرهان: أنّه الأصح. قال في الرد: (قوله: على ما عليه الأكثر بحر) أقول:...... أمّا في حق المسافر فإن نوى واجبًا آخر يقع عنه عند الإمام...... وإن نوى النفل أو أطلق فعنه روايتان، أصحهما وقوعه عن رمضان؛ لأنّ فائدة النفل الثواب وهو في فرض الوقت أكثر...... وحاصله أنّ المريض والمسافر لو نويا واجبًا آخر وقع عنه، ولو نويا نفلا، أو أطلق فعن رمضان...... (قوله: الصحيح وقوع الكل عن رمضان...... الخ) المراد بالكل هو ما إذا نوى المريض النفل أو أطلق أو نوى واجبًا آخر، وما إذا نوى المسافر كذٰلك إلّا إذا نوى واجبًا آخر فإنّه يقع عنه لا عن رمضان؛ لأنّ المسافر له أن لايصوم فله أن يصرفه إلى واجب آخر؛ لأنّ الرخصة متعلقة بمظنّة العجز وهو السفر، وذٰلك موجود. (الدر المختار مع الرد: (۳۷۷/۲، ۳۷۸) كتاب الصوم، ط: سعيد)

□ البحر الرائق: (۲۶۱/۲) كتاب الصوم، ط: سعيد.

□ الهندية: (۱۹۶/۱) كتاب الصوم، الباب الأوّل، أمّا اشروطه، و شرط صحة الأداء النية، ط: رشيديه.

□ بدائع: (۸۴/۲) كتاب الصوم، شرائط الوجوب منها النية، ط: سعيد.

آنے کے بعد قضا روزہ رکھنے کا وقت ملا ہے، اور جسم میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہے تو قضا روزہ رکھنا ہی پڑے گا، جب تک جسم میں روزہ رکھنے کی طاقت ہوگی فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا بلکہ روزہ ہی رکھنا پڑے گا۔(۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ" (۲)

ترجمہ "جو شخص تم میں (ایسا) بیمار ہو (جس میں روزہ رکھنا مشکل یا مضر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار کر کے ان میں روزہ رکھنا اس پر واجب ہے"۔

ہاں اگر وقت ملنے کے بعد روزہ نہیں رکھا اور بعد میں ایسا بیمار یا کمزور ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے تو فدیہ دینا یا اس کے لئے وصیت کرنا درست ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا يجب الإيصاء بكفارة ما أفطره على من مات قبل زوال عذره بمرض و سفر و نحوه كما تقدم، من الأعذار المبيحة للفطر لفوات إدراك عدة من أيّام أخر وإن أدرك العدة قضوا ماقدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۲۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ومن أفطر فى شهر رمضان بعذر كالمريض والمسافر والحائض وغيرها إن كان يقدر على القضاء يلزمه القضاء لا غير، ولايجزيه الإطعام إذا كان يرجى له القدرة على الصيام فى المستقبل. (التاتارخانية: (۲/۲۹۳) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمى)

بدائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم صوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۸۳ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

(۲) سورة البقرة: آيت: ۱۸۴، ۱۸۵، پاره نمبر: ۲.

(۳) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية كذا فى البدائع ...... فإن صح المريض أو أقام المسافر ثمّ ماتا لزمهما القضاء بقدر الصحّة والإقامة، وهذا قولهم جميعًا من غير خلاف هو الصحيح. (الهندية: (۱/۲۰۷، ۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد. =

مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس نصاب کے برابر مال یا رقم نہیں ہے اور فوری طور پر گھر سے یا کسی اور جگہ سے رقم منگوانے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس حالت میں مسافر کے لئے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے لئے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(۱)

اگر غریب مسافر نے کسی آدمی سے کرایہ کی رقم قرض کے طور پر مانگی، اور اس آدمی نے مسافر کو زکوٰۃ کی نیت سے رقم دیدی، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر وہ مسافر گھر جا کر رقم واپس کردے تو بہتر یہ ہے کہ وہ رقم واپس نہ لے اور یہ کہہ دے کہ میں نے معاف کیا، اور اگر لے لیا تو افضل یہ ہے کہ اس رقم کو صدقہ کر دے۔(۲)

= الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲۸۳/۲ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم ، ط : سعيد .

(۱) ومنها ابن السبيل وهو الغريب المنقطع عن ماله جاز الأخذ من الزكوة قدر حاجته . (الهندية: (۱۸۸/۱) كتاب الزكاة ، الباب السابع فی المصارف ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲۴۲/۲) كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ط: سعيد .

وابن السبيل وهو كل من له مال لا معه سواء كان هو فی غير وطنه أو فی وطنه . (رد المحتار مع الدر : (۳۴۳/۲) كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۴۵/۲، ۴۶) كتاب الزكاة، فصل وأمّا الّذی يرجع إلى المؤدی إليه، ط: سعيد.

الفتاوی الخانية على هامش الهندية : (۲٦٦/۱) كتاب الزكاة ، فصل فيمن توضع فيه الزكاة ، ط: رشيديه .

التاتارخانية :(۲۰۳/۲ ، ۲۰۴) كتاب الزكاة ، الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فيه الزكاة ، ط: قديمی .

وفيه أيضًا : (۲۱۰/۲) كتاب الزكاة ، الفصل الثامن الخ ، ط: قديمی .

(۲) ومن أعطى مسكينًا دراهم و سماها هبة أو قرضا ونوى الزكاة فإنّها تجزيه وهو الأصح هكذا فی البحر الرائق . (الهندية : (۱۷۱/۱) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲۱۲/۲) كتاب الزكاة ، ط: سعيد .

الفتاوی التاتارخانية: (۲۰۰/۲) كتاب الزكاة، الفصل السابع فی أداء الزكاة والنيّة فيه، ط: قديمی.=

مسافر سفر میں عورتوں کی امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟

مسافر نے اگر ایسی عورتوں کی امامت کی جن میں اس امام کا کوئی محرم ہے تو امامت درست ہے، اور اگر ان میں کوئی بھی محرم نہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۱)

مسافر سفر میں مرتد ہوا پھر اسلام قبول کیا

''مرتد ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۲۹)

= عن عمر بن الخطاب قال : حملت على فرس في سبيل الله فأضاعه الّذى كان عنده ، فأردتُ أن أشتريه وظننت أنّه يبيعه برخص ، فسألت النبيّ ﷺ ، فقال : لاتشتره ولا تعد فى صدقتك ، وإن أعطاك بدرهم فإن العائد فى صدقته كالكلب يعود فى قيئه . (مشكاة المصابيح : (ص: ١٧٣) كتاب الزكاة ، باب من لايعود فى الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

صحيح البخارى: (١/ ٢٠١، ٢٠٢) كتاب الزكاة ، باب هل يشترى صدقته ، ط: قديمى.

صحيح لمسلم : (٣٦/٢) كتاب الهبات ، باب كراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه ، و باب : تحريم الرجوع فى الصدقة بعد القبض ، ط: قديمى .

(١) تكره إمامة الرجل لهن فى بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كأخته أو زوجته أو أمته، أمّا إذا كان معهن واحد ممن ذكر أو أمهن فى المسجد لايكره . (الدر المختار : (١/ ٥٦٦) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

إمامة الرجل للمرأة جائزة إذا نوى الإمام إمامتها ولم يكن فى الخلوة ، أمّا إذا كان الإمام فى الخلوة فإن كان الإمام لهن أو لبعضهن محرما فإنّه يجوز ويكره كذا فى النهاية . (الهندية : (١/ ٨٥) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الإمامة ، الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماما لغيره ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى : (ص: ٢٤٦) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوى : (١/ ١٥٤) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر فى الإمامة والاقتداء ، جنس آخر مايتّصل بصحة الاقتداء ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

الفتاوى التاتارخانية : (١/ ٤٥٥) كتاب الصلاة ، الفصل السابع فى بيان مقام الإمام والماموم ، ط: قديمى .

البحر الرائق : (١/ ٣٥٢) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

مسافر عورت کی امامت

تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، لیکن اگر کسی عورت نے عورتوں کی امامت کی تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی، البتہ امام عورت عورتوں کے درمیان صف میں کھڑی ہوگی، مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہیں ہوگی۔(١)

مسافر عید کب کرے؟

اگر کوئی شخص مثلاً پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش سے رمضان المبارک کا روزہ شروع کرنے کے بعد درمیان میں سعودی عرب چلا گیا، اور وہاں تاریخ کے فرق کی وجہ سے دو روزے کم ہو گئے تو یہ شخص سعودی عرب میں موجود ہونے کی وجہ سے سعودی عرب کی تاریخ کے مطابق عید کرے، اور جو روزے رہ گئے ہیں ان کی بعد میں قضا کرے۔(٢)

---

(١) ويكره إمامة المرأة للنساء في الصلوات كلها والنوافل إلا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية، فإن فعلن وقفت الإمام وسطهن و بقيامها وسطهن لاتزول الكراهة. (الهندية: (١/٨٥) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيديه)

- البحر الرائق: (١/٣٥١) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.
- رد المحتار: (١/٥٦٥، ٥٦٦) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.
- بدائع الصنائع: (١/١٥٧) كتاب الصلاة، فصل في بيان من يصلح الإمامة في الجملة، ط: سعيد.
- حاشية الطحطاوي: (ص: ٢٤٦) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
- خلاصة الفتاوى: (١/١٤٧) كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء، جنس آخر في صحة الاقتداء، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.
- التاتارخانية: (١/٤٤٢) كتاب الصلاة، الفصل السادس في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: قديمي.
- حلبي كبير: (ص: ٥١٩) فصل في الإمامة، ط: سهيلا كيڈمي لاهور.

(٢) أهل مصر صاموا رمضان بغير رؤية وفيهم رجل لم يصم حتى رأى الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثين يوما وهذا الرجل تسعة و عشرين ثم أفطروا جميعا فإن كان أهل المصر رأو هلال شعبان و عدوا شعبان ثلاثين يوما كان على هذا الرجل قضاء يوم الأوّل الخ. (التاتارخانية: =

مسافر قربانی کے آخری دن میں واپس آیا

''قربانی کے آخری دن واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰)

مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لئے خرید وفروخت کرنا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر الزام اور تہمت کے گمان سے بچنے کے لئے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟(۱)

= (۲/۲٦۸) كتاب الصوم، الفصل الثانی فيما يتعلّق برؤية الهلال، ط: قديمی)

☜ فتاوىٰ رحيميه: (۷/۲۱۵) كتاب الصوم، ط: دار الاشاعت.

☜ احسن الفتاوىٰ: (۴/۴۳۳) كتاب الصوم، ط: سعيد.

☜ [تنبيه]: لو صام رائی هلال رمضان و أكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون. رواه الترمذی و غيره. (رد المحتار: (۲/۳۸۴) كتاب الصوم، مبحث فی صوم يوم الشک، ط: سعيد)

(۱) وقد قال النبیّ ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلايقفن مواقف التّهم. (بدائع الصنائع: (۱/۲۸٦) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان من يكره منها، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: سعيد)

☜ مرقاة المفاتيح: (۴/۲۷۴) كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثالث قبيل: باب صوم المسافر، ط: امداديه ملتان.

☜ المقاصد الحسنة للسخاوی. (ص: ۴۷٦) حرف الميم، تحت حديث: " من سلک مسالک التّهم إتهم "، ط: دار الكتب العلمية.

☜ ويجب بمعنى يفترض (ترک البيع) قوله: (و يجب ترک البيع) ...... وفی الكلام إشعار بأن من لم تجب عليه الجمعة مشتثنی من الحكم كما فی القهستانی. (حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمی)

☜ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۷٦) كتاب الصلاة، مباحث الجمعة، متى يجب سعی الجمعة و يحرم البيع، ط: دارالفكر.

☜ حلبی كبير: (ص: ۴۷۲) فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانية.

مسافر کا رمضان المبارک میں انتقال ہو گیا

اگر کسی شخص نے رمضان المبارک میں سفر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا، اور اس دوران اس کا انتقال ہو گیا، تو اس کے ذمہ میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہو گی، اور فدیہ دینا یا اس کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہو گا۔(۱)

مسافر کا روزہ کا فدیہ دینا

اگر مسافر کو سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کی طاقت اور قوت موجود ہے تو روزے کا فدیہ دینا جائز نہیں ہو گا بلکہ قضا روزہ رکھنا ہی لازم ہو گا، اگر فدیہ دے دیا ہے تو روزے رکھنے سے بری نہیں ہو گا بلکہ روزہ رکھنا ہی پڑے گا۔

اور اگر روزہ رکھنے کی ابھی طاقت نہیں ہے اور آئندہ بھی روزہ رکھنے کے قابل

---

(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدّة من أيّام أخر . و فى الشامية : (قوله : فإن ماتوا) ...... اختصاص هذا الحكم بالمريض والمسافر . وفى البدائع ...... فإن كل من أفطر بعذر و مات قبل زواله لايلزمه شيئ الخ . (قوله : أى فى ذلك العذر) على تقدير مضاف أى فى مدّته (قوله : لعدم إدراكهم الخ) أى فلم يلزمهم القضاء و وجوب الوصية فرع لزوم القضاء . (الدر مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط : سعيد .

☐ الهندية : (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ، ط: رشيديه .

☐ التاتارخانية : (۲۹۲/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، نوع منه ، ط: قديمى .

☐ حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ہونے کی امید نہیں ہے تو اس صورت میں فدیہ دینے کی اجازت ہوگی۔(۱)

مسافر کا قضا نماز میں مقیم کی اقتدا کرنا

ظہر، عصر اور عشاء کی نماز فوت ہونے کے بعد مسافر کے لئے مقیم امام کی اقتدا کر کے ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسافر کے فرض نماز وقت کے اندر امام کی اتباع کی وجہ سے پورے چار ہو جاتے ہیں اور وقت گزرنے کے بعد قضا ہونے کی صورت میں یہ حکم نہیں ہے، اب اگر وقت گزرنے کے بعد مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قعدہ اور قراءت کے حق میں فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہوگی اور یہ ناجائز ہے یعنی اگر مسافر مقتدی شروع کی دو رکعتوں میں اقتدا کرے گا تو دو رکعت کے بعد والا

---

(۱) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية كذا في البدائع ...... فإن صح المريض أو أقام المسافر ثمّ ماتا لزمهما القضاء بقدر الصحّة والإقامة ، وهذا قولهم جميعًا من غير خلاف هو الصحيح . (الهندية : (۱/۲۰۷ ، ۲۰۸) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

ولو صح المريض أيامًا فإن صح عشرة أيّام مثلا ثم مات لزمه من القضاء بقدر ما صح ، هكذا في ظاهر الرواية ، وفي الهداية : و فائدته وجوب الوصية بالإطعام ...... وفي شرح الطحاوي : ومن أفطر في شهر رمضان بعذر كالمريض والمسافر والحائض وغيرها إن كان يقدر على القضاء يلزمه القضاء لاغير ، ولايجزيه الإطعام إذا كان يرجى له القدرة على الصيام في المستقبل . (التاتارخانية : (۲/۲۹۳) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي)

فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته يلزمه قضاء جميع ما أدرك لأنّه قدر على القضاء لزوال العذر فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية وهي أن يطعم عنه لكل يوم مسكينا ؛ لأنّ القضاء قد وجب عليه ثم عجز عنه بعد وجوبه بتقصير منه فيتحول الوجوب إلى بدله وهو الفدية الخ . (بدائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۲۸۵ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

قعدہ مقیم امام پر واجب ہے اور مسافر مقتدی پر فرض ہے اور اگر آخری دو رکعتوں میں اقتداء کرے گا تو ان دونوں رکعتوں میں امام کی قراءت مسنون ہے اور مسافر پر فرض ہے تو امام کی نماز ضعیف اور مقتدی کی نماز قوی ہے، اور قوی کی نماز ضعیف کے پیچھے درست نہیں ہے البتہ مغرب اور فجر کی قضا نماز مقیم امام کے پیچھے اقتدا کر کے پڑھنا درست ہے۔(۱)

مسافر کا مسجد میں سونا

''مسجد میں سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۳/۲)

(۱) وإذا دخل المسافر فی صلاۃ المقیم یلزمه الإتمام سواء کان فی أوّلها أو فی آخرها ...... والجملة فی ذٰلک أن اقتداء المقیم بالمسافر جائز فی الوقت و خارج الوقت إذا اتّفق الفرضان واقتداء المسافر بالمقیم جائز فی الوقت ، وفی الفتاوٰی العتابیة : ویصیر أربعًا . ولایجوز خارج الوقت ، وفی الفتاوٰی العتابیة : لا فی الشفع الأوّل ولا فی الشفع الثّانی ، ولا فی القعدة الأخیرة ، سواء کان شرع الإمام قبل خروج الوقت أو بعده ؛ لأنّه یکون اقتداء المفترض بالمتنفل فی القعدة إن اقتدی به فی الشفع الأوّل أو فی القراءة إن اقتدی به فی الشفع الثّانی . (الفتاوٰی التاتارخانیة : (۲۰/۲ ، ۲۱) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر ، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی)

- بدائع الصنائع : (۹۳/۱) کتاب الصلاۃ ، فصل فی الکلام فی صلاۃ المسافر ، ط: سعید .
- و فیه أیضًا (۱۰۱/۱) کتاب الصلاۃ ، وأمّا اقتداء المقیم بالمسافر ، ط: سعید .
- (قوله : وبعده لا) ...... وقید فی السراج الوهاج : عدم صحة الاقتداء بعد الوقت بقیدین الأوّل أن تکون فائتة فی حق الإمام والماموم ، الثانی أن تکون الصلاۃ رباعیة ، أمّا إذا کانت ثنائیة أو ثلاثیة أو کانت فائتة فی حق الإمام مؤداۃ فی حق الماموم ...... فإنّه یجوز دخوله معه فی الظهر بعد المثل قبل المثلین فإنّها صحیحة . (البحر الرائق : (۱۳۴/۲) باب المسافر ،ط : سعید)
- (ومنها کبر السن) فالشیخ الفانی الّذی لا یقدر علی الصیام یفطر و یطعم لکل یوم مسکینًا، کما یطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة ، والعجوز مثله کذا فی السراج الوهاج . (الهندیة : (۲۰۷/۱) ، کتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار ، ط: رشیدیه)
- کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۵۷۶/۱) کتاب الصیام ، حکم الفطر لکبر السن ، ط: دار الفکر .
- مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۶۸۸) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: قدیمی.

مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا

مسافر کے لئے صرف وقت کے اندر اندر مقیم امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور اس صورت میں مقیم امام کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری چار رکعات پڑھنا لازم ہوگا اور دو رکعت کے بجائے چار رکعت فرض ہو جائے گی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(١)

مسافر کے لئے وقت نکل جانے کے بعد کسی مقیم کی اقتدا میں فوت شدہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد مسافر کا فرض دو کے بجائے چار رکعت نہیں ہوگا بلکہ اس کے ذمہ میں مستقل طور پر دو رکعت ہی فرض رہیں گی۔(٢)

---

(١) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الأخيرة في الوقت صح اقتداءه وأتمّها أربعًا تبعًا لإمامه واتصال المغير بالسبب الّذي هو الوقت. (حاشية الطحطاوي : (ص: ٣٤٧) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر المختار مع الرد : (١٣٠/٢) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (٨٥/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (٩٣/١) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (١٣٤/٢) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (٢٠١/١) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية: (٢٠/٢) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر مقيما، ط: قديمي.

(٢) وبعده أي بعد خروج الوقت لايصح اقتداء المسافر بالمقيم ...... ؛ لأنّ فرضه لايتغير بعد خروجه. (حاشية الطحطاوي : (ص: ٣٤٧) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر المختار مع الرد : (١٣٠/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (٢٠١/١) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (١٣٤/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (٩٣/١) كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد.

الفتاوىٰ التاتارخانية : (٢١/٢) كتاب الصلاة ، نوع آخر في بيان مايصير مسافر به مقيما بدون النية ، ط: قديمي .

الهندية : (٨٥/١) الباب الخامس في الإمامة ، ط: رشيديه .

اگر وقت گزرنے کے بعد مسافر نے فوت شدہ نماز مقیم امام کی اقتدا میں ادا کی ہے تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت مسافر مقتدی پر قعدہ اولی فرض ہے، اور مقیم امام کے لئے قعدہ اولی فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔(۱) اور قاعدہ یہ ہے کہ امام کی حیثیت مقتدی کے مقابلہ میں ہر نماز میں وقت کے اندر ہو یا وقت کے بعد زیادہ مضبوط ہونی چاہئے، اگر زیادہ مضبوط نہیں تو کم از کم برابر ہونی چاہئے، اور یہاں برابر نہیں بلکہ کم ہے اس لئے امام کی نماز ہو جائے گی مسافر مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔(۲)

مسافر کا مقیم کے پیچھے قضا نماز پڑھنا

''مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۶۶/۲)

---

(۱) (قوله وبعده لا) أى بعد خروج الوقت لايصح اقتداء المسافر بالمقيم ؛ لأنّ فرضه لايتغير بعد الوقت لانقضاء السبب كما لايتغير بنية الإقامة فيكون اقتداء المفترض بالمتنفل فى حق القعدة ...... ؛ لأنّ المسافر إذا اقتدى بالمقيم أوّل الصلاة ، فإنّ القعدة تصير فرضًا فى حق المأموم و غير فرض حق الإمام وهو المراد النفل فى عبارتهم الخ . (البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل : الكلام فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيمًا الخ ، ط: قديمى .

(۲) الأصل فى هذه المسائل أنّ حال الإمام إن كان مثل حال المقتدى أو فوقه جازت صلاة الكل، وإن كان دون حال المقتدى صحت صلاة الإمام ولا تصح صلاة المقتدى هكذا فى المحيط . (الهندية : (۸٦/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الإمامة ، الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماما لغيره ، ط: رشيديه)

منحة الخالق على البحر الرائق : (۳٦۰/۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۱٦) باب الإمامة ، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به فى حق بعض المصلين دون البعض ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

مسافر کا نماز میں وضو ٹوٹ گیا

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتدا کی، نماز کے دوران مسافر مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا اور اس کے وضو کر کے آتے آتے امام نے نماز پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اب یہ مسافر مقتدی کل چار رکعت پڑھے، کیونکہ مقیم امام کے پیچھے اقتدا کرنے کی وجہ سے چار رکعت لازم ہوگئی ہیں۔ اور وضو ٹوٹنے کی وجہ سے اقتدا کا حکم ختم نہیں ہوا خواہ امام نے نماز پوری کر کے سلام بھی پھیر دیا ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مسافر کو خلیفہ بنانا

اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو مسافر مقتدی کو خلیفہ بنانا جائز ہے اور یہ چار رکعت والی نماز میں چار رکعت ہی پڑھائے گا، کیونکہ مقیم امام کی اقتداء کی وجہ سے مسافر مقتدی پر بھی چار رکعت فرض ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) (ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ و بعده لا) ؛ لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية ...... وقيّد بكونه الاقتداء بعد خروج الوقت ؛ لأنّه لو اقتدى به في الوقت ثمّ خرج الوقت قبل الفراغ من الصلاة لاتبطل صلاته ولايبطل اقتداءه به ؛ لأنّه لماصح اقتداءه به و صار تبعا له صار حكمه حكم المقيمين ، وإنّما يتأكد وجوب الركعتين بخروج الوقت في حق المسافر ولو نام خلف الإمام حتى خرج الوقت ثم انتبه أتمّها أربعًا ولو تكلّم بعد خروج الوقت أو قبل خروجه يصلي ركعتين عندنا كذا في البدائع . (البحر الرائق : (۲/۱۴۴ ، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد : (۱/۵۸۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

وفيه أيضًا : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، قبيل نوع آخر في الفتفرقات ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

(۲) (ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ الخ)..... لما صح اقتدؤه (اقتداء المسافر) =

مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت

کسی نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا، اور دن کا کچھ حصہ گزرا تھا کہ اتفاقی طور پر سفر پر روانہ ہونا پڑا، اور سفر کافی طویل ہونے کی وجہ سے روزہ پورا کرنا دشوار ہو رہا ہے، تو اس کو توڑنا جائز ہوگا بعد میں کفارہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا صرف قضا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

سفر کی حالت میں رمضان کے روزہ کی نیت کر لینے کے بعد عذر اور پریشانی کے بغیر روزہ توڑنا مناسب نہیں، تاہم اگر توڑ ہی دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا بعد میں قضا کرنا

= به و صار تبعا له و صار حكمه حكم المقيمين . اور اس کا استخلاف یعنی خلیفہ بنانا بھی درست ہے جیسا کہ ایک دوسرے جزئیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لو اقتدى المقيم بالمسافر فأحدث الإمام فاستخلف المقيم فإنّه لا يتغير فرضه إلى الأربع مع أنّه صار مقتديًا بالخليفة المقيم ؛ لأنّه لما كان المؤتم خليفة عن المسافر كان المسافر كأنّه الإمام فيأخذ الخليفة صفة الأوّل .(البحر الرائق : (۱۳۴/۲) باب المسافر ، ط: سعيد)

◻ و كل من يصلح إماما للإمام الّذى سبقه الحدث فى الابتداء يصلح خليفة له ، ومن لا يصلح إماما له فى الابتداء لايصلح خليفة له كذا فى المحيط . (الهندية : (۹۵/۱) الباب السادس فى الحدث فى الصلاة ، فصل فى الاستخلاف ،ط : رشيديه)

(۱) منها السفر الّذى يبيح الفطر وهو ليس بعذر فى اليوم الّذى أنشأ فيه كذا فى الغياثية . فلو سافر نهارًا لايباح له الفطر فى ذٰلك اليوم وإن أفطر لاكفارة عليه بخلاف ما لو أفطر ثمّ سافر كذا فى المحيط . (الهندية : (۲۰۶/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ،ط : رشيديه)

◻ حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۲۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

◻ الدر المختار مع الرد : (۴۲۱/۲، ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

◻ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم و فيما لايفسده و فيما يوجب القضاء والكفارة ، نوع منه المسافر ،ط : المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

◻ التاتارخانية : (۲۹۰/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر ، ط: قديمى .

◻ البحر الرائق : (۲۸۲/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

◻ وفيه أيضًا : (۲۹۰/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

کافی ہوگا۔(۱)

مقیم نے روزے کی نیت کی، پھر اسی دن طویل سفر میں جانا پڑا تو روزہ نہ توڑے لیکن اگر روزہ پورا کرنا دشوار ہو تو توڑ سکتا ہے کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

مسافر کو روزہ قضا کرنے کا موقعہ نہیں ملا

''قضا کا موقع نہیں ملا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۷۳)

مسافر کو زکوٰۃ سے ٹکٹ دینا

غریب مسافر کو اس کی مرضی سے ٹکٹ خرید کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اگر وہ مسافر کسی عذر کی وجہ سے سفر میں نہ جائے اور ٹکٹ کینسل ہو جائے تب بھی وہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائمًا لايحلّ فطره في ذٰلك اليوم ولو أفطر لا كفارة عليه اهـ. قلت: وكذا لا كفارة عليه بالأولىٰ لو نوى نهارًا فقوله ليلا غير قيد. (شامي: ۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الهندية : (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۵۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۰۰) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم : ۳.

(۳) أمّا تفسيرها (الزكاة) فهي تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه للّٰه تعالىٰ هٰذا في الشرع. (الهندية : (۱/ ۱۷۰) كتاب الزكاة، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۲۵۶ ـ ۲۵۸) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۸۷) كتاب الزكاة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق : (۲/ ۲۰۱) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

مسافر کو قتل کر دیا

چور، ڈاکو، یا باغی نے مسافر کو قتل کر دیا، یا کسی بھی چیز سے مار دیا اور اسی مقام پر اس نے فوراً دم توڑ دیا تو شہید ہوگا، لہٰذا غسل کے بغیر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

اور اگر فوراً روح نہیں نکلی بلکہ کچھ دنیوی بات چیت کی، یا دوا یا راحت وغیرہ کے اسباب مہیا کئے گئے تو شہید کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے بلکہ عام مردوں کی طرح غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، البتہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔(۲) راہ گزر کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۱) الشهيد وهو في الشرع من قتله أهل الحرب و البغي وقطاع الطريق ...... بأي آلة قتل بحديد أو بحجر أو خشب فهو شهيد كذا في محيط السرخسي . وحكمه أن لايغسله ويصلى عليه ...... ويدفن بدمه و ثيابه كذا في الكافي . (الهندية : (١/١٦٧ ، ١٦٨) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه)

وكذا يكون شهيدا لو قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة فإنّ مقتولهم شهيد بأي آلة قتلوا . وفي الشامية : (قوله : وكذا يكون شهيدا الخ) أي بشرط أن لايرتث أيضًا . (الدر المختار مع الرد : (٢/٢٤٩) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (١/٢١٧) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

البحر الرائق : (٢/١٩٦ ـ ١٩٨) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

بدائع : (١/٣٢١) كتاب الصلاة ، فصل و أمّا الشهيد ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ٥١٧ ، ٥١٨) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (٢/١٠٩) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر يتّصل بمسائل الشهيد ، ط: قديمي .

(٢) أو جرح وارتث وذٰلك بأن أكل أو شرب أو نام أو تداوى ولو قليلا ...... وكل ذٰلك في الشهيد الكامل ، وإلّا فالمرتث شهيد الآخرة . (الدر المختار مع الرد : (٢/٢٥١ ، ٢٥٢) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد) =

مسافر کہاں سے مانا جائے گا

جب کوئی شخص اڑتالیس میل (سواستتر کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو کر اپنی بستی یا اپنے شہر کی آبادی سے آگے نکل جائے اور چار رکعت والی فرض نماز کا وقت آجائے (عصر، ظہر، عشاء) تو اکیلا نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر پڑھے۔(۱) اور اگر مقیم کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھے گا تو

= وقولنا : ولاعاد إلى حالة التمرض ؛ لأنّه إذا ارتث بطلت شهادته في أحكام الدنيا وهو الغسل أمّا هو شهيد في أحكام الآخرة . والمرتث الّذي يحمل من المكان الّذي جرح حيا ثم مات في بيته أو على أيدي النّاس حالة الحمل .

خلاصة الفتاوى : (۲۱۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۱٦۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۱۰۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۱۹) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) من جاوز بيوت مصره مريدًا سيرًا وسطًا ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱۳۸/۱ ، ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۵/۲ ـ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲ ـــ ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى : ۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص اپنے شہر یا اپنی بستی سے سفر کی نیت سے روانہ ہوا لیکن ابتک آبادی سے نہیں نکلا تو وہ مسافر نہیں ہوگا اور قصر بھی نہیں کرے گا۔(۲)

اور آبادی سے مراد مسافر کے شہر یا بستی کے مکانات ہیں اگر چہ متفرق ہیں، دوسرے شہر یا دوسری بستی کے مکانات مراد نہیں ہیں۔(۳)

---

(۱) والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديا بالمسافر ، أمّا إذا اقتدى المسافر بمقيم أتمّها متابعةً له . (التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من يثبت في حقه ، ط: قديمي)

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب في صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) ولايصير مسافرًا بالنيّة حتى يخرج الخ . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر ، ط: قديمي .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاه المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۳) والمعتبر أن يجاوز المصر و عمراناته وهو المختار وعليه الفتوى . (التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

والصحيح ماذكر أنّه يعتبر مجاوزة عمران المصر لا غير الخ . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

اگر کوئی محلہ یا بستی ایسی ہے کہ پہلے شہر میں شامل تھا لیکن اب شہر سے الگ ہوگیا ہے اور وہ آباد ہے تو جب تک اس کی آبادی سے باہر نکل نہیں جائے گا قصر نہیں کرے گا۔

ہاں اگر اس محلّہ میں کوئی رہتا نہیں ہے، غیر آباد ہے صرف خالی مکانات ہیں، تو اس صورت میں اس محلّہ کے مکانات سے آگے نکلنے کی شرط نہیں ہوگی بلکہ یہاں سے قصر شروع ہوجائے گا۔(۱)

شہر سے متصل جو رہائش گاہیں اور مکانات ہیں، اسی طرح وہ بستی جو شہر سے ملی

= خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر. وفى الشامية : (قوله: من جانب خروجه الخ) قال فى شرح المنية : فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الذى خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها، ولو جاوز العمران من جهة خروجه وكان بحذائه محلة من الجانب الآخر يصيرا مسافرا إذ المعتبر جانب خروجه و أراد بالمحلة فى المسألتين ماكان عامرا أمّا لو كانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها فى المسألة الأولىٰ ولومتصلة بالمصر كما لايخفٰى. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

التاتارخانية :(۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ،ط : نوع آخر فى بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ہوئی ہے، اس سے آگے نکل جانے کے بعد مسافر ہوگا جب تک اپنی آبادی کے اندر چلتا رہے گا مسافر نہیں ہوگا۔ بخلاف وہ مکانات اور آبادیاں جو شہر کا حصہ نہیں ہیں بلکہ شہر کے بیرونی میدانوں سے ملی ہوئی ہیں قصر کرنے کے لئے ان سے آگے نکلنا ضروری نہیں ہے۔

شہر اور بستی کے مکانات مسافر کی نظر سے اوجھل اور غائب ہونا ضروری نہیں ہے آبادی سے نکل جانا ضروری ہے۔(۱)

موجودہ دور میں، ترقی یافتہ ممالک میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی حدود میں سرکاری بورڈ یعنی نام، میل، کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہوتے ہیں اس سے واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ فلاں شہر یا فلاں علاقہ شروع یا ختم ہوگیا ہے۔

---

(۱) وإن كان هناك قرية متصلة بربض المصر فلا بدّ من مجاوزتها على الصحيح وإن كانت متصلةً بفنائه دون ربضه لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح وأما فناء المصر فإن كان بينه و بينه أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة تعتبر مجاوزته أيضًا وإلا فلا . والأصل في هذا ما روى أنس رضي اللّٰه عنه قال : صليت الظهر مع رسول الله ﷺ بالمدينة أربعًا والعصر بذي الحليفة ركعتين متفق عليه ...... وما ذكره البخاريّ قال خرج علي فقصر وهو يرى البيوت بالمدينة فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا حتى ندخلها ...... وإن لم يغب المصر عن بصره . (حلبي كبير : (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتّصلة بالربض في الصحيح بخلاف البساتين ، ولو متّصلة بالبناء ؛ لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ، ولايعتبر سكنى الحفظة والاكرة اتفاقًا . وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا...... والقرية المتّصلة بالفناء دون الربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ط: سعيد)

التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط قديمي .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر،ط : رشيديه .

مسافر کی امامت

مقیم کی نماز مسافر کی امامت میں اور مسافر کی مقیم کی امامت میں جائز ہے۔(۱)
لیکن جب مسافر امام ہو تو نماز شروع کرنے پہلے مقتدیوں کو اطلاع دے دے کہ میں مسافر ہوں، دو رکعت پڑھوں گا تو آپ لوگ میرے سلام کے بعد کھڑے ہو کر بقیہ نماز پوری کر لینا، اور سلام پھیرنے کے بعد بھی اعلان کر دے کہ میں مسافر ہوں۔(۲)

---

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ و بعده لا وبعكسه صح فيهما . (البحر الرائق: (۱۴۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الهندية : (۸۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲ ، ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲ ، ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) وندب للإمام أي المسافر...... وفي شرح الإرشاد: ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه وإلّا فبعد سلامه أن يقول بعد التسليمتين في الأصح أتمّوا صلاتكم فإنّي مسافر لدفع توهم أنّه سها. وفي الشامية: (قوله: قبل شروعه) أي لاحتمال أن يكون معه من لايعرف حاله فيتكلم لاعتقاده فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام. (قوله: في الأصح) و قيل بعد التسليمة الأولىٰ، قال المقدسي: وينبغي ترجيحه في زماننا. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبي كبير : (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سلهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، =

مقیم حضرات اپنی بقیہ نماز پوری کرلیں، اور مقیم حضرات خود بقیہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرلیں، اور مقیم حضرات بقیہ دو رکعات اس طرح پڑھیں کہ کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ وغیرہ نہ پڑھیں بلکہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی مقدار وقت خاموش کھڑے رہیں اور رکوع میں چلے جائیں، اس طرح آخری رکعت میں بھی کریں۔(۱)

موجودہ دور میں لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے اس لئے مسافر امام امامت شروع کرنے سے پہلے خود مسافر ہونے کا اور مقیم حضرات بقیہ نماز کس طرح ادا

= ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۱ ، ۱۰۲) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

عن عمران بن حصين قال غزوت مع النبیﷺ و شهدت معه الفتح فأقام بمكّة ثماني عشرة ليلة لايصلي إلّا ركعتين يقول يا أهل البلد صلوا أربعًا فأنا سفر . رواه أبوداؤد . (مشكاة المصابيح : (ص: ۱۱۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

(۱) و فی الهداية: وإذا صلی المسافر بالمقيم ركعتين سلم وأتمّ المقيمون صلاتهم؛ لأنّ المقتدی التزم الموافقة فی الركعتين فينفرد فی الباقی كالمسبوق إلا أنّه لا يقرأ فی الأصح؛ لأنّه مقتد تحريمة لا فعلًا والفرض صار مؤدی فيتركها احتياطًا...... وفی الخانية: لاقراءة عليهم فيما يقضون ولا سهو عليهم ولايقتدی أحدهم بالأخر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الر د: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

ثم إذا سلم الإمام علی رأس الركعتين لايسلم المقيم ؛ لأنّه قد بقی عليه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولكنه يقوم ويتمّها أربعًا ...... ولا قراءة علی المقتدی فی بقية صلاته .
(بدائع : (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۷ ، ۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوی : (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۱/۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .

کریں گے بتادے تاکہ ان کی نماز فاسد نہ ہو۔

مسافر کی امامت افضل ہے یا مقیم کی

''مقیم کی امامت افضل ہے یا مسافر کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

مسافر کی بیوی پر کوئی قبضہ کرلے تو

''بیوی پر کوئی قبضہ کرلے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۸/۱)

مسافر کی تعریف

سفر شرعی کے لئے تین شرطیں ہیں:

۱۔سفر کی مسافت کم سے کم اڑتالیس میل (تقریبا سوا ستتر کلومیٹر) یا اس سے زیادہ ہو، چاہے یہ مسافت پیدل طے کرے یا ریل، گاڑی، ہوائی جہاز یا بحری جہاز سے، چاہے چند منٹ میں طے کرے یا چند گھنٹے یا دنوں میں تمام صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

---

(۱) من جاوز بیوت مصره مریدًا سیرًا وسطًا ثلاثة أیّام فی برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی ...... وأمّا التقدیر بثلاثة أیّام فهو ظاهر المذهب وهو الصحیح لإشارة قوله ﷺ: یمسح المقیم یومًا ولیلة والمسافر ثلاثة أیّام ولیالیها ...... وإذا کانت المسافة ثلاثة أیّام بالسیر المعتاد فسار إلیها علی البرید سیرا مسرعا أو علی الفرس جریا حثیثًا فوصل فی یومین قصر. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

▭ حاشیة الطحطاوی: (ص: ۴۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

▭ من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها من أقصر أیّام السنة، ولایشترط سفر کل یوم إلی اللیل بل إلی الزوال ولا اعتبار بالفراسخ علی المذهب بالسیر الوسط مع الاستراحات المعتادة حتی لو أسرع فوصل فی یومین قصر. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۲/۲، ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

▭ الهندیة: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

▭ حلبی کبیر: (ص: ۵۳۵) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

▭ التاتارخانیة: (۵/۲، ۶) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، =

۲۔سفر کی ابتداء ہی سے اتنی دور جانے کا قصد ہو، اگر سفر کے شروع میں دس بیس میل کے ارادہ سے گھر سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر پھر آگے جانے کی ضرورت پیش آگئی، اور یہاں سے تیس میل اور آگے چلا گیا، اور وہاں پہنچ کر پھر آگے جانے کی ضرورت پیش آئی، تو یہ شخص اس وقت تک شرعی مسافر نہیں ہوگا جب تک کہ ایک دفعہ اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) کا قصد نہ کرے، خواہ ساری عمر پھرتا رہے اور ساری دنیا میں پھر کر آئے۔(۱)

= نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الّذي يتعلق به قصر الصلاة ، ط: قديمي .

☐ بدائع : (۹۳/۱) فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا ، ط: سعيد .

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدّنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذٰلک الخ . (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☐ (قاصدًا) ولو كافرا و من طاف الدّنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) و في الشامية : (قوله قاصدًا) أشار به مع قوله خرج إلى أنّه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافرًا ...... وإنّما يشترط قصده لو كان مستقلًا برأيه فلو تابعًا لغيره فالاعتبار بنية المتبوع ...... وأشار إلى أنّ الخروج مع قصد السفر كاف وإن رجع قبل تمامه . (قوله بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلما بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان و هلم جرا . وعلى هٰذا قالوا أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ بدائع الصنائع: (۹۴/۲) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد.

☐ التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .

☐ البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ حلبي كبير : (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

۳۔سفر کا قصد کر کے اپنی جائے اقامت کی آبادی سے باہر نکل جائے ،صرف سفر کا ارادہ کرنے سے مسافر نہ ہوگا ، بلکہ اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی اس پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہوجائیں گے اگر اپنی بستی کے باغات یا ریلوے اسٹیشن آبادی کے اندر یا اس سے ملا ہوا ہے تو اسٹیشن پر وہ شرعی مسافر نہ ہوگا ، بلکہ اسٹیشن سے باہر نکل کر شرعی مسافر مانا جائے گا اور اگر اسٹیشن بستی سے باہر ہے جیسا کہ ائیر پورٹ عام طور پر بستی سے باہر ہوتے ہیں تو اس صورت میں اسٹیشن اور ہوائی اڈہ میں بھی مسافر ہوگا۔(۱)

اگر یہ تین شرائط ہیں تو شرعی مسافر ہوگا ورنہ نہیں۔

مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ،ان کی قبولیت میں

---

(۱) وفي حكم السفر من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويًا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافرًا فلايصير مسافرًا قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الّذى خرج منه...... وإن كانت (القرية) متّصلة بفنائه دون ربضه لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح. وأمّا فناء المصر فإن كان بينه و بينه أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة تعتبر مجاوزته أيضًا. (حلبی كبير: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع : (۹۴/۱) كتاب الصلاة ، فصل و أمّا بيان ما يصير به المقيم مسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب في صلاة المسافر ،ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دعا، اور دوسری مسافر کی دعا، اور تیسری مظلوم کی دعا۔(۱)

مسافر کی نماز فاسد ہونے کا حکم

اگر کوئی مسافر مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے دوبارہ نماز پڑھتے وقت اگر اکیلا نماز پڑھے گا یا کسی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے گا تو پوری چار رکعت پڑھے گا کیونکہ

---

(۱) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : ثلاث دعوات مستجابات لا شكّ فيهنّ دعوة المظلوم ، و دعوة المسافر ، و دعوة الوالد على ولده . (جامع الترمذي : (۱۲/۲) أبواب البرّ والصلة ، باب ماجاء في دعاء الوالدين ، ط: سعيد)

أبو داؤد : (۲۲۲/۱) كتاب الصلاة ، باب الدعاء بظهر الغيب ، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۸٦) باب أحكام الجنائز ، فصل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۷۵) كتاب الدعاء ، باب دعوة الوالد و دعوة المظلوم ، ط: قديمي.

مسند أحمد بن حنبل : (۲۵۸/۲) رقم الحديث : ۷۵۰۱ ، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، مسند المكثرين من الصحابة ، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة .

مسند الطيالسي : (۲۵۱/۴) رقم الحديث : ۲٦۳۹ ، أبو جعفر مااسند أبوهريرة ، ط: دار هجر للطباعة والنشر .

السنن البيهقي : (۳۴۵/۳) رقم الحديث : ٦٦۱۹ ، كتاب صلاة الاستسقاء ، باب استحباب الصيام للاستسقاء ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

المعجم الكبير للطبراني : (۹۷/۱۹) رقم الحديث : ۲۱۷ ، قطعة من المفقود .

شرح السنّة : (۱۹۵/۵) رقم الحديث : ۱۳۹۴ ، باب من تستجاب دعوته ، ط: المكتب الإسلامي ، دمشق بيروت .

شعب الإيمان : (۲۱۴/۵) رقم الحديث : ۳۳۲۳ ، فضائل الصوم ، ط: مكتبة الرشد بالرياض .

صحيح ابن حبان : (۴۱٦/٦) رقم : ۲٦۹۹ ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت .

مقیم امام کی اقتداء کرنے کی صورت میں چار رکعت لازم ہوں گی۔ (۱)

مسافر کے طلاق دینے کی خبر چند ماہ بعد ملی

''طلاق کی خبر بعد میں ملی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۹۲)

مسافر کے لئے بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا ضروری ہے

''بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۷)

مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت

کسی کی موت پر گھر کے افراد رنج وغم میں مبتلا ہوتے ہیں، ایسے موقع پر انسانی اخوت اور ہمدردی کا تقاضہ ہے کہ ان کے پاس پہنچ کر ان کے غم میں شریک ہوا جائے، تسلی، صبر واستقامت کے کلمات کہے جائیں لیکن تین دن کے بعد تعزیت کرنا مسنون نہیں بلکہ مکروہ ہے، مگر جو شخص سفر کی حالت میں ہو، اور تین دن کے بعد واپس آیا، یا کسی کو بعد میں

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وسلم على رأس الركعتين أو أفسدها بالكام و نحوه فإنّه لايجب عليه قضاء أربع ركعات وإنّما وجب عليه قضاء ركعتين ؛ لأنّ الأربع وجب عليه بحق المتابعة وقد فاتت لكن إذا أراد أن يقضي يصلي صلاة المسافرين ولو ولم يسلم ولم يتكلّم ولكن خرج الوقت لاتفسد صلاته . (خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبه الحبيبية كوئٹه)

وإن اقتدى مسافر بمقيم أتمّ أربعًا وإن أفسده يصلي ركعتين بخلاف ما لو اقتدى به بنية النفل ثمّ أفسده حيث يلزم الأربع . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام في صلاة المسافر ،ط : سعيد.

التاتارخانية : (۲/۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

خبر ملی تو اس کے لئے تعزیت کے لئے حاضر ہونا اس وقت بھی مسنون رہے گا۔(۱)

مسافر کے ماتحت کون کون ہوں گے

ہر وہ شخص جس پر کسی دوسرے کی اطاعت وفرماں برداری واجب اور ضروری ہے تو وہ شرعی طور پر اس کا تابع اور ماتحت ہوتا ہے، مثلاً بیوی شوہر کی، قیدی گرفتار کرنے والے کا، فوج اپنے کمانڈر کی، مقروض قرض خواہ کا بشرطیکہ قرض کی ادائیگی پر قدرت نہ ہو، اور ماہانہ تنخواہ دار ملازم مالک کا محکوم اور ماتحت ہوتا ہے اسی طرح وہ شاگرد جس کے اخراجات اس کا استاذ برداشت کرتا ہو، یا وہ بالغ لڑکا جو اپنے والد کا خادم اور ہم سفر ہو وہ بھی ماتحت کے حکم میں ہے، یعنی سفر واقامت کے سلسلہ میں جو نیت حاکم (متبوع) کی ہوگی محکوم (تابع) کو اسی کی نیت کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا، ان کی اپنی نیت لغو اور بے کار ہوگی۔(۲)

(۱) وبتعزية أهله وترغيبهم في الصبر وباتخاذ طعام لهم وبالجلوس لها في غير مسجد ثلاثة أيّام و أولها أفضل. وتكره بعدها إلا لغائب. وفي الرد: (قوله إلّا لغائب) أي إلّا أن يكون المعزى أو المعزى غائبا فلا بأس بها جوهرة. قلت الظاهر أن الحاضر الّذي لم يعلم بمنزلة الغائب كما صرح به الشافعية. (الدر مع الرد: (۲/۲۳۹ ـ ۲۴۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱٦۷) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان آخر ، وممّا يتّصل بذلك مسائل ، ط: رشيديه .

الجوهرة النيرة: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، قبيل باب الشهيد ، ط: قديمي .

(۲) (والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لا التابع كامرأة) وفاها مهرها المعجل (و عبد) غير مكاتب (و جندي) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (وأجير) و أسير و غريم و تلميذ (مع زوج و مولى و أمير و مستاجر) . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

كل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته إلى السفر كذا في محيط السرخسي ...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستاجره والجندي مع أميره فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية كذا في المحيط . (الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

مسافر مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

اگر مسافر کو مقیم امام کے پیچھے نماز شروع سے نہیں ملی تو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوکر بقیہ نماز پوری چار رکعت کے حساب سے پڑھے کیونکہ مقیم امام کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری چار رکعات پڑھنا فرض ہوگیا ہے، مثلاً مسافر مقیم امام کے پیچھے تیسری رکعت میں شامل ہوا تو مسافر امام کے ساتھ آخری دو رکعت پڑھ کر سلام نہ پھیرے بلکہ دو رکعت اور پڑھے یعنی کل چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرے۔(۱)

= البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، جنس آخر في صلاة العبد .

التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ط، : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر، ط : سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ولا مسافر بمقيم بعد الوقت فيما يتغير بالسفر كالظهر ...... بل إن أحرم في الوقت فخرج صحّ وأتمّ تبعًا لإمامه الخ . وفي الشامية : (قوله : بل إن أحرم) أي المسافر المقتدي بالمقيم ، وعبر بأحرم بدل اقتدى لينبه على أن مجرد إدراك التحريمة في الوقت كاف في صحة الاقتداء ولزوم الإتمام فافهم . (الدر مع الرد : (۵۸۱/۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

وأمّا اقتداء المسافر بالمقيم فيصحّ في الوقت ويتمّ لا بعده الخ . وفي الشامية: (قوله: فيصحّ في الوقت و يتمّ) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت الخ. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(قوله : وبعده لا) ..... وقيد بكون الاقتداء بعد خروج الوقت لأنّه لو اقتدى به في الوقت ثم خرج الوقت قبل الفراغ من الصلاة لاتبطل صلاته ولايبطل اقتداؤه به ؛ لأنّه لما صح اقتداؤه به وصار تبعا له صار حكمه حكم المقيمين وإنّما يتأكّد وجوب الركعتين بخروج الوقت في حق المسافر ولو نام خلف الإمام حتى خرج الوقت ثم انتبه أتمّها أربعًا . (البحر الرائق : (۱۳۴/۲ ، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط:سعيد) =

مسافر مسبوق نے اپنی فوت شدہ رکعت میں اقامت کی نیت کی

مسافر نے مسافر امام کی اقتداء کی جب کہ وہ مسبوق ہے، جب اس نے امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعت پڑھنا شروع کی تو اس دوران اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اس کی یہ نیت معتبر ہوگی، اور اب اس پر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مسافر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

''مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۱۰)

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور امام نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آ گیا کہ امام مسافر ہے، مقیم نہیں ہے اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ بھی نہیں ہے، تو مسافر مقتدی دو رکعت پر سلام پھیر کر مطمئن ہو جائے کہ نماز ہوگئی، اور اگر امام کے متعلق غلطی

= بدائع: (۱/ ۱۰۱) کتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲/ ۲۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، قبیل نوع فی المتفرقات، ط: قدیمی.

(۱) ولو أنّ مسافرا دخل مصرا أو افتتح الصلاة ونوى الإقامة فی خلال الصلاة وهو فی وقت تلك الصلاة فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع سواء نوى الإقامة فی أوّل الصلاة أو وسطها أو آخرها وفی اللتجريد: سواء كا منفردا أو مقتديًا أو مدركا أو مسبوقًا. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۲۰۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

الهندية: (۱/ ۱۴۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۲۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۹) کتاب الصلاة، فصل، وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کر کے تحقیق کرنی چاہئے کہ امام مسافر ہے یا مقیم، مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہوگئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی ہے وہ صحیح نہیں ہوئی۔ اور اگر امام مسافر ہے یا مقیم اس کی تحقیق نہیں کی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۱)

(۱) وإن صلى المسافر بالمقيم ركعتين يسلم، ويستحب له أن يقول: "أتموا صلاتكم فإنا قوم سفر". وفي السغناقي : فإن قلت هٰذه الرواية مخالفة لما ذكر قاضيخان و غيره حيث قال : إذا اقتدى بإمام لايدرى أنه مقيم أو مسافر قالوا : لايصح اقتداؤه لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة ، ورواية الكتاب تدلّ على أنّه يصحّ الاقتدا بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم ! قلت : تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة والحال أنّه ليس بمقيم و سلّم على رأس الركعتين وتفرقوا على ذٰلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام ، وأمّا إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزا وإن لم يعلموا بحاله وقت الاقتداء به فإن أخبرهم قبل الشروع بأنّي مسافر فسلّم على رأس الركعتين فقام جازت صلاتهم ويتمون ما بقي من صلاتهم. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/ ۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني و العشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

(وندب للإمام) هٰذا يخالف الخانية وغيرها أن العلم بحال الإمام شرط لكن في حاشية الهداية للهندي الشرط العلم بحاله في الجملة لا في حال الابتداء وفي شرح الإرشاد ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه وإلا فبعد سلامه (أن يقول) بعد التسليمتين في الأصح . (أتمّوا صلاتكم فإنّي مسافر) لدفع التوهّم أنّه سها . وتحته في الشامية : (قوله أن العلم) ...... ثمّ وجه المخالفة أنّه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحالا الإمام من كونه مسافرا أو مقيما لايكون لقول الإمام أتمّوا صلاتكم فائدة ؛ لأنّ المتبادر أنّ الشرط لا بد من وجوده في الاقتداء واتفاقهم على استحباب قول الإمام ذٰلك لرفع التوهّم ينافي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله لكن الخ) أورد ذٰلك سوالا في النهاية والسراج والتاتارخانية ثم أجابوا بما يرجع إلى ذٰلك الجواب . وحاصله : تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لايلزم كونه في الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الاخبار مندوبا و حينئذٍ فلا مخالفة فافهم ، وإنّما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به ومايحصل به ذٰلك فهو واجب على الإمام ؛ لأنّه لم يتعين ، فإنّه ينبغي أن يتمّوا ثم يسألونه كما في البحر أو لأنّه إذا سلم على الركعتين فالظاهر من حاله أنّه مسافر حملا له على الصلاح ، فيكون ذٰلك مندوبا لا واجبا ؛ لأنّه زيادة إعلام كما في العناية . أقول : لكن حمل حاله على الصلاح ينافي اشتراط العلم ، نعم ذكر في البحر عن المبسوط والقنية ماحاصله : أنّه إذا صلى في مصر أو قرية ركعتين ، وهم لايدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين؛ =

مسافر، مقیم امام کے پیچھے قضا نماز میں اقتداء کیوں نہیں کر سکتا؟

مسافر کی نماز میں وقت کے اندر تبدیلی کی صلاحیت موجود ہے، مثلاً اقامت کی نیت کر لے تو چار رکعت والی فرض نماز دو کے بجائے چار پڑھے گا، اسی طرح مقیم امام کی اقتداء کر لے تو امام کی اتباع میں چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

لیکن وقت ختم ہو جانے پر چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت ہی متعین ہو جاتی ہیں اس

= لأنّ الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبيّن خلافه ، أمّا إذا صلى خارج المصر لاتفسد و يجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ . والحاصل أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع الإقامة وإلا فلا . (قوله قبل شروعه) أي لاحتمال أن يكون معه من لايعرف حاله فيتكلّم لاعتقاده فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام . (قوله في الأصح) وقيل بعد التسليمة الأولىٰ ، قال المقدسي وينبغي ترجيحه في زماننا. (الدر مع الرد : (۱۲۹/۲ ، ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۸) باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

المبسوط للسرخسي : (۱۶۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: ط: رشيديه .

(۱) ولو اقتدىٰ مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ ؛ لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتّصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله...... ثمّ في اقتداء المسافر بالمقيم إذا لم يجلس الإمام قدر التشهد في الركعتين عامدا أو ساهيًا و تابعه المسافر فقد قيل تفسد صلاة المسافر و قيل لاتفسد كذا في السراج الوهاج والفتوىٰ على عدم الفساد؛ لأنّ صلاته صارت أربعًا بالتبعية الخ. (البحر الرائق: (۱۴۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

التاتارخانية : ۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع : (۹۹/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

کے بعد تبدیلی کی صلاحیت باقی نہیں رہتی، اس لئے مقیم ہونے کے بعد دو رکعت ہی قضا کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے مسافر وقت گزرنے کے بعد قضا نماز میں مقیم امام کی اقتدا نہیں کرسکتا کیونکہ امام پر دو رکعت پر قعدہ اولی واجب ہے، اور مسافر مقتدی کا دو رکعت پر قعدہ اولی فرض ہے اور فرض پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے۔(۱)

مسافر، مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ مسافر پر بھی مقیم امام کی اتباع کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہو جاتی ہیں اور قعدہ اولی اس پر فرض نہیں رہتا۔(۲)

---

(۱) (قوله و بعده لا) أی بعد خروجه الوقت لايصحّ اقتداء المسافر بالمقيم ؛ لأنّ فرضه لا يتغير بعد الوقت لانقضاء السبب كما لايتغير بنية الإقامة فيكون اقتداء المفترض بالمتنفل فی حق القعدة ...... وتوضيحه أنّ المسافر إذا اقتدى بالمقيم أوّل صلاة فإن القعدة تصير فرضًا فی حق المأموم و غير فرض فی حق الإمام وهو المراد بالنفل فی عبارتهم ؛ لأنّه ما قابل الفرض فيدخل فيه الواجب فإن القعدة الأولیٰ واجبة و قيد فی السراج الوهاج عدم صحة الاقتداء بعد الوقت بقيدين الأول أن تكون فائتة فی حق الإمام والمأموم ، الثانی أن تكون الصلاة رباعية ...... وإنّما يتأكّد وجوب الركعتين بخروج الوقت فی حق المسافر . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، قبيل نوع آخر فی بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .

حلبی كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر ،ط : ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع : (۱/۹۹) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيمًا ، ط: سعيد .

(۲) (ولو اقتدى مسافر فی الوقت صح وأتمّ) لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۱/۵۸۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، وهكذا فيه فی باب صلاة المسافر : (۲/۱۳۰) ط: سعيد .=

امام مقیم ہو تو مقتدی مسافر بھی اس کی اقتداء میں پوری چار رکعت پڑھے گا اور پوری چار رکعت ہی کی نیت کرے گا۔

مسافر کو قصر کرنے کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا ہو یعنی تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(۱)

مسافر، مقیم بن گیا

اگر کوئی مسافر تین دن تین رات سے پہلے مقیم ہو جائے تو اس کو مقیم ہی کی مدت تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہوگی، مثلاً ایک مسافر نے فجر کے وقت وضو میں اپنے پیروں کو دھو کر یا وضو کر کے موزے پہنے، اور پھر اسی دن سورج غروب ہونے کے وقت

= حلبی کبیر : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاۃ المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲/۲۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، قبيل نوع آخر في المتفرقات ، ط: قديمي .

الهندية : (۱/۸۵) کتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره ، ط: رشيديه .

(۱) والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إمامًا أو مقتديا بالمسافر ، أمّا إذا اقتدى المسافر بالمقيم أتمّها متابعة له . (التاتارخانية : (۲/۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه ، ط: قديمي)

الهندية : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع : (۱/۹۱ ، ۹۲) کتاب الصلاة ، فصل وأمّا الكلام في صلاة المسافر ،ط : سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۰) کتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاۃ المسافر ،ط : سهیل اکیڈمی لاهور .

اپنے گھر پہنچ گیا تو اب اس کو صرف ایک رات اور مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

مسافر، مقیم کب ہوگا

مسافر جب سفر سے واپسی میں اپنے وطن کی حدود میں داخل ہو، یا حدود سے اختیاری یا غیر اختیاری طور پر گزرنا ہو یا کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہو جائے تو ان صورتوں میں مسافر مقیم ہو جائے گا۔(۲)

(۱) والمسافر إذا أقام بعد مااستكمل مدة الإقامة ينزع خفيه ويغسل رجليه وإن أقام قبل استكمال مدة الإقامة يتمّ مدتها . (الهندية : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

☜ الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

☜ خلاصة الفتاوی : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☜ بدائع : (۱/۹) كتاب الطهارة ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية: (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، نوع آخر في بيان مقدار مدّة المسح ، ط: قديمي.

☜ حلبي كبير : (ص: ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة في موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر أطلق في دخول مصره فشمل ماإذا نوى الإقامة به أو لا. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ حتى يدخل في موضع مقامه إن سار مدّة السفر ...... أو ينوي ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا إقامة نصف شهر بموضع واحد صالح لها . وفي الشامية : (قوله : حتى يدخل موضع مقامه) أي الّذي فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة ؛ لأنّ مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى نية و دخل في موضع المقام ما ألحق به كاالربض . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة السمافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .=

اسی طرح شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا اورسواستتر کلومیٹر جانے سے پہلے واپسی کا ارادہ ہو گیا تو مسافرت باقی نہیں رہے گی۔(۱)

مسافر، مقیم ہو جائے تو روزہ کا کیا کرے

رمضان کے مہینہ میں مسافر سفر سے دن میں وطن واپس آیا یا کسی مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی، لیکن اس نے رات میں روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی، اور دن میں بھی روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی، اور اب تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہے، تو اگر

= خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۱۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

(۱) حتى يدخل موضع مقامه إن سار مدّة السفر وإلا فيتمّ بمجرّد نية العود لعدم استحكام السفر. وفي الشامية: (قوله: إن سار الخ) قيد لقوله حتى يدخل أي إنما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام. (قوله: وإلا فيتمّ الخ) أي ولو في المفازة و قياسه أن لايحل فطره في رمضان ولو بينه و بين بلده يومان ولأنه يقبل النقض قبل استحكامه إذ لم يتمّ علة فكانت الإقامة نقضا للسفر العارض ...... فإذا عزم على ترك السفر قبل تمامه بطل بقاؤها علة لقبولها النقض قبل الاستحكام. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۱۷) كتاب الصلاة الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخرفي بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

خلاصه الفتاوی: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

بدائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

یہ صورت زوال شرعی سے پہلے پیش آئی تو اس کو روزہ کی نیت کرلینی چاہیے۔(۱)

اور اگر یہ صورت زوال شرعی کے بعد پیش آئی تو چونکہ نیت کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے اسلئے روزہ تو نہیں ہوسکتا۔(۲)

---

(۱) (ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم و نوى الصلاة فى وقته صح) . إن نوى قبل انتصاف النهار ؛ لأن السفر لاينافى أهلية الوجوب ولا صحة الشروع . (البحر الرائق : (۲/ ۲۸۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

المسافر إذا نوى قبل الزوال وقد قدم مصره أو لم يقدم ولم يكن أكل ناسيًا فإنّ صومه يقع عن الفرض . (التاتارخانية : (۲ / ۲۷۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فى النية ، ط: قديمى)

جاز صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية ذلك اليوم أو بنية مطلق الصوم أو بنية النفل من الليل إلى ماقبل نصف النّهار وهو المذكور فى الجامع الصغير وذكر القدورى مابينه و بين الزوال والصحيح الأوّل ولا فرق بينه المسافر و المقيم والصحيح والسقيم كذا فى التبيين . (الهندية : (۱/ ۱۹۵ ، ۱۹٦) كتاب الصوم ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۲۹ ، ۵۳۰) كتاب الصوم ، فصل فيما يشترط تبييت النية ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع : (۲/ ۸۳ ـ ۸۵) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

وإنّما تجوز النية قبل الزوال إذا لم يوجد قبل ذلك بعد طلوع الفجر ماينافى الصوم . (الهندية : (۱/ ۱۹٦) كتاب الصوم ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۲۵۹ ، ۲٦۰ ، كتاب الصوم ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۳۷۷) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

ولو نوى المسافر والمجنون والمريض قبل الزوال صح عن الفرض . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۰۸) كتاب الصوم ، مطلب فى جواز الإفطار بالتحرى ، ط: سعيد .

(۲) فيصح أداء صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل فلاتصحّ قبل الغروب ولا عنده إلى الضحوة الكبرىٰ لابعدها ولاعندها اعتبارا لأكثر اليوم . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۳۷۷) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱۹٦) كتاب الصوم ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۳۱) كتاب الصوم ، فصل فيما لايشترط تبييت النية ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۲/ ۸۵) كتاب الصوم ، فصل وأمّا شرائطها ، ط: سعيد .

لیکن سورج غروب ہونے تک کھانے پینے کی بھی اجازت نہیں ہوگی، رمضان کے احترام کے لئے کھانے پینے سے باز رہنا لازم ہوگا۔(۱) اور بعد میں قضا لازم ہوگی۔(۲)

(۱) كل من كان له عذر في صوم رمضان في أوّل النّهار مانع من الوجوب أو مبيح للفطر ثمّ زال عذره و صار بحال لو كان على أوّل النّهار لوجب عليه الصوم كالصبي إذا بلغ في بعض النّهار وأسلم الكافر وأفاق المجنون و طهرت الحائض و قدم المسافر مع قيام الأهلية تجب عليه الإمساك بقية اليوم وكذا من وجب عليه الصوم في أوّل النّهار لوجود سبب الوجود والأهلية ثم تعذر عليه المضي فيه بأن أفطر متعمّدًا ...... فإنّه يجب عليه الإمساك في بقية اليوم تشبّهًا بالصائمين كذا في البدائع في فصل حكم الصوم الموقت. (الهندية: (۱/۲۱۴) كتاب الصوم، المتفرقات، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق: (۲/۲۸۸، ۲۸۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا أحكام الصوم الموقت، ط: سعيد.

☜ رد المحتار على الدر: (۲/۴۰۸) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ط: سعيد.

☜ فتاوى خانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب الصوم، فصل في من يجب عليه التشبه ومن لايجب، ط: رشيديه.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ زمان رمضان وقت شريف فيجب تعظيم هذا الوقت بالقدر الممكن. (بدائع (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل في حكم الصوم الموقت، ط: سعيد)

☜ فإنه يجب عليه الإمساك لأنه وجب قضاء لحق الوقت لأنه وقت معظم. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

(۲) كمسافر أقام و حائض و نفساء طهرتا و مجنون أفاق و مريض صح و صبي بلغ و كافر أسلم و كلهم يقضون مافاتهم الا الأخيرين. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۰۸) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصّوم الموقت، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل يجب الإمساك أي تشبها لقضاء حق الوقت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ الهندية: (۱/۲۰۷، ۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

اسی طرح اگر زوال سے پہلے مقیم ہوا اور صبح صادق کے بعد کچھ کھا پی لیا ہے اس صورت میں بھی روزہ کی نیت کرنا درست نہیں ہوگا اور سورج غروب ہونے تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی اور بعد میں قضا لازم ہوگی۔(۱)

مسافر مہمان کے حقوق

''مہمان کے حقوق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۶/۲)

مسافر نے اقامت کی نیت بدل لی

''قیام کی نیت تھی پھر بدل گئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۷۹/۲)

مسافر نے امام کو مقیم سمجھا

مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر اقتدا کی، سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مقتدی مسافر امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) وإذا وجد قبله ما ينافي من الأكل والشرب والجماع عامدا أو ناسيا فلاتجوز النيّة بعد ذلك. (الهندية : (۱۹۶/۱) كتاب الصوم، الباب الأوّل، ط : رشيديه)

حاشية الطحطاوي : (ص : ۵۳۰) كتاب الصوم، فصل فيما لايشترط تبييت النية الخ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد : (۴۰۸/۲) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، ط: سعيد.

بدائع : (۸۵/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا شرائطها فنوعان، ط: سعيد.

وانظر أيضًا الحاشية السابقة، رقم : ۱، في صفحة رقم : ۱۲۶.

(۲) إذا اقتدى بإمام لايدرى أنّه مقيم أو مسافر قالوا : لايصحّ اقتداؤه لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة، ورواية الكتاب تدلّ على أنّه يصح الاقتداء بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم. قلت : تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة، والحال أنّه ليس بمقيم و سلّم على رأس الركعتين وتفرّقوا على ذلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام، وأمّا إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزًا وإن لم يعلموا بحال وقت الاقتداء به. فإن أخبرهم قبل الشروع بأني مسافر فسلم على رأس الركعتين فقام جازت =

مسافر نے امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی، اور چار رکعت کی نیت کر لی تو ایسی صورت میں وہ امام کے ساتھ ہی دو رکعت پر سلام پھیر دے کیونکہ رکعات تعداد کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۱)

مسافر نے بے وضو نماز پڑھ لی

اگر مسافر نے سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز قصر کے ساتھ ادا کی سفر میں وقت نکلنے کے بعد معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑھی تھی تو اب وہ قصر کرے یعنی دو رکعت فرض ادا کرے۔ (۲)

مسافر نے پوری نماز پڑھنے کی منت مانی

اگر مسافر نے سفر کے دوران پوری نماز پڑھنے کی منت مانی ہے تو اس منت کا اعتبار نہیں ہے، اور یہ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے گناہ ہے، اس لئے ایسا مسافر قصر

= صلاتهم الخ . (الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/ ۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

شامي : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۱) ولابدّ من التعيين عند النيّة ...... لفرد أنّه ظهر أو عصر ...... و واجب أنّه وتر و نذر ...... دون تعيين عدد ركعاته لحصولها ضمنًا فلايضرّ الخطأ في عددها . (الدر مع الرد : (۱/ ۴۱۸ ، ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۲۱۸) فصل في النيّة ، ط: نعمانيه .

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۲) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد .

(۲) والقضاء يحكى أى يشابه الأداء سفرًا وحضرًا ؛ لأنّه بعد ماتقرر لايتغير ...... (قوله : سفرًا و حضرًا) أى فلو فاتته صلاة السفر و قضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۲۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمى .

حلبى كبير : (ص: ۴۶۶ ، ۴۶۷) فصل : في صلاة المسافر ، البحث الثالث : اعتبار حال الصلاة ، ط: نعمانيه .

کرے گا پوری چار رکعات نہیں پڑھے گا۔(۱)

(۱) وعن عائشة رضی الله عنها زوج النبیّ ﷺ أنّ النبیّ ﷺ قال : من نذر أن یطیع الله فلیطعه فمن نذر أن یعصیه فلایعصه . قال محمدٌ وبهٰذا نأخذ من نذر نذرًا فی معصیة ولم یسم فلیطع ولیکفر عن یمینه وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ ...... وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرًا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل . قال محمد رحمه اللّٰه : وبهٰذا نأخذ وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . (مؤطا الإمام محمد رحمه اللّٰه : (۳۲۷ ، ۳۲۸) کتاب الأیمان والنذر ، باب من حلف أو نذر فی معصیة ، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد : (۲/۱۱۰ ، ۱۱۱) کتاب الأیمان والنذر ، باب النذر فی المعصیة و باب من رأی علیه کفارة إذا کان فی معصیة ، ط: مکتبة حقانیه ملتان .

جامع الترمذیْ: (۱/۲۷۹) أبواب النذور والأیمان، باب ما جاء عن رسول اللّٰه ﷺ أن لانذر فی معصیة، ط: سعید.

صحیح البخاری: (۲/۹۹۱) کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فیما لایملک و فی معصیة، ط: قدیمی .

الصحیح لمسلم : (۲/۴۵ ، ۴۷ ، ۴۸) کتاب الأیمان والنذور ، ط: قدیمی .

مشکوة المصابیح : (۲/۲۹۷ ، ۲۹۸) باب فی النذور ، ط: قدیمی .

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۵۴) أبواب الکفارات ، باب النذر فی المعصیة ، ط: قدیمی .

مؤطا الإمام مالک : (ص: ۴۸۵) کتاب النذور ، مالایجوز من النذور وفی معصیة ، ط میر محمد کتب خانه .

و فی البحر: شرائطه خمس فزاد: (أن لایکون معصیة لذاته فصحّ نذر صوم یوم النحر لأنّه لغیره الخ. وتحته فی الشامیة: (قوله: أن لایکون معصیة لذاته) قال فی الفتح: وأمّا کون المنذور معصیة یمنع انعقاد النذر فیجب أن یکون معناه إذا کان حراما لعینه أو لیس فیه جهة قربة، فإن المذهب أن نذر صوم یوم العید ینعقد، ویجب الوفاء بصوم یوم غیره ولو صامه خرج عن العهدة. ثمّ قال بعد ذٰلک قال الطحاوی: إذا أضاف النذر إلی المعاصی کـ "للّٰه علیّ أن أقتل فلانا" کان یمینا ولزمته الکفارة بالحنث اهـ. قلت وحاصله أن الشرط کونه عبادة فیعلم منه أنه لو کان معصیة لم یصح فهٰذا لیس شرطا خارجا عما مر لکن صرح به مستقلا لبیان أن ما کان فیه جهة العبادة یصح النذر به لما مر من أنّه یلزم الوفاء بالنذر من حیث هو قربة لا بکل وصف التزمه به فصحّ التزام الصوم من حیث هو صوم مع الفساد کونه فی یوم العید. (الدر المختار مع الرد: (۳/۷۳۶) کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، ط: سعید)

وفیه أیضًا : (ومن حلف علی معصیة کعدم الکلام مع أبویه أو قتل فلان وجب الحنث والتکفیر) لأنّه أهون الأمرین . (الدر مع الرد : (۳/۷۲۸) کتاب الأیمان ، قبیل مطلب استعملوا لفظ ینبغی بمعنی وجب ، ط: سعید) =

مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی قسم کھائی تو کیا کرے

کسی بھی گناہ کا کام کرنے کی قسم کھانا اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے، اور سفر میں قصر نہ کرنے کی قسم کھانا بھی گناہ ہے، لہذا اگر کسی مسافر نے اکیلے چار رکعت فرض پڑھنے کی قسم کھائی ہے تو اکیلے میں چار رکعت فرض پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ قصر کرنا لازم ہوگا، اور قسم کا کفارہ بھی ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

= البحر الرائق : (۴/ ۲۹۱ ، ۲۹۲) كتاب الأيمان ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۴/ ۲۸۹) كتاب الأيمان ، الفصل الأوّل في بيان ركن اليمين وحكمها و شرط انعقادها ومحلها ، ط: قديمي .

(۱) وعن عائشة رضي الله عنها زوج النبيّ ﷺ أنّ النبيّ ﷺ قال : من نذر أن يطيع الله فليطعه فمن نذر أن يعصيه فلايعصه . قال محمدٌ وبهٰذا نأخذ من نذر نذرًا في معصية ولم يسم فليطع وليكفر عن يمينه وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ ...... وعن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال : من حلف على يمين فرأى غيرها خيرًا منها فليكفر عن يمينه وليفعل . قال محمد رحمه الله : وبهٰذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ . (مؤطا الإمام محمد رحمه الله : (۳۲۷ ، ۳۲۸) كتاب الأيمان والنذر ، باب من حلف أو نذر في معصية ، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد : (۲/ ۱۱۰ ، ۱۱۱) كتاب الأيمان والنذر ، باب النذر في المعصية و باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية ، ط: مكتبة حقانيه ملتان .

جامع الترمذي : (۱/ ۲۷۹) أبواب النذور والأيمان ، باب ما جاء عن رسول الله ﷺ أن لانذر في معصية ، ط: سعيد .

صحيح البخاري : (۲/ ۹۹۱) كتاب الأيمان والنذور ، باب النذر فيما لايملك و في معصية ، ط: قديمي .

الصحيح لمسلم : (۲/ ۴۵ ، ۴۷ ، ۴۸) كتاب الأيمان والنذور ، ط: قديمي .

مشكوة المصابيح : (۲/ ۲۹۷ ، ۲۹۸) باب في النذور ، ط: قديمي .

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۵۴) أبواب الكفارات ، باب النذر في المعصية ، ط: قديمي .

مؤطا الإمام مالك : (ص: ۴۸۵) كتاب النذور ، مالايجوز من النذور وفي معصية ، ط: مير محمد كتب خانه .

و في البحر : شرائطه خمس فزاد : (أن لايكون معصية لذاته فصحّ نذر صوم يوم النحر لأنّه لغيره الخ . وتحته في الشامية : (قوله : أن لايكون معصية لذاته) قال في الفتح: =

اور اگر چار رکعت پڑھ لی تو کفارہ تو واجب نہیں ہوگا لیکن قصر نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا، توبہ استغفار کرنا ہوگا۔(۱)

= وأمّا كون المنذور معصية يمنع انعقاد النذر فيجب أن يكون معناه إذا كان حراما لعينه أو ليس فيه جهة قربة، فإن المذهب أن نذر صوم يوم العيد ينعقد ، ويجب الوفاء بصوم يوم غيره ولو صامه خرج عن العهدة . ثمّ قال بعد ذٰلك قال الطحاوی : إذا أضاف النذر إلى المعاصی كـ " لله علیّ أن أقتل فلانا " كان يمينا ولزمته الكفارة بالحنث اهـ . قلت وحاصله أن الشرط كونه عبادة فيعلم منه أنه لو كان معصية لم يصح فهٰذا ليس شرطا خارجا عما مر لكن صرح به مستقلا لبيان أن ما كان فيه جهة العبادة يصح النذر به لما مر من أنّه يلزم الوفاء بالنذر من حيث هو قربة لا بكل وصف التزمه به فصحّ التزام الصوم من حيث هو صوم مع الفساد كونه فی يوم العيد . (الدر المختار مع الرد : (۳/۷۳۶) كتاب الأيمان ، مطلب فی أحكام النذر ، ط : سعيد)

وفيه أيضًا : (ومن حلف على معصية كعدم الكلام مع أبويه أو قتل فلان وجب الحنث والتكفير) لأنّه أهون الأمرين . (الدر مع الرد : (۳/۷۲۸) كتاب الأيمان ، قبيل مطلب استعملوا لفظ ينبغی بمعنی وجب ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۴/۲۹۱ ، ۲۹۲) كتاب الأيمان ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۴/۲۸۹) كتاب الأيمان ، الفصل الأوّل فی بيان ركن اليمين وحكمها و شرط انعقادها ومحلها ، ط: قديمی .

(۱) (صلی الفرض الرباعی ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس رضی اللّٰه عنهما : إن اللّٰه فرض علی لسان نبيّكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين . ولذا عدل المصنفؒ عن قولهم قصر ؛ لأن الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة فی حقه بل إساءة . وتحته فی الشامية : (قوله وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتی روی عن أبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ أنه قال : من أتمّ الصلاة فقد أساء و خالف السنّة . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبی كبير : (ص: ۵۳۸) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۹۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام فی صلاة المسافر ،ط : سعيد .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۵) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: نوع فی معرفة فرض المسافر ،ط : قديمی .

اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ صبح شام دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے جن کو صبح کھانا کھلایا گیا شام کو بھی کھلایا جائے یا ایک آدمی کو دس دن تک صبح شام دو وقت کا کھانا کھلایا جائے یا دس مسکینوں کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جائے اور اگر کھانا کھلانے اور کپڑے دینے کی استطاعت نہیں ہے تو قسم کے کفارہ کی نیت سے مسلسل تین روزے رکھے۔(۱)

مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی منت مانی

''قصر نہ کرنے کی منت مانی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۸/۲)

مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا

ایک شخص سفر میں گیا، دوسرا سفر سے واپس آیا، اور عورت کو خبر دی کہ تیرا شوہر فلاں تاریخ کو فوت ہو گیا، اس خبر پر عورت عدت میں بیٹھ گئی، اب اگر وہ عدت ختم ہونے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، بشرطیکہ مسافر کی بات پر کامل یقین ہو، پھر اگر اس کے بعد دوسرا شخص آیا اور اس نے بتایا کہ تیرا شوہر تو زندہ ہے تو جب تک گواہوں کی گواہی سے سابقہ شوہر کا زندہ ہونا ثابت نہ ہو جائے تب تک دوسرے شوہر کے ساتھ رہنا

---

(۱) لايؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يواخذكم بما عقدتم الأيمان فكفارته إطعام عشرة مسكين من أوسط ماتطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام ذلك كفارة أيمانكم إذا حلفتم . الآية : (سورة المائدة : ۵ ، رقم الآية : ۸۹)

☜ وكفارته تحرير رقبة أو إطعام عشرة مساكين كهما في الظهار أو كسوتهم بما يستر عامة البدن وإن عجز عن أحدهما صام ثلاثة أيّام متتابعة . (البحر الرائق : (۲۸۹/۴ ، ۲۹۰) كتاب الأيمان ، ط: سعيد)

☜ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷/۲) كتاب الأيمان، فصل في الكفارة، ط : رشيديه.

☜ الهندية : (۶۱/۲ ، ۶۲ ، ۶۳) كتاب الأيمان ، الفصل الثاني في الكفارة ، ط: رشيديه .

☜ التاتارخانية: (۴۲/۵) كتاب الأيمان، الفصل السابع والعشرون في كفارة اليمين، ط: قديمي.

☜ الدر مع الرد: (۷۲۵/۳، ۷۲۶، ۷۲۷) كتاب الأيمان، مطلب في كفارة اليمين، ط: سعيد.

☜ الفتاوىٰ السراجية : (ص: ۵۸) باب كفارة اليمين ، ط : سعيد .

جائز ہوگا۔(۱)

مسافر نے روزہ رکھ کر توڑ دیا

مسافر کا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا، اسی حالت میں اس نے اقامت کی نیت کر لی اور پھر روزہ رکھ لیا، لیکن اس کے بعد روزہ توڑ بھی دیا تو اس سے کفارہ واجب نہیں ہوگا، قضا لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) وفي النسفية : سئل عن امرأة لها زوج غائب فجاء رجل إليها وأخبرها بموت زوجها ففعلت هي و أهل البيت مايفعل أهل المصيبة من إقامة التعزية واعتدت و تزوجت بزوج آخر و دخل بها، ثمّ جاء رجل آخر وأخبرها أن زوجها حي و قال : أنا رأيته في بلد كذا ، كيف حال نكاحها مع الثاني وهل يحل لها أن تقيم معه وماذا تفعل هي وهٰذا الثاني ؟ فقال : إن كانت صدقة المخبر الأوّل لايمكنها أن تصدق المخبر الثاني ، ولايبطل النكاح بينهما ولهما أن يقرا على هٰذا النكاح. (التاتارخانية : (۴/۴۶، ۴۷) كتاب الطلاق ، الفصل الثامن والعشرون في العدة ، ط: قديمي)

وفيه عن " الجوهرة " أخبرها ثقة أن زوجها الغائب مات أو طلقها ثلاثا أو أتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق ،ان أكبر رأيها أنه حق فلابأس أن تعتد و تتزوج ، ...... وفيه عن كافي الحاكم: لو شكت في وقت موته تعتدّ من وقت تستيقن به احتياطا . (الدر مع الرد : (۳/۵۲۹) كتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب في المنعي إليها زوجها ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۴/۱۴۵) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد .

(۲) (ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم و نوى الصلاة في وقته صح) . إن نوى قبل انتصاف النهار ؛ لأن السفر لاينافي أهلية الوجوب ولا صحة الشروع . أطلق الصوم فشمل الفرض الّذي لايشترط فيه التبييت والنفل وحيث أفاد صحة صوم الفرض لزم عليه صومه إن كان رمضان لزوال المرخص في وقت النّية ألا ترى أنه لو كان مقيما في أوّل اليوم ثم سافر لايباح له الفطر ترجيحًا لجانب الإقامة ، فهٰذا أولىٰ إلا أنّه إذا أفطر في المسئلتين لاكفارة عليه لقيام شبهة المبيح...... وأشار إلى أنّه لو لم ينو الإفطار وإنّما قدم قبل الزوال والأكل فالحكم كذٰلك الخ (البحر الرائق : (۲/۲۸۹) كتاب الصوم ، الفصل الثالث في النية ، ط: قديمي)

إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ونوى الصوم ثمّ جامع متعمّدًا لاكفارة عليه ...... وإذا أصبح غير ناو للصوم ثم نوى قبل الزوال ثم أكل فلاكفارة عليه . (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم ، ومما يتصل بذٰلك مسائل ، الباب الرابع فيما يفسد و مالايفسد ، النوع الثاني مايوجب القضاء والكفارة ، ط: رشيديه)=

مسافر نے روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لیا

''روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۴۳)

مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی

اگر مسافر نے رمضان المبارک میں سفر کے دوران کسی جگہ پر زوال سے ایک گھنٹہ پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اب روزہ کی نیت کر لے ورنہ مقیم ہونے کی وجہ سے بھی غروب تک کچھ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۱)

مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کی

''سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۳۵۶)

= ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام و نوى الصوم فى وقتها قبل الزوال صحّ مطلقًا ويجب عليه الصوم لو كان فى رمضان لزوال المرخّص كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أى رمضان سافر فيه أى فى ذالك اليوم ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة فى أوّله و آخره الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۲۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى وجوب الكفارة، نوع منه، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۲۵۷) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم الخ ، نوع منه ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم فى وقتها) قبل الزوال (صح) مطلقًا (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (فى رمضان) لزوال المرخّص . وفى الشامية : (قوله : قبل الزوال) أى نصف النّهار وقبل الأكل . و (قوله صح) لأن السفر لاينافى أهلية الوجوب ولاصحة الشروع . (قوله : ويجب عليه الصوم) أى إنشاؤه حيث صح منه بأن كان فى وقت النية ولم يوجد ما ينافيه وإلا وجب عليه الإمساك كحائض طهرت و مجنون أفاق كما مر . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۹ ــ ۲۹۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۲۹) كتاب الصوم، فصل فى ما لايشترط تبييت النية الخ، و أيضًا: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل يجب الإمساک، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التتارخانية : (۲/ ۲۷۱) كتاب الصوم ، فصل فى النية ، ط: قديمى .

وفيه أيضًا: (ص: ۳۰۱) كتاب الصوم، الفصل العاشر فى المجنون و المغمى عليه الخ، ط: قديمى.

مسافر نے سہواً پوری نماز پڑھ لی

اگر مسافر نے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں بھول کر دو رکعت کی بجائے چار رکعتیں پڑھ لیں اور دوسری رکعت کے بعد التحیات کی مقدار بیٹھا بھی اور آخر میں سہو سجدہ بھی کیا تو نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، لیکن یہ فعل برا ہے، اس لئے کہ سلام پھیرنے میں تاخیر ہوگئی۔

اور اگر دوسری رکعت کے بعد التحیات کے بقدر بیٹھا نہیں تو فرض نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، سجدہ سہو سے تلافی نہیں ہوگی البتہ اس صورت میں سہو سجدہ کرنے سے یہ چار رکعت نفل ہو جائے گی۔(۱)

مسافر نے سہواً چار رکعت کی نیت کر لی

اگر مسافر نے سہوا چار رکعت کی نیت کر لی تو وہ دو ہی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو نہ

(۱) والقصر عزيمة عندنا لما قدمنا فإذا أتمّ الرباعية والحال أنه قعد القعود الأول قدر التشهد صحت صلاته لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين وتصير الاخريان نافلة له مع الكراهة لتاخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدا ، فإن كان ساهيا يسجد للسهو ، وإلا أى وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأوليين فلاتصح صلاته لتركه فرض الجلوس في محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط: سعيد .

بدائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، سهيل اكيڈمی لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، الأول في معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي .

کرے۔(۱)

اگر مسافر نے غلطی سے دو رکعت کی بجائے چار رکعت کی نیت کر لی، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کر لے، زبان سے الفاظ نہ کہے۔(۲)

---

(۱) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عبّاس رضي الله عنهما : إن الله تعالىٰ فرض على لسان نبيّكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين ولذا عدل المصنفؒ عن قولهم قصر؛ لأن الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة في حقه بل إسائة . و في الرد : (قوله : وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روى عن أبي حنيفةؒ أنه قال : من أتم الصلاة فقد أساء و خالف السنة . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع في معرفة فرض المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۷ ، ۵۳۸) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ولابدّ من التعيين عند النية ...... لفرض أنّه ظهر أو عصر وواجب أنه وتر أو نذر ...... دون تعيين عدد ركعاته لحصولها ضمنا ، فلايضر الخطأ في عددها . (الدر مع الرد : (۱/۴۱۸ـ ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۲۱۸) فصل في النية ، ط: نعمانيه .

البحر الرائق : (۱/۲۸۲) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط : سعيد .

(۲) (والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة) فلا عبرة للذكر باللسان إن خالف القلب؛ لأنه كلام لانية (دون) تعيين (عدد ركعاته) لحصولها ضمنا . وفي الشامية : (قوله : إن خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا أجزأه كما في الزاهدي قهستاني (قوله : فيكفيه اللسان) أي بدلا عن النية ...... (قوله فلايضر الخطأ في عددها) الظاهر أن الخطأ غير قيد . وفي الاشباه : الخطأ فيما لايشترط له التعيين لايضر ، كتعيين مكان الصلاة وزمانها و عدد الركعات . (الدر مع الرد : (۱/۴۱۵ـ ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، بحث النية ، ط: سعيد)

و فيه أيضًا : (۲/۱۲۸) ، تحت قوله : (إن قعد الخ) ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

مسافر نے قراءت چھوڑ دی

مسافر پر چار رکعت والی فرض میں صرف دو رکعت ہی فرض ہیں۔(۱)

اور انہی دونوں رکعتوں میں قراءت فرض ہے، لہذا دونوں یا کسی ایک رکعت میں اگر قراءت ترک کردی تو نماز فاسد ہو جائے گی سہو سجدہ کرنا کافی نہیں ہوگا۔(۲)

اسی طرح اگر مسافر نے چار رکعت پڑھی اور پہلی دونوں رکعت کے بجائے تیسری چوتھی رکعت میں قراءت کی تو بھی نماز نہیں ہو گی اور سہو سجدہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر حاشية الصفحة السابقة رقم : ۱

(۲) وفي "التحفة" : وكذا إذا ترك القراءة في الركعتين الأوليين أو في ركعة منهما تفسد صلاته عندنا الخ . (التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع الأول : في معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

رد المحتار : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

القراءة في الركعتين في صلاة ذات ركعتين فرض و قد فات على وجه لا يحتمل التدارك بالقضاء فتفسد صلاته . (بدائع : (۱/۹۳) فصل والكلام في صلاة المسافي ، ط: سعيد)

وأمّا بيان المتروك ساهيا ...... فإن كان المتروك فرضا تفسد الصلاة . (بدائع : (۱/۱٦۷) كتاب الصلاة ، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضى أم لا ؟ ط: سعيد)

حلبی کبیر : (ص: ۴۵۵) فصل في سجود السهو ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۳) (قوله : فلو أتمّ و قعد في الثانية صحّ وإلّا لا) ...... وأشار إلى أنه لابد أن يقرأ في الأوليين فلو ترك فيهما أو في إحداهما و قرأ في الأخريين لم يصح فرضه وهذا كله إن لم ينو الإقامة ...... الخ. (البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۲۴ ، ۲۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في المتفرقات ، ط: قديمي .

رد المحتار : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

مسافر نے مسافر امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی

مسافر مسبوق نے کسی مسافر امام کی اقتداء کی اور اس کو مقیم سمجھ کر اس نے چار رکعت مکمل کی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مقیم نہ تھا بلکہ مسافر تھا تو اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہ مسافر دوبارہ دو رکعت قصر پڑھے۔(۱)

مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، بعد میں معلوم ہوا کہ نماز فاسد ہوگئی اگر مسافر نے سفر میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نماز فاسد ہوگئی تھی تو اس کے بعد مسافر دوبارہ کتنی رکعت ادا کرے گا اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر نماز کسی ایسی وجہ سے باطل ہوئی ہے کہ سجدہ سہو سے بھی اس کی تلافی نہیں ہوسکتی مثلاً کوئی رکن

---

(۱) (قوله وبعكسه صح فيهما)...... ويستحب أن يقول ذلك بعد السلام كل مسافر صلى بمقيم لاحتمال أن خلفه من لايعرفه حاله، ولا يتيسر له الاجتماع بالإمام قبل ذهابه فيحكم حينئذٍ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن إقامة الإمام، ثم إفساده بسلامه على رأس الركعتين و هذا محمل ما فى الفتاوى إذا اقتدى بالإمام لايدرى أ مسافر هو أم مقيم لايصح لأن العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ، لا أنه شرط فى الابتداء لما فى المبسوط: رجل صلى الظهر بالقوم بقرية أومصر ركعتين وهم لايدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين أم مسافرين؛ لأن الظاهر من حال من فى موضع الإقامه أنه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه، فإن سألوه فأخبرهم أنه مسافر جازت صلاتهم. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

▭ وإذا اقتدى بإمام لايدرى أنه مقيم أو مسافر قالوا: لايصح اقتداءه؛ لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة و رواية الكتاب تدل على أنه يصح الاقتداء بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم، قلت: تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة، والحال أنه ليس بمقيم وسلم على رأس الركعتين و تفرقوا على ذلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام، وأما إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزا وإن لم يعلموا بحال وقت الاقتداء به، فإن أخبرهم قبل الشروع بأني مسافر فسلم على رأس الركعتين فقام جازت صلاتهم. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

▭ البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

▭ شامى: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

چھوٹ گیا ہے، تو اس صورت میں وہ مسافر جب دوبارہ تنہا نماز ادا کرے گا تو دو رکعت پڑھے گا کیونکہ پہلی نماز سے فرض ادا نہیں ہوا اس لئے امام کی متابعت بھی باقی نہ رہی۔

اور اگر ایسا فساد ہے جس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو سکتی ہے تو ایسی نماز سے فرض ادا ہو جاتا ہے، البتہ واجب چھوٹنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے، اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے، لہٰذا اگر ایسی صورت ہے تو بعد میں چار رکعات پڑھے گا کیونکہ فرض پہلی نماز سے ادا ہو چکا ہے یہ دوسری نماز اس کی تکمیل کے لئے ہے۔(۱)

خلاصہ یہ کہ مقیم امام کے پیچھے مسافر کی اقتدا وقت کے اندر اندر درست ہے اگر مسافر نے وقت کے اندر مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی متابعت کی وجہ سے چار رکعتیں پوری پڑھے، اور اگر اس کو فاسد کر دیا یا کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو اب تنہا پڑھے یا کسی مسافر امام

(۱) وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمدًا و عدم إكفاره جاحده والثواب بفعله، ولزوم سجود السهو لنقض الصلاة بتركه سهوًا أو إعادتها بتركه عمدًا و سقوط الفرض ناقصًا إن لم يسجد ولم يعد (قوله : وإعادتها بتركه عمدًا) أى مادام الوقت باقيًا وكذا فى السهو إن لم يسجد وإن لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان،...... والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالأولىٰ؛ لأن الفرض لايتكرر كما فى الدر و غيره. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۲۴۷، ۲۴۸) كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۱/ ۲۹۵ ، ۲۹۶) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱/ ۴۵۶ ، ۴۵۷) كتاب الصلاة ، مطلب واجبات الصلاة ، ط: سعيد .

(قوله : ولو اقتدى مسافر بمقيم فى الوقت صح وأتمّ وبعده لا) لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله بخلاف ما لو اقتدى بالمقيم فى فرضه الخ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

رد المحتار : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۰۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

کی اقتدا کر کے پڑھے تو دو رکعت پڑھے، کیونکہ جس وجہ سے چار رکعت لازم ہوئی تھیں وہ زائل ہوگئی۔(۱) اور اگر پھر وقت کے اندر مقیم امام کی اقتدا کی تو چار رکعت پڑھے۔

اگر مسافر نے نفل کی نیت سے مقیم امام کی اقتدا کی، پھر نماز فاسد کر دی تو چار رکعتیں لازمی ہوں گی۔(۲)

مسافر نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مسافر مقتدی نے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز میں مقیم امام کے پیچھے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، ایسی حالت میں تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں یا مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کرے پوری نماز نہ پڑھے، اور اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱، صفحه: ۲۰۶. (وحکم الواجب استحقاق العقاب)

(۲) (قوله : فيصح في الوقت و يتم) ...... لو اقتدى به متنفلا حيث يصلي أربعا إذا أفسده لأنه التزم صلاة الإمام و تصير القعدة الأولىٰ واجبة في حق المقتدي المسافر أيضًا الخ . (ردالمحتار: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(۳) وإن اقتدى مسافر بمقيم أتمّ أربعًا وإن أفسده يصلي ركعتين بخلاف ما لو اقتدى به بنية النفل ثم أفسد حيث يلزم الأربع كذا في التبيين . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولو اقتدى المسافر بالمقيم وسلم على رأس الركعتين أو أفسدها بالكلام ونحوه فإنه لايجب عليه قضاء أربع ركعات وإنما وجب عليه قضاء ركعتين ؛ لأن الأربع وجب عليه بحق المتابعة وقد فاتت لكن إذا أراد أن يقضي يصلي صلاة المسافرين ولو لم يسلم ولم يتكلم ولكن خرج الوقت لا تفسد صلاته . (خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)۔

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد . =

مسافر نے نماز میں نیت بدل لی

''نیت بدلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ / ۳۲۴)

مسافر وطن پہنچ کر قصر کرتا رہا

''قصر کرتا رہا وطن پہنچ کر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ / ۵۵)

مسافروں کا جماعت ثانیہ کرنا

''جماعت ثانیہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ / ۱۶۱)

مسافروں کا جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

''جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ / ۱۶۵)

مسافر ہونے کے لئے وطن اقامت کی حدود سے نکلنا ضروری ہے

اگر کوئی شخص وطن اقامت سے سفر کا آغاز کرے تو شرعی مسافر اس وقت ہوگا جب کہ وطن اقامت کی حدود سے نکل جائے، صرف جائے قیام سے روانہ ہونا کافی نہیں، لہذا اگر کوئی شخص وطن اقامت سے نکلا مگر شہر کی حدود سے نہیں نکلا اور نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

= حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲ / ۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

(۱) قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر كذا في المحيط. و في الغياثية: هو المختار وعليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية. الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلا إذا كان ثمة قرية أو قرى متّصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرىٰ ...... ثم المعتبرة المجاوزة من الجانب الّذي خرج منه حتىٰ لو جاوز عمران المصر قصر وإن كان بحذائه من جانب آخر ا بنية كذا في التبيين. (الهندية: (۱ / ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)=

مسبوق مسافر امام کے سجدہ سہو سے قبل کھڑا ہو گیا

مسبوق مسافر کو امام کے سہو کا علم نہ تھا، امام نے جب سہو سجدہ کا سلام پھیرا، تو یہ اٹھ کھڑا ہوا، یا خود امام سجدہ سہو کرنا بھول گیا اور نماز کا سلام پھیر دیا پھر خیال آنے پر امام نے سہو سجدہ کیا، جب کہ مسبوق مسافر کھڑا ہو چکا تھا، تو جب تک اس مسبوق مسافر نے اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے واپس لوٹ کر امام کی متابعت کرے اور بہتر یہ کہ اخیر رکعت میں دوبارہ سہو سجدہ بھی کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو واپس نہ لوٹے اور اخیر میں سہو سجدہ کر لے، اگر اس صورت میں لوٹ کر امام کی متابعت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

= الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الثالث : الخروج من عمران المصر فلايصير مسافرا بمجرد نية السفر ما يخرج من عمران المصر وأصله ما روى عن علي رضي الله عنه أنه لما خرج من البصرة يريد الكوفة صلى الظهر أربعا ثم نظرا إلى خص إمامه و قال لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين ، ولأن النية إنما تعتبر إذا كانت مقارنة للفعل ؛ لأن مجرد العزم عفو و فعل السفر لا يتحقق إلا بعد الخروج من المصر فما لم يخرج لايتحقق قران النية بالفعل فلايصير مسافرا . (بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافر ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۱) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه إلا في أربع...... ورابعها لو قام إلى قضاء ما سبق به وعلى الإمام سجدتا سهو ولو قبل اقتدائه فعليه أن يعود ولو لم يعد كان عليه أن يسجد للسهو في آخر صلاته استحسانا، قيد بالسهو؛ لأنّ الإمام لو تذكر سجدة صلبية أو تلاوة فرضت المتابعة، وهذا كله قبل تقييد ما قام إليه بسجدة ، أمّا بعده فتفسد في صلبية مطلقا، و كذا في تلاوية وسهوا أن تابع وإلّا لا أى وإن لم يتابع فيهما لاتفسد. (الدر مع الرد: =

مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ اس طرح سلام پھیرا کہ امام کے لفظ سلام کی ''میم'' کے ساتھ مسبوق نے بھی سلام کی ''میم'' کہہ ڈالی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اگر امام کے کہنے کے بعد کہا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔(۱)

عام طور پر مقتدی کا سلام امام کے سلام کے بعد ہوتا ہے اس لئے سہو سجدہ واجب ہوگا۔

= (۱/ ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى: (۱/ ۱٦۸) كتاب الصلاة، وما يتّصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق،

وفيه أيضًا: (۱/ ۱۷۴) كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس آخر في المقدمة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/ ۹۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه.

المسبوق يتابع الإمام في سجود السهو ثمّ يقوم إلى قضاء ماسبق به ولايعيد في آخره صلاته...... ولو لم يتابع الإمام في سجود السهو و قام إلى القضاء لايسقط عنه ويسجد في آخر صلاته. ولو سلم الإمام فقام المسبوق ثمّ تذكر الإمام أن عليه سهوا فسجد له قبل أن يقيد المسبوق الركعة بسجدة فعليه أن يرفض ذلك ويعود إلى متابعة ثم إذا سلم الإمام قام إلى القضاء ولايعتد لما فعل من القيام والقراءة والركوع ولو لم يعد إلى متابعة الإمام فمضى إلى قضائه وعنده تجوز صلاته، ويسجد للسهو بعد فراغه استحسانا، ولو سجد الإمام بعد ما قيد هذا المسبوق الركعة بسجده فإنه لايعود فإن عاد إلى متابعته فسدت صلاته كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۴٦۵، ۴٦٦) فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

التاتارخانية: (۱/ ۵۴۷) كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/ ۹۹، ۱۰۰) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

بدائع: (۱/ ۱۷۷) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان من يجب عليه سجود السهو، ط: سعيد.

(۱) ومنها أنه لو سلم مع الإمام ساهيا أو قبله لا يلزمه سجود السهو وإن سلم بعده لزمه كذا في الظهيرية هو المختار. (الهندية: (۱/ ۹۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه) =

مسبوق مقیم پر سہو سجدہ واجب ہوگیا

اگر مقیم نے مسافر امام کی اقتدا دوسری رکعت میں کی، تو یہ مقیم مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر اول ایک رکعت قراءت کے بغیر خالی پڑھ کر بیٹھ کر تشہد پڑھے، پھر تشہد کے بعد اٹھ کر پھر ایک رکعت قراءت کے بغیر خالی پڑھے، پھر چوتھی رکعت قراءت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اگر ان بقیہ رکعتوں میں سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سجدہ سہو بھی کرے۔(۱)

= وإن سلم مع الإمام مقارنا له أو قبله ساهيا فلا سهو عليه لأنّه في حال اقتدائه ، وإن سلم بعده يلزمه السهو لأنّه منفرد . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۷۸) كتاب الصلاة ، باب سجود السهو، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱/ ۵۹۹) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، مطلب في أحكام المسبوق ، ط: سعيد .

(۱) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث وصلاة خوف و مقيم ائتم بمسافر ، وكذا بلاعذر ، بأن سبق إمامه في ركوع و سجود فإنه يقضى ركعة، وحكمه كمؤتم فلايأتي بقراءة ولا سهو ولايتغير فرضه بنية إقامة، ويبدأ بقضاء مافاته عكس المسبوق ثمّ يتابع إمامه إن أمكنه إدراكه وإلّا تابعه، ثمّ صلى ما نام فيه بلاقراءة ثمّ ماسبق به بها إن كان مسبوقا أيضًا، ولو عكس صح وأثم لترك الترتيب. و تحته في الشامية: (قوله ومقيم الخ) أى فهو لاحق بالنظر لاخرتين، وقد يكون مسبوقًا أيضًا كما إذا فاته أول صلاة إمامه المسافر...... (قوله عكس المسبوق) أى في الفروع الأربعة المذكورة، فإنه إذا قضى مافاته يقرأ و يسجد للسهو إذا سها فيه...... (قوله: ثم ما سبق به بها الخ) أى ثمّ صلى اللاحق ماسبق به بقراءة إن كان مسبوقا أيضا بأن اقتدى في أثناء صلاة الإمام ثمّ نام مثلًا، وهٰذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق. وحكمه أنّه يصلى إذا استيقظ مثلًا ما نام فيه ثمّ يتابع الإمام فيما أدرك ثمّ يقضى مافاته اهـ، بيانه كما في شرح المنية و شرح المجمع: أنّه لو سبق بركعة من ذوات الأربع و نام في ركعتين يصلى أوّلا مانام فيه ثمّ ماأدركه مع الإمام ثمّ ماسبق به فيصلى ركعة مما نام فيه مع الإمام و يقعد متابعة له؛ لأنّها ثانية إمامه ثم يصلى الأخرى مما نام فيه، ويقعد لأنّها ثانيته ثمّ يصلى الّتى انتبه فيها، ويقعد متابعة لإمامه لأنّها رابعة، وكل ذٰلك بغير قراءة؛ لأنه مقتد ثمّ يصلى الركعة الّتى سبق بها بقراءة الفاتحة و سورة والأصل أنّ اللاحق يصلى على ترتيب صلاة الإمام والمسبوق يقضى ماسبق به بعد فراغ الإمام اهـ. (الدر مع الرد: (۱/ ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶) =

اگر مقیم مقتدی نے مسافر امام کے پیچھے آخری قعدہ میں اقتدا کی، تو اب یہ مقیم امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بغیر کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر پڑھے، اور ان دونوں رکعت میں اگر سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سہو سجدہ بھی کرے اور دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے، اس کے بعد کھڑے ہو کر آخری دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے اور اگر ان دو رکعت میں بھی سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سہو سجدہ کرے۔(۱)

مسجد کی چٹائی کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۷/۱)

مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا

مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا مکروہ ہے، کیونکہ وقف کے مال کو غیر مصرف میں صرف کرنا ہے، لیکن اگر تیمّم کرلیا تو درست ہو جائے گا، بشرطیکہ جس چونے یا مٹی سے مسجد کی

= كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد)

فتاویٰ دار العلوم دیوبند: (۲۴۲/۳) سوال (۳۹۷) فصل سادس: مدرک، لاحق، اور مسبوق کے احکام، مسبوق اپنی نماز کس طرح پوری کرے جبکہ امام مسافر ہو، ط: دار الحدیث ملتان۔

وهكذا فيه: (۲۵۴/۲) سوال: ۷۷۵، ط: دار الحديث ملتان.

الهندية: (۹۲/۱، ۹۳) الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه.

والأصل أنّ اللاحق يصلّي على ترتيب صلاة إمامه، والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ صلاة الإمام اهـ. (كبيرى: (ص: ۴۶۹، ۴۷۰) فروع: سبق بركعة، ط: سهيل.

عزیز الفتاویٰ: (ص: ۲۳۶) سوال: ۳۱۲، مقیم مسافر امام کے پیچھے اپنی بقیہ نماز کس طرح پوری کرے، کتاب الصلاۃ، فصل فی الاقتداء، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۱) راجع إلى الحاشية السابقة: رقم: ۱، في الصفحة السابقة رقم: ۲۱۱. ((واللاحق من فاتته))

لپائی کی گئی ہے وہ چونا اور مٹی پاک ہو اس میں ناپاکی نہ ملی ہو۔(۱)

مسجد کے پنکھے کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۷)

مسجد میں سونا

مسجد میں معتکف اور مسافر کو سونے کی اجازت ہے، البتہ مسافر کا جب مسجد میں سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر لے۔(۲)

---

(۱) ویکره مسح الرجل من طین و الردغة باسطوانة المسجد أو بحائطه ...... وإن مسح بتراب فی المسجد إن کان ذٰلک التراب مجموعا فی ناحیة غیر منبسط لا بأس به وإن کان منبسطا مفروشا یکره ؛ لأنه بمنزلة أرض المسجد وإن مسح بخشبة موضوعة فی المسجد لابأس به ؛ لأن الخشبة لیست من المسجد . (فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندیة : (۱/۶۵) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، فصل فی المسجد ، ط: رشیدیه)

ولو مشی فی الطین کره أن یمسحه بحائط المسجد أو باسطوانته الخ. (الهندیة: (۱/۱۱۰) کتاب الصلاة، الباب السابع فی ما یفسد الصلاة، فصل کره غلق باب المسجد، ط: رشیدیه)

ویکره مسح الرجل علی اسطوانة المسجد الخ . (فتاویٰ سراجیة : (ص: ۷۱) کتاب الکراهیة والاستحسان ، باب المسجد ، ط: سعید)

وتطهر أرض...... بیبسها أی جفافها ولو بریح و ذهاب أثرها ...... لأجل صلاة علیها لا لتیمم بها؛ لأن المشروط لها الطهارة وله الطهوریة . (الدر مع الرد : (۱/۳۱۱) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۲۲۵) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید .

مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۱۶۴) کتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: سعید .

(۲) وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: کنا ننام علی عهد رسول اللّٰه ﷺ فی المسجد و نحن سباب. و ما ورد فی حدیث الباب من نوم ابن عمر رضی اللّٰه عنهما فکان فی ذٰلک لأجل أنه لم یکن له بیت و کان عزبا دلّ علیه ما فی صحیح البخاری فی باب نوم الرجال فی المساجد، عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه کان ینام وهو شباب اعزب لا أهل له فی مسجد النبیّ ﷺ. (معارف السنن: (۳/۳۱۲) باب ماجاء فی النوم فی المساجد، أبوب الصلاة، ط: مجلس الدعوة والتحقیق الإسلامی) =

....

= هذا اما استدلّ به من جواز النوم في المسجد والأولىٰ التحرّز عن مثل ذٰلک إلا إذا اضطر إليه كما فعله بعض أصحاب النبيّ ﷺ بعده من بناء الصفة في المسجد لمثل هذه الحوائج .
(الكوكب الدرى : (۱/ ۳۱۷) باب النوم في المسجد ، أبواب الصلاة ، ط : ادارة القرآن)

ومما تقدم من حال أهل الصفة أن الأمر الممنوع منه كالنوم والأكل ولايتناوله المنع لكن فيه أنهم وإن كانوا يأكلون وينامون بعد دخولهم فهو غير ممنوعين عن ذٰلک لأننا جوزنا لهم ذٰلک لتحقق الضرورة فيهم وهي الفقر فلايقال في حق غيرهم كذٰلک .(تقريرات الرافعي على رد المحتار : (۱/ ۸٦) ط: سعيد)

وهٰكذا في صحيح البخارى : (۱/ ٦۲) كتاب الصلاة ، باب نوم الرّجال ، باب نوم المرأة في المسجد ، ط: قديمى .

ولا بأس للغريب ولصاحب الدار أن ينام في المسجد في الصحيح من المذهب والأحسن أن يتورّع فلاينام كذافي خزانة الفتاوىٰ . (الهندية : (۵/ ۳۲۱) كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد اهـ ، ط: رشيديه)

وفيه أيضًا : ويكره النوم والأكل فيه لغير المعتكف وإذا أراد أن يفعل ذٰلک وينبغي أن ينوى الاعتكاف فيدخل فيه ويذكر اللّٰه تعالىٰ بقدر ما نوى أو يصلي ثم يفعل مايشاء كذا في السراجية.
(الهندية : (۵/ ۳۲۱) كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ، ط: رشيديه)

الفتاوىٰ السراجية: (ص: ۷۱، ۷۲) كتاب الكراهية والاستحسان، باب المسجد، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۲/ ۴۴۸) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: سعيد .

و أكل و نوم إلالمعتكف و غريب . وفي الشامية : وإذا أراد ذٰلک ينبغي أن ينوى الاعتكاف، فيدخل ويذكر اللّٰه تعالىٰ بقدر ما نوىٰ ، أو يصلي ثمّ يفعل ماشاء . (الدر مع الرد : (۱/ ٦٦۱) كتاب الصلاة ، مطلب في الغرس في المسجد ، ط: سعيد)

والنوم فيه لغير المعتكف مكروه ، وقيل لا بأس للغريب أن ينام فيه والأولىٰ أن ينوى الاعتكاف ليخرج من الخلاف . (حلبي كبير : (ص: ۶۱۲) فصل في أحكام المسجد ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۸۰) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ٦٦) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في المسجد، ط: رشيديه.

الولوالجية : (۱/ ۲۴۳) كتاب الصوم ، الفصل الرابع في الاعتكاف ، ط: المكتبة الحرمين، كوئٹه .

علامہ شامی نے نقل کیا ہے کہ کوئی بھی شخص ہو مسافر ہو یا غیر مسافر جب کسی مسجد میں سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر لے اور پہلے مسجد میں جا کر کچھ عبادت کرے، پھر جو چاہے کرے۔

لہٰذا مسافر کو بھی سونے یا کھانے سے پہلے اعتکاف کی نیت کر لینا چاہئے۔(۱)

مسح الٹا کیا

اگر کسی نے موزے پر الٹا مسح کیا یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں تک پہنچا دیا تب بھی مسح ہو جائے گا لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

---

(۱) یکره النوم والأکل فی المسجد لغیر المعتکف وإذا أراد ذٰلک ینبغی أن ینوی الاعتکاف فیدخل فیذکر اللّٰه تعالیٰ بقدر ما نوی أو یُصلی ثمّ یفعل ما شاء . (رد المحتار : (۴۴۸/۲) کتاب الصوم ، باب الاعتکاف ، ط: سعید)

والنوم فیه لغیر المعتکف مکروه وقیل لابأس للغریب أن ینام فیه والأولیٰ أن ینوی الاعتکاف لیخرج من الخلاف. (حلبی کبیر: (ص: ۶۱۲) فصل فی أحکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

البحر الرائق : (۳۰۳/۲) کتاب الصوم ، باب الاعتکاف ، ط: سعید .

قاضیخان علی هامش الهندیة: (۶۶/۱) کتاب الطهارة، باب التیمّم، فصل فی المسجد، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی : ص: ۵۸۰) کتاب الصوم ، باب الاعتکاف ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الولوالجیة : (۲۴۳/۱) کتاب الصوم ، الفصل الرابع فی الاعتکاف ، ط: المکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه .

(۲) (ولو وضع یدیه من قبل الساق و مدهما إلی رؤس الأصابع جاز) لحصول الفرض...... (ولکنه یکون مخالفا للسنة). (حلبی کبیر: (ص: ۱۰۹، ۱۱۰) فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

الهندیة : (۳۳/۱) کتاب لطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، ط: الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه .

فتاویٰ خانیة علی هامش الهندیة: (۴۶/۱) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه.

البحر الرائق : (۱۷۴/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید . =

مسح ان جگہوں پر کرنا درست نہیں

موزے کے کنارے پر یا پیچھے ایڑی کی جانب یا پنڈلیوں پر یعنی ٹخنوں سے اوپر کی جانب موزہ پر مسح کیا تو درست نہ ہوگا۔(۱)

مسح انگلیوں کے سروں سے کیا

اگر موزے پر انگلیوں کے سروں سے مسح کیا اور ان سے پانی ٹپک رہا ہے تو مسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں، دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

= ☜ خلاصة الفتاوی: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحرمين كوئٹه .

☜ حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، ط: قديمی.

(۱) (ولو مسح على باطن خفيه أو من قبل العقبين أو من جوانبهما) أی جوانب الرجلين (لايجوز) مسحه. (حلبی كبير: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح علی الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☜ التاتارخانية: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، نوع آخر فی بيان محل المسح، ط: قديمی .

☜ فلايصح على باطن القدم ولاعقبه وجوانبه و ساقه . (حاشية الطحطاوی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ بدائع الصنائع: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، قبيل مطلب مقدار المسح، ط: سعيد .

☜ البحر الرائق: (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد .

(۲) وإذا مسح خفه برؤس أصابعه فإن كان الماء متقاطرا يجوز وإلا لا هٰكذا فی الذخير. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

☜ فتاوٰی خانية علی هامش الهندية: (۱/۴۷) كتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفين، ط: رشيديه.

☜ البحر الرائق: (۱/۱۷۴) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية: (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة، ط: الفصل السادس فی المسح علی الخفين، ط: قديمی.

☜ حلبی كبير: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح علی الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط:سعيد.

مسح ایک انگلی سے کیا

اگر کسی نے صرف ایک انگلی کے ساتھ تین بار اس طرح مسح کیا کہ ہر بار نیا پانی لیتا رہا اور ہر بار نئی جگہ اس انگلی کو پھیرا تو مسح ہو جائے گا اور اگر نیا پانی نہیں لیا تو مسح جائز نہیں ہوگا۔(۱)

مسح تین انگلیوں سے کم مقدار پر کرنا

اگر ایک پاؤں پر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اور دوسرے پر پانچ انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرے تو جائز نہیں ہے، ہر اک پاؤں کے موزے کے اوپر کم سے کم تین انگلیوں کے برابر مسح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو مسح باصبع واحدة من غير أن يأخذ ماءً ا جديدا لايجوز ، ولو مسح بها ثلاث مرات في ثلاثه مواضع وأخذ لكل مرة ماء جديدا جاز كذا في التبيين . (الهندية : (۱/ ۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/ ۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/ ۲۰۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۲٦) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رد المحتار على الدر المختار : (۱/ ۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

بدائع : (۱/ ۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب في مقدار المسح ، ط: سعيد .

(۲) (وفرضه) عملا (قدر ثلاث أصابع اليد) أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . وفي الرد : (قوله : كل رجل) أي فرضه هٰذا القدر كائنًا من كل رجل على حدة . قال في الدر : حتى لو مسح على إحدى رجليه مقدار أصبعين وعلى الأخرىٰ مقدار خمس أصابع لم يجز . (الدر مع الرد : (۱/ ۲۷۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/ ۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .=

مسح کا عمدہ طریقہ

موزہ پر مسح کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پانی سے تر کرکے ذرا کشادہ کرکے ہر دو موزوں پر پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر اوپر کی طرف کو کھینچتا چلا جائے اور ٹخنے کے اوپر تک کھینچ لے۔(۱)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ١٠٥) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (٣٢/١) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط: رشيديه .

بدائع : (١٢/١) كتاب الطهارة ، مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

(١) وعن محمد رحمه الله تعالىٰ : أنه سئل عن المسح على الخفين ، قال : أن يضع أصابع يديه على مقدم خفيه ، ويجافي كفيه ويمدها إلى الساق ، أو يضع كفيه مع الأصابع و يمدها جملة . قال محمد رحمه الله تعالىٰ كلاهما حسن . قال شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ: والأحسن تحصيل المسح بجميع اليد . (المحيط البرهاني : (٣٤٠/١) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، النوع الأوّل في صورة المسح و كيفيته الخ ، ط: ادارة القرآن المجلس العلمي كراچی)

المبسوط للسرخسي : (٢٣٢/١) كتاب الصلاة ، باب المسح على الخفين ، ط: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان .

وصورة المسح على الخفين أن يضع أصابع يده اليمنىٰ على مقدم خفه الأيمن ويضع أصابع يده اليسرىٰ على مقدم خفه الأيسر ويمدها إلى الساق فوق الكعبين ويفرج بين أصابعه . (فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (٤٦/١) فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الهندية : (٣٣/١) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح عل الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها الخ ، ط: رشيديه .

الدر المختار على الرد : (٢٦٧/١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ١١٠) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ١٠٥) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

مسح کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھوں کو غیر مستعمل نئے پانی سے تر کیا جائے۔(۱) پھر داہنے ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے داہنے موزے کے سرے پر (جو انگلیوں کے اوپر ہوتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے بائیں موزے کے سرے پر رکھ کر انگلیوں کو کھینچتے ہوئے ٹخنوں کے اوپر تک لایا جائے، اس طرح کہ پانی کی لکیریں بن جائیں یہ مسح کا مسنون طریقہ ہے۔(۲)

---

(۱) ويجوز المسح ببلل الغسل سواء كانت متقاطرة أو غيرها ولايجوز ببلة بقيت على كفه بعد المسح هكذا في المحيط . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

ويجوز المسح على الخف ببلة الغسل ، سواء كانت البلة متقاطرة أو غير متقاطرة ولايجوز المسح ببلل المسح . وتفسير هذا : إذا توضأ ثم مسحا لخف ببلة بقيت على كفه بعد الغسل يجوز ولو مسح رأسه ثمّ مسح الخف ببلة بقيت لايجوز ؛ لأنّ في الفصل الأوّل البلة لم تصر مستعملة ؛ لأن الفرض ما أقيم بها و في الفصل الثاني البلة صارت مستعملة ؛ لأنّ الفرض أقيم بها . (المحيط البرهاني : (۱/۳۴۰ ، ۳۴۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، النوع الأوّل ، ط: ادارة القرآن المجلس العلمي كراچی)

حلبي كبير : (ص: ۱۱۰) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

حاشية الطهطاوي : (ص : ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

شامي : (۱/۲٦۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) والسنة أن يخطه (خطوطا بأصابع) يد (مفرجة) قليلا (يبدأ من) قبل (أصابع رجله) متوجها (إلى) أصل (الساق) ومحله (على ظاهر خفيه) من رؤوس أصابعه إلى معقد الشراك.
(الدر المختار مع الرد : (۱/۲٦۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لا بدّ منها الخ ، ط: رشيديه .

المحيط البرهاني: (۱/۳۴۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، النوع الأوّل في صورة المسح و كيفيته الخ ، ط: ادارة القرآن المجلس العلمي كراچی. =

مسح میں موزے پر پانی کے نشانات کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے، لیکن یہ صورت مستحب ہے۔(۱)

مسح کو توڑنے والی چیزیں

☆ موزہ کے مسح کو وہ چیزیں توڑ دیتی ہیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں، اس لئے کہ مسح وضو ہی کا ایک حصہ ہے، لہذا جو کل (وضو) کا توڑنے والا ہوگا وہ جز (مسح) کا بھی توڑنے والا ہوگا۔(۲)

= المبسوط للسرخسي : (۱/۲۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسح على الخفين ، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان .

فتاوى خانية على هامش الهندية : (۱/۴۶) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

حلبی کبیر : (ص: ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۱) (ويستحب أن يكون المسح خطوطا بالاصابع)...... وفي الإمام روى ابن المنذر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه مسح على خفيه حتى رؤى آثار أصابعه على خفيه خطوطا و رؤى آثار أصابع قيس بن سعد على الخف . (حلبی کبیر : (ص: ۱۰۹) ط : سهيل اكيڈمی لاهور)

وإظهار الخطوط في المسح ليس بشرط في ظاهر الرواية ...... ولكنه مستحب هكذا في منية المصلي . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الخ ، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

رد المحتار : (۱/۲۶۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: وينقضه ناقض الوضوء) أي وينقض المسح كل شيئ نقض الوضوء حقيقيا أو حكميا لأن المسح بعض الوضوء فما نقض الكل نقض البعض . (البحر الرائق : (۱/۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

وينقض مسح الخف أحد أربعة أشياء : أوّلها كل شيئ ينقض الوضوء لأنه بدل فينقضه ناقض الأصل الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۵ ، ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح الخفين ، =

مزید یہ کہ موزے کو پیر سے اتار دینے کی صورت میں بھی مسح باطل ہوجاتا ہے چاہے ایک ہی پیر سے موزہ اتارا گیا ہو تب بھی مسح کو ٹوٹ جائے گا۔(۱)

☆ اور مسح کی مدت گزر جانے کی صورت میں بھی مسح باطل ہوجاتا ہے۔(۲)

☆ شرعی موزے سے پاؤں کا اکثر حصہ نکلنا یا قصدا نکالنا تمام موزے کے نکال دینے کے حکم میں ہے کیونکہ قاعدہ "وللاکثر حکم الکل" ہے، اور ایڑی کے نکلنے اور

= الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

وناقضه ناقض الوضوء لأنه بعضه . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۵) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۱/۲۰۹) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان مایبطل المسح علی الخفین ، ط: قدیمی .

(۱) و ناقضه...... ونزع خف) ولو واحدا . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۵) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۱۷۷) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۳۴) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۶) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

بدائع : (۱/۱۲) کتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۱/۲۰۹) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان ما یبطل المسح علی الخفین ، ط: قدیمی .

(۲) ومضی المدة وإن لم یمسح الخ . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۵) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۱۷۸) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

بدائع : (۱/۱۳) کتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۳۴) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۶) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

داخل ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔(۱)

☆ دونوں موزوں کو یا ایک موزہ کو اتارنے سے یا مسح کی مدت ختم ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ حکم اس صورت میں ہے کہ پانی ملتا ہو، لیکن اگر پانی نہ ملے تو مسح کی مدت گزرنے سے مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ اس مسح سے نماز ہوجائے گی، یہاں تک کہ اگر مسح کی مدت گزر گئی اور نماز پڑھ رہا ہے پانی نہیں ملتا تو نماز پڑھتا رہے۔(۲)

---

(۱) (وخروج أكثر قدميه) من الخف الشرعي وكذا إخراجه (نزع) في الأصح اعتبارا للأكثر، ولاعبرة بخروج عقبه و دخوله. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۶، ۲۷۷) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

بدائع: (۱/۱۳) كتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان ما يبطل المسح على الخفين، ط: قديمي.

(۲) و ناقضه ...... ونزع خف) ولو واحدا (ومضى) المدة وإن لم يمسح (إن لم يخش) بغلبة الظن (ذهاب رجله من برد) للضرورة، ...... ولذا قالوا: لو تمّت المدة وهو في صلاته ولا ماء مضى في الأصح. وفي الرد: (قوله: مضى في الأصح) كذا في الخانية معللا بأنه لافائدة في النزع لأنّه للغسل اهـ. وعلى هذا فالمستثنٰى من النقض بمضى المدة مسألتان: وهما إذا خاف البرد أو كان في الصلاة ولا ماء كما في السراج. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۵، ۲۷۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد)

ينقضه ...... ونزع الخف وكذا نزع أحدهما و مضى المدة ...... هذا إذا وجد الماء أما إذا لم يجده لم ينتقض مسحه بل تجوز له الصلاة حتى إذا انقضت وهو في الصلاة ولم يجد ماء يمضي على صلاته وهوالأصح. (الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه) =

مسح کئی بار کرنا

وضو کرتے وقت موزے پر کئی بار مسح کرنا سنت نہیں ہے، صرف ایک بار مسح کرنا سنت ہے یعنی وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے لیکن مسح میں صرف ایک بار سنت ہے۔(۱)

= الفتاوٰی الخانية علی هامش الهندية : (۱/۵۰) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۷ ، ۱۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوی : (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۱/۲۱۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفين ، نوع آخر فی بيان ما يبطل المسح علی الخفين ، ط: قديمی .

(۱) ولايسن فيه التكرار . (الهنديه : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

الفتاوٰی الخانيةعلی هامش الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه .

الحلبی الكبير : (ص: ۱۰۹) فصل فی المسح علی الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوی : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(ولايشترط) فی مسحها (استيعاب وتكرار فی الأصح، فيكفی مسح أكثرها) مرة ، به يفتی. وفی الرد: (قوله فی الأصح) قيد لعدم اشتراط الاستيعاب والتكرار : أی بخلاف الخف فإنّه لايشترط فيه ذٰلک بالاتفاق...... أی ولا يسن تكرار ، لأنّ مقابل الأصح أنه يسن تكرار المسح، لأنه بدل عن الغسل والغسل يسن تكراره فكذا بدله...... وهٰذا بخلاف مسح الخف فلايسن تكراره إجماعًا. (الدر مع الرد: (۱/۲۸۲) كتاب الطهارة، آخر باب المسح علی الخفين، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، ط: قديمی.

مسح کی مدت

''مدت مسح'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۱/۲)

مسح کے بغیر مسح ہو جاتا ہے

اگر بارش وغیرہ کا پانی یا قطرے موزوں کے باہر سے لگے اور تین تین انگلیوں کے برابر جگہ دونوں موزوں کے اوپر سے تر ہوگئی، یا شبنم پڑی ہوئی گھاس میں چلنے سے اسی قدر موزہ تر ہوگیا تو کافی ہے مسح ہو گیا، یا ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی تو مسح کے لئے کافی ہے دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

مسح کیسے کرے

موزہ پر مسح ہاتھ کی انگلیوں سے کیا جائے۔ (۲)

---

(۱) (و فرضه) عملا (قدر ثلاث أصابع اليد)...... إن يبتل من الخف عند الوضع قدر الفرض. و فی الشامية: (قوله قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أنّ الأصابع غير مشروط، وإنّما الشرط قدرها شرنبلالية. فلو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع جاز، وكذا لو مشٰى فی حشيش مبتل بالمطر وكذا بالطل فی الأصح. (الدر مع الرد: (۲۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الهنديه: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح على الخفين، الفصل الأوّل فی الأمور الخ، ط: رشيديه

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۸/۱) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

البحر الرائق: (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

بدائع: (۱۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد.

الحلبی الكبير: (ص: ۱۱۰، ۱۱۱) فصل فی المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲۰۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح على الخفين، ط: قديمی.

(۲) أن يكون المسح بثلاث أصابع وهو الصحيح. (الهنديه: (۳۲/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

(و فرضه) عملا (قدر ثلاث أصابع اليد) أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف. (الدر المختار: (۲۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد) =

اگر ایک انگلی سے مسح کیا تو درست نہ ہوگا کیونکہ اس طرح ایک انگلی سے مسح کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ مسح کی مقدار پوری کرنے سے پہلے ہی انگلی کا پانی خشک ہو جائے گا، تاہم اگر ایک ہی انگلی سے موزہ پر مسح کیا لیکن موزہ پر تین جگہ کیا اور ہر بار نیا پانی لیا تو مسح درست ہو جائے گا، اسی طرح اگر انگلی کی نوک سے مسح کیا، اور فرض کی مقدار پر کیا، اور پانی انگلی سے ٹپک رہا تھا تو مسح صحیح ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ موزہ پر ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بارش کا پانی اس حصہ پر بہہ گیا جس پر مسح کرنا فرض تھا، یا اس پر پانی وغیرہ بہا دیا تو مسح کے لئے یہ کافی ہے۔(۱)

= اختلفوا ههنا لأن المعتبر ثلاث أصابع من أصابع اليد أو من أصابع الرجل قال الكرخي من أصابع الرجل و قال أبو بكر الرازي يعتبر أصابع اليد . (خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع : (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .

(و فرض ذلك) المسح (مقدار ثلث أصابع) طولا و عرضًا (من أصابع اليد) كما قاله أبوبكر الرازي وهو المختار خلافا لما قاله الكرخي أن المعتبر أصابع الرجل كما في الخرق لأنّها محل المسح وجه الأوّل أن الآلة وهي اليد أحق بالاعتبار كما في مسح الرأس .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية: (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

(۱) لو مسح باصبع واحدة و مدها حتى بلغ مقدار الثلاث من غير أن يأخذ ماء جديدا لايجوز ولو مسح باصبع واحدة ثلاث مرات وأخذ لكل مرة ماء جاز إن مسح كل مرة غير الموضع الّذي مسحه كأنّه مسح بثلاثة أصابع كما في قاضيخان...... ولو مسح برؤس الأصابع و جافي أصول الأصابع والكف لايجوز إلا أن يكون الماء متقاطرًا...... ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع جاز. (البحر الرائق: (۱/۱۷۳، ۱۷۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الهنديه : (۱/۳۲، ۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

بدائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .=

مسح کے لئے تین انگلیاں رکھ دیں

اگر موزے پر اس طرح مسح کرے کہ تین انگلیاں موزے پر رکھ دے اور ان کو نہ کھینچے تو مسح جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔(۱)

مسح میں پانی کا نشان ظاہر ہونا

موزے پر مسح کرتے وقت پانی کا نشان ظاہر ہونا شرط نہیں ہے، لیکن یہ صورت مستحب ہے۔(۲)

= الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبی کبیر : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية: (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

(۱) وكذا لو مسح بثلثة أصابع موضوعة وضعا غير ممدودة يجوز أيضًا لما قلنا ولكنه يكون مخالفا للسنة في جميع ذلك . (حلبی کبیر : (ص: ۱۱۰) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

بدائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .

الهنديه : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأول، ط: رشيديه

(۲) ويستحب أن يكون المسح خطوطا بالأصابع . (حلبی کبیر : (ص: ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

وإظهار الخطوط في المسح ليس بشرط ، وكذلك لو محى الخطوط من الخف ، وفي "الحجة " يستحب إظهار خطوط المسح على الخفين . (التاتارخانية : (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، ط: قديمي)

الدر المختار مع الرد : (۱/۲٦۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهنديه : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأول، ط: رشيديه

مسلمانوں کے باہم قتال میں مرنے والا مسافر

دو مسلم جماعتوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور اس میں کوئی مسافر یا خود ان میں سے کوئی ظلماً قتل کر دیا گیا، تو اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر دھاردار آلہ سے قتل کیا گیا ہے اور اسی مقام پر فوراً دم توڑ دیا ہے تو شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام جاری ہوں گے اور اگر دھاردار آلہ سے قتل نہیں کیا گیا تو شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔ (۱)

(۱) (هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل. (الدر المختار: (۲/۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

إن كان طاهر مكلف قتل مظلوما بحديدة ولم يجب بقتله بدل هو مال حالة القتل ولا عاد إلى حالة التمرض فهو في معنى شهداء أحد...... وقولنا قتل ظلما لأنه إذا قتل بحق رجم أو قصاص فإنه يغسل ويصلي عليه و كذا إذا قتل بشيئ لايوصف بالظلم كما إذا افترسه السبع أو سقط عليه البناء...... أو غرق في الماء فإنه يغسل...... وإنّما يجب القصاص بالقتل لو قتل بحديدة سواء كانت الحديدة صغيرة أو كبيرة و سواء جرحته أولا هٰذه رواية الطحاوی. وكذا بكل مايجب القصاص كما لو أحرقه بالنّار...... وقولنا ولا عاد إلى حالة التمرض لأنّه إذا ارتث بطلت شهادته في أحكام الدنيا وهو الغسل أما هو شهيد في الآخرة الخ. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۱۶، ۲۱۷) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في الجنائز، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

(والشهيد) شرعًا هو...... (أو قتله مسلم ظلماً) لابحد وقود (عمدا) لاخطأ (بمحدد) خرج به المقتول شبه عمد بمثقل...... (وكان) المقتول (مسلما بالغا خاليا من حيض و نفاس و جنابة ولم يرتث بعد انقضاء الحرب فيكفن بدمه وثيابه ويصلي عليه بلاغسل. وتحته في الشرح: (قوله: أو قتله مسلم) قيد بالقتل لأنّه لو تردى من موضع أو احترق بالنّار أو مات بهدم أو غرق فإنّه لايكون شهيدًا في حكم الدّنيا وهو شهيد الآخرة...... (قوله: كالثوب الخلق) قال في البحر: هو في اللغة من الرث: وهو الشيئ البالي وسمي مرتثًا لأنّه صار خلقا في حكم الشهادة والمرتثّ شرعًا: من خرج عن صفة القتلىٰ و صار إلى حال الدنيا بأن جرىٰ عليه من أحكامها أو وصل إليه شيئ من منافعها وهو شهيد في حكم الآخرة، فينال الثواب الموعود للشهداء. (قوله: فيلحق بشهداء أحد في الحكم) أي فيلحق من ذكر من مقتول أهل الحرب والبغي وقطّاع الطريق والمقتول ظلمًا، وبين حكم شهداء أحد بقوله فيدفن بدمه الخ. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۱۷، ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲/۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸) كتاب الجنائز، باب صلاة الشهيد، ط: سعيد.

مصافحہ رخصت کے وقت کرنا جائز ہے

رخصت کے وقت بھی مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۱)

مصافحہ کب مسنون ہے؟

جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو سلام کے بعد دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے۔(۲)

---

(۱) وروی عن قتادة مرسلا قال : قال النبیّ ﷺ : إذا دخلتم بیتا فسلموا علی أهله ، وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . (شرح السنة : (۱۲ / ۲۹۴) باب المصافحة و فضلها و ما قیل فی المعانقة والقبلة ، ط:ا لمکتب الإسلامی دمشق ، بیروت)

مصنف عبد الرزاق : (۱۰/ ۳۸۹) رقم الحدیث : ۱۹۴۵۰ ، باب التسلیم إذا خرج من بیت ، ط: المکتب الإسلامی بیروت.

شعب الإیمان للبیهقی : (۱۱/ ۲۳۱) رقم الحدیث : ۸۴۵۹ ، فصل فی سلام من دخل بیته أو بیتا لیس فیه أحد ، ط: مکتبة الرشد للنشر و التوزیع بالریاض .

وعن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا انتهی أحدکم إلی مجلس فلیسلم فإن بداله أن یجلس فلیجلس ثمّ إذا قام فلیسلم فلیست الأولیٰ بأحق من الآخرة. (جامع الترمذی: (۲/ ۱۰۰) أبواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم عند القیام والقعود، ط: سعید)

سنن أبی داؤد : (۲/ ۳۶۱) باب فی السلام إذا قام من المجلس ، ط: حقانیه ملتان .

شعب الإیمان : (۱۱/ ۲۳۱) فصل فی سلام من خرج من بیته ، رقم الحدیث : ۸۴۶۰ ، ط: مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض .

انظر الحاشیة اللاحقة متّصلًا أیضًا .

(۲) قوله عن قتادة قلت لأنس بن مالک أکانت المصافحة فی أصحاب النبیّ ﷺ قال نعم ...... أخرجه الترمذی و قال : حسن ، قال ابن بطال : المصافحة حسنة عند عامة العلماء و قد استحبها مالک بعد کراهته و قال النووی المصافحة سنة مجمع علیها عند التلاقی و قد أخرج أحمد و أبوداؤد والترمذی عن البراء رفعه ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفرلهما قبل أن یتفرّقا . (فتح الباری : (۱۱/ ۵۵) کتاب الاستیذان ، باب المصافحة ، ط: دار المعرفة بیروت)

وفیه سنیة المصافحة عند الملتقی الخ . (تحفة الأحوذی : (۷/ ۳۲) ماجاء فی المصافحة، رقم الحدیث : ۲۶۵۱ .=

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں جب کبھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ سے سرفراز فرمایا۔(۱) اور مصافحہ سلام کا تتمہ ہے۔(۱)

مصافحہ کی فضیلت

اسلامی اخوت ومحبت کے ساتھ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ

= المصافحة سنة قديمة متوارثة الك . (البحر الرائق : (۸/ ۲۲۱) كتاب الكراهية ، فصل في النظر واللمس ، ط: دار المعرفة)

رد المحتار على الدر : (۲/ ۲۳۵) كتاب الجنائز ، مطلب في دفن الميت ، ط: سعيد .

و فيه أيضًا : (۶/ ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة ، فرع قبيل فصل في البيع، ط: سعيد.

(۱) عن أيوب بن بشير عن رجل من عمزة أنه قال : لأبي ذر ...... هل كان رسول الله ﷺ يصافحكم إذا لقيتموه قال : مالقيته قطّ إلا صافحني و بعث إلي ذات يوم ولم أكن في أهلي فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سريره فالتزمني مني فكانت تلك أجود و أجود . (سنن أبي داؤد: (۲/ ۳۶۷) كتاب الأدب ، باب في المعانقة ، ط: رحمانيه)

مسند أحمد بن حنبل: (۵/ ۱۶۷) رقم الحديث : ۲۱۵۱۴ ، ط: مؤسسة القرطبة القاهرة.

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۷/ ۹۹) باب ما جاء في معانقة الرجل ، رقم الحديث : ۱۳۹۵۶ ، ط: المجلس دائرة المعارف النظامية في الهند .

المعجم الأوسط : (۷/ ۲۸۶) رقم الحديث : ۷۵۰۹ ، ط: دار الحرمين القاهرة .

شعب الإيمان : (۱۱/ ۲۹۰) قصة إبراهيم في المعانقة ، رقم : ۸۵۵۶ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

(۲) وعن ابن مسعود عن النبيّ ﷺ قال من تمام التحية الأخذ باليد . (جامع الترمذي : (۲/ ۱۰۲) أبواب الاستيذان والآداب ، ط: سعيد)

و قال عبد الله بن مسعود : من تمام التحية المصافحة . (شرح السنة : (۱۲/ ۲۹۰) باب المصافحة و فضلها ، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت .

شعب الإيمان : (۱۱/ ۲۸۳) فصل في المصافحة والمعانقة ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

مصنف لابن أبي شيبة : (۸/ ۴۳۲) قبيل باب في مصافحة المشرك ، ط: الدار السلفية الهندية القديمة .

کرتے ہیں تو جدائی سے پہلے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(۱)

معانقہ

سفر سے آنے پر معانقہ کرنا مسنون ہے۔(۲)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول الله ﷺ: ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن يفترقا. (جامع الترمذي: (۲/۱۰۲) أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في المصافحة، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۲/۳۶۱) كتاب الأدب، باب في المصافحة، ط: رحمانيه.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۳) أبواب الآداب، باب المصافحة، ط: قديمي.

مصنف لابن أبي شيبة: (۸/۴۳۱) في المصافحة عند السلام، ط: طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.

شعب الإيمان: (۱۱/۲۸۰) فصل فيمن كره القيام له تورّعا، رقم الحديث: ۸۵۴۳، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

السنن للبيهقي: (۷/۹۹) باب ماجاء في مصافحة الرجل، رقم الحديث: ۱۳۳۴۹، ط: مكتبة دار الباز، مكة المكرمة.

مسند أحمد بن حنبل: (۴/۳۰۳) حديث البراء بن عازب رضي الله عنه، رقم الحديث: ۱۸۷۲۱، ط: مؤسسة قرطبة، قاهرة.

(الا غفرلهما) ...... والذي يكفر بالأعمال الصالحة صغائر الذنوب المتعلقة بحق الله سبحانه و تعالىٰ. (دليل الفالحين لطريق رياض الصالحين: (۶/۱۸۰) مؤلف: محمد على بن محمد بن علان بن ابراهيم البكري الصديقي الشافعي (۱۰۵۷ھ م)

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله ﷺ في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله ﷺ عريانًا يجر ثوبه والله مارأيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبّله. (مشكاة المصابيح: (۲/۴۰۲) باب المصافحة والمعانقة، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۲/۱۰۲) أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في المعانقة والقبلة، ط: سعيد.

شرح السنة: (۱۲/۲۹۰) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتبة الاسلامي دمشق بيروت.

وعن الشعبي أنّ النبيّ ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه و قبل ما بين عينيه.

أبوداؤد: (۲/۳۶۲) كتاب الادب، باب في القبلة ما بين العينين، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

و قال الشعبي: كان أصحاب النبيّ ﷺ يصافح بعضهم بعضًا، وإذا جاء أحدهم من سفر، عانق صاحبه، وقدم سلمان فدخل المسجد فقام إليه أبودرداء فالتزمه. (شرح السنة: (۱۲/۲۹۲) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتب الاسلامي دمشق بيروت) =

سفر کے بغیر بھی اکرام، تعظیم اور الفت ومحبت کی بنا پر معانقہ کرنا جائز ہے، لیکن قمیص یا چادر کے بغیر معانقہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

معانقہ کرنا

سفر سے واپس آنے والے کے ساتھ معانقہ کرنا جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت یا کراہت نہیں ہے۔

عرصہ کے بعد ملاقات ہونے یا سفر سے واپس آنے کے مواقع پر معانقہ کرنا (بغل گیر ہوکر ملنا) مسنون اور مستحب ہے۔

= و فيه أيضًا : فأما المأذون فيه ، فعند التوزيع ، وعند القدوم من السفر ، وطول العهد بالصاحب و شدة الحب في الله ومن قبل فلا يقبل الفم ، ولكن اليد والجبهة . (شرح السنة : (۲۹۳/۱۲) ط: المكتب الاسلامي دمشق)

و كان يعتنق القادم من سفر ، ويقبّله إذا كان من أهله ، قال الشعبي : كان أصحاب رسول الله ﷺ إذا قدموا من سفر تعانقوا . (مختصر زاد المعاد : (۱۴۸/۱) فصل في هدى ﷺ في آداب السفر ، ط: مكتبة المدينة)

(۱) (وكره) تحريما قهستاني...... (و) وكذا (معانقته في إزار واحد) و قال أبويوسف لابأس بالتقبيل والمعانقة في إزار واحد (ولو كان عليه قميص أو جبة جاز) بلاكراهة بالاجماع وصححه في الهداية وعليه المتون الخ. وفي الشامية: (قوله: وكذا معانقته) قال في الهداية: ويكره أن يقبل الرجل فم الرجل أو يده أو شيأ منه أو يعانقه وذكر الطحاوي : أن هٰذا قول أبي حنيفةؒ و محمدؒ، و قال أبويوسفؒ: لابأس بالتقبيل والمعانقة لما روى أن عليه الصلاة والسلام عانق جعفرا حين قدم من الحبشة و قبله بين عينيه، ولهما ما روى أنّه عليه الصلاة والسلام نهى عن المكامعة؟ وهي المعانقة "وعن المكاعمة" وهي التقبيل، ومارواه محمول على ما قبل التحريم، قالوا الخلاف في المعانقة في إزار واحد أمّا إذا كان على قميص أو جبة لابأس به بالاجماع وهو الصحيح، ووفق الشيخ أبو المنصور بين الاحاديث فقال: المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة، وعبر عنه المصنف بقوله: في إزار واحد فإنّه سبب يفضي إليها فأما على وجه البر والكرامة إذا كان عليه قميص واحد فلابأس به الخ.
(الدر مع الرد: (۳۸۰/۶، ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء و غيره، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۹۸/۸) كتاب الكراهية ، فصل في النظر واللمس ، ط: سعيد .

الهندية: (۳۶۹/۵) كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون في ملاقات الملوك الخ، ط: رشيديه.

جس معانقہ اور ہاتھ و پیشانی کو چومنے سے کسی برائی میں مبتلا ہوجانے یا شک وشبہ کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو، یا بے جا خوشامد اور تعظیم کے طور پر ہو وہ مکروہ ہے۔(۱)

معتدہ اگر سفر کر کے چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

معتدہ کے لئے عدت کے دوران شرعی عذر کے بغیر ایک جگہ سے منتقل ہوکر دوسری جگہ جانا جائز نہیں، تاہم اگر وہ عدت کے دوران دوسری جگہ منتقل ہوکر چلی گئی تو ایسی صورت میں جہاں وہ گئی ہے اگر وہ جگہ قابل اطمینان ہے تو بقیہ عدت وہیں گزارے اب وہاں سے دوبارہ شرعی عذر کے بغیر منتقل ہونا یا پہلی جگہ واپس جانا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) (وكره) تحريما قهستاني (تقبيل الرجل) فم الرجل أو يده أو شيأ منه وكذا تقبيل المرأة المرأة عند لقاء أو وداع قنية، وهٰذا لو عن شهوة وأمّا على وجه البر فجائز عند الكل خانية وفي الاختيار عن بعضهم لابأس به إذا قصد البر وأمن الشهوة كتقبيل وجه و فمه و نحوه. (و) كذا (معانقته في إزار واحد) ...... الخ وتحته في الشامية: (قوله: وكذا معانقته) ...... و وفق الشيخ أبو منصور بين الاحاديث فقال: المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة. (الدر مع الرد: (۶/۳۸۰، ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸/۱۹۸) كتاب الكراهية، فصل في النظر واللمس، ط: سعيد.

الهندية: (۵/۳۶۹) كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون في ملاقات الملوك الخ، ط: رشيديه.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۳/۴۰۸) كتاب الحظر والإباحة، باب فيما يكره من النظر والمس للاقارب والأجانب ومالايكره، ط: رشيديه.

(۲) (وتعتدان) أى معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف مالها أو لاتجد كراء البيت) ونحو ذٰلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه. (الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الّذى يضاف إليها بالسكنىٰ حال وقوع الفرقة والموت...... وإذا انتقلت لعذر يكون سكناها في البيت الّذى انتقلت إليه بمنزلة كونها في المنزل الّذى انتقلت منه في حرمة الخروج عنه كذا في البدائع. (الهندية: (۱/۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه) =

مغرب پڑھ کر ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا۔ جہاز مغرب کی طرف اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس پر مغرب کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مغوی

''اغوا شدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۶۴)

= الحرة المسلمة فی عدة الطلاق أو فرقة سوی الموت لاتخرج لیلًا و لانهارًا إلا لضرورة من خوف انهدام أو حرق أو ضیاع والمتوفٰی عنها زوجها تخرج بالنهار لحاجة إلی النفقة ولاتبیت إلا فی بیت زوجها...... والمعتبر فی ذٰلک البیت الّذی تسکن فیه قبل الفرقة...... وکذا إذا خافت علی متاعها فی ذٰلک البیت ثم لاتخرج بعد ذٰلک عن المکان الّذی انتقلت إلیه. (فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندیه: (۱/ ۵۵۳) کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فیما یحرم علی المعتدة، ط: رشیدیه)

وفی الجامع الصغیر المطلقة تعتد فی بیت کانت قبل الفرقة فیه ولاتخرج لیلا ولا نهارا فی العدة والمتوفی عنها زوجها تخرج نهارا والمختلعة علی أن لانفقة لا اختلف المشایخ رحمهم اللّٰه فیها. وإذا بانت فوجب الاعتداد فی بیت الزوج لابد من حائل بینها و بین الزوج فإن کان الزوج فاسقا تخرج من منزله ویسکن منزلًا آخر ثم لایخرج من ذٰلک المنزل حتی تنقض عدتها الخ. (خلاصة الفتاوٰی: (۲/ ۱۱۹) کتاب الطلاق، الفصل الثامن فی العدة، الجنس الثالث، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه)

(۱) ووقت العصر منه إلی قبیل الغروب فلو غربت ثم عادت هل یعود الوقت الظاهر نعم، وقال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله: الظاهر نعم) بحث صاحب النهر حیث قال: ذکر الشافعیة أن الوقت یعود ...... قلت علی أن الشیخ اسماعیل رد ما بحثه فی النّهر تبعا للشافعیة بأن صلاة العصر بغیبوبة الشفق تصیر قضاءً ورجوعها لایعیدها أداءً و ما فی الحدیث خصوصیة علی رضی اللّٰه عنه کما یعطیه قوله علیه الصلاة والسلام أنه کان فی طاعتک و طاعة رسولک اهـ. قلت ویلزم علی الأوّل بطلان صوم من أفطر قبل ردّها وبطلان صلاة المغرب لوسلمنا عود الوقت بعودها للکل. واللّٰه أعلم. (رد المحتار: (۱/ ۳۶۰) کتاب الصلاة، مطلب لوردت الشمس بعد غروبها، ط: سعید)

أحسن الفتاوٰی: (۴/ ۶۹، ۷۰) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا، ط: سعید.

مقصد سفر پورا ہو جائے

''سفر کا مقصد پورا ہو جائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۸۲)

مقیم امام کا قعدۂ اولیٰ رہ گیا

اگر مسافر ایسے امام کے پیچھے اقتداء کرے جو مقیم ہو تو وہ مسافر بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے چار رکعت پڑھے گا، اب اگر امام نے سہواً قعدۂ اولیٰ کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو کرنے کے بعد جس طرح مقیم امام کی نماز ہو جائے گی اسی طرح مسافر مقتدی کی نماز بھی پوری ہو جائے گی، کیونکہ مقیم امام کے پیچھے اقتداء کرنے سے مسافر مقتدی کے قعدۂ اولیٰ کی فرضیت ختم ہو کر واجب کا درجہ لے لیتی ہے، اس لئے امام کے سجدہ سہو سے مقتدی کی نماز بھی پوری اور مکمل ہو جائے گی۔(۱)

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتم لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله...... ثم في اقتداء المسافر بالمقيم إذا لم يجلس الإمام قدر التشهد في الركعتين عامدا أو ساهيا و تابعه المسافر فقد قيل تفسد صلاة المسافر، و قيل لاتفسد كذا في السراج الوهاج. والفتوى على عدم الفساد لأن صلاته صارت أربعا بالتبعية الخ.(البحر الرائق: (۱۴۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ وأما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم الخ. وتحته في الشامية: (قوله: فيصح في الوقت و يتم) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت...... حتى لو تركها الإمام ولو عامدا و تابعه المسافر لاتفسد صلاته على ماعليه الفتوى، وقيل تفسد كذا في السراج ولا وجه له يظهر. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أولها أو في آخرها ...... وإن قام الإمام إلى الثالثة ولم يقعد و تابعه المسافر قيل تفسد صلاته بترك القعدة والصحيح أنه لاتفسد. (الفتاوى التاتارخانية : (۲۰/۲ ، ۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

مقیم امام کے پیچھے مسافر قضا نماز میں اقتدا کیوں نہیں کر سکتا

''مسافر مقیم امام کے پیچھے قضا نماز میں اقتدا کیوں نہیں کر سکتا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۷/۲)

مقیم امام کے پیچھے مسافر نیت کیسے کرے

''مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۸/۲)

مقیم بقیہ نماز کیسے پوری کرے؟

اگر امام مسافر اور مقتدی مقیم ہیں تو جب امام دو رکعت پر سلام پھیر دے گا تو مقیم مقتدی سلام نہیں پھیریں گے بلکہ کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پوری کریں گے، اور بقیہ دو رکعتیں پوری کرتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھیں گے بلکہ سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے میں جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت خاموش کھڑے رہ کر رکوع کریں گے اور اللّٰہ اکبر، سمع اللّٰہ لمن حمدہ، اور ربنا لک الحمد کہیں گے۔ (۱)

= الهندية : (۱۴۲/۱) الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

خلبی کبير : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۹۹/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

اوترک الامام القعود الاول لان القعدة صارت واجبة فی حقه ايضا فلا يبطل فرضه بتركها وعليه الفتوى. (حاشية الطحطاوی علی المراقی : (۱۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلوة المسافر . ط: مكتبه غوثية ، ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی)

المحيط البرهانی : (۴۲۱/۲) كتاب الصلوة ، الفصل الثانی والعشرون صلوة السفر ومما يتصل بهذا الفصل المقيم والمسافر اذا امّ احدهما صاحبه، ط: ادارة القرآن.

(۱) وفی الهداية: وإذا صلی المسافر بالمقيم ركعتين سلم وأتم المقيمون صلاتهم لأن المقتدی التزم الموافقة فی الركعتين فينفرد فی الباقی كالمسبوق إلا أنه لايقرأ فی الأصح لأنه مقتد تحريمة لافعلا والفرض صار مؤدی فيتركها احتياطا بخلاف المسبوق لأنه أدرك قراءة نافلة فلم يتأد الفرض فكان الإتيان أولىٰ. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

مقیم بننے کے لئے چھ شرائط ہیں

۱۔اقامت کی نیت کرنا۔(۱)

۲۔مسافر عملی طور پر سفر ختم کردے،اگر چلتا رہا،سفر کرتا رہا تو اقامت کی نیت صحیح نہیں ہوگی،اگر ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے لیکن سفر ابھی تک جاری ہے تو مقیم نہیں بنے گا اور قصر

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير :(ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۱) (أو ينوى) ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا لإقامة نصف شهر حقيقة أو حكما ...... (بموضع) واحد (صالح لها) . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وفي المجتبى : لايبطل السفر إلا بنية الإقامة . (البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمي .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

بدائع الصنائع : (۹۷/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ،ط: سعيد.

کرنا واجب رہے گا۔(۱)

۳۔وہ جگہ جہاں ٹھہرنے کی نیت کی ہے، ٹھہرنے کے قابل ہو، چنانچہ اگر کسی صحرا (جنگل) میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا جہاں ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے یا کوئی ویران جزیرہ یا سمندر ہے، تو مقیم نہیں بنے گا قصر کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذٰلک (سنين). وفى الرد: (قوله: ولم ينوها) وكذ إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر لأن حالته تنافى عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲٦/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وقيد بنية الإقامة ؛ لأنّه لو دخل بلدا ولم ينو أنه يقيم فيها خمسة عشر يوما وإنما يقول غدا أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتى بقى على ذٰلک سنين قصر ، وفى المجتبى : والنية إنما تؤثر بخمس شرائط : أحدها ترک السير حتى لونوى الإقامة وهو يسير لم يصح الخ . (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاةالمسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) وأما المكان الصالح للإقامة فهو موضع اللبث والقرار فى العادة نحو الأمصار والقرى ، وأما المفازة والجزيرة والسفينة فليست موضع الإقامة حتى لو نوى الإقامة فى هٰذه المواضع خمسة عشر يوما لايصير مقيما. (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط:سعيد)

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱٦۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشيةالطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۰) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، =

لیکن اگر شرعی مسافت کی مقدار جانے سے پہلے جنگل وغیرہ میں اقامت کی نیت کرلی تو اس صورت میں مقیم ہو جائے گا۔(۱)

۴۔ جہاں ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ ایک ہی مقام ہو، اگر دو شہروں میں جن میں سے کسی ایک شہر کی تعیین نہیں کی گئی، قیام کی نیت کی ہے تو مقیم نہیں بنے گا اور قصر کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

التاتارخانية: (۲/ ۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان المواضع، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۱) أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما وإن كان فى المفازة. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/ ۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيه الإقامة، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۲) (ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بإحداهما)...... وكذا تصح إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت. وتحته فى الشرح: (قوله: لم يعين المبيت بإحداهما) أما إذا عينه، بأن نوى أن يقيم الليل فى احداهما و يخرج بالنهار إلى الموضع الآخر، فإذا دخل أوّلا الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالنّهار لم يصر مقيما أى حتى يدخل الموضع الّذى نوى المبيت فيه، وإن دخل أوّلا الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيما، ثم بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافرا لأن موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه...... (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/ ۱۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۲/ ۱۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مدّة الإقامة، ط: قديمى. =

۵۔نیت کرنے والا اپنے ارادہ کا مختار ہو،اگر کسی تابع اور ماتحت نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت درست نہیں ہوگی اور اس وقت تک نماز پوری پڑھے گا جب تک کہ اصل متبوع کی نیت کے بارے میں معلوم نہ ہو۔(۱)

۶۔کم از کم مسلسل پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس درمیان مسافت شرعی کی مقدار سفر کی نیت نہ ہو۔(۲)

= الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع ، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

(۱) والنية إنما تؤثر ...... والاستقلال بالرأى . (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لا التّابع كامرأة) الخ . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد

الأصل في هذا أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه الخ . (التاتارخانية : (۲/۱۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيما بنية إقامة الخ ، ط: قديمى .

(۲) (أو ينوى إقامة نصف شهر ببلد أو قرية) ...... (و قصر إن نوى أقل منه) الخ و تحته في الشرح : شروط إتمام الصلاة ستة : النية والمدّة ...... الخ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

نوٹ ! مسافر اپنے وطن اصلی میں داخل ہوتے ہی فوراً مقیم بن جاتا ہے خواہ ایک منٹ کے لئے داخل ہوا اور پھر فوراً واپس جانے کی نیت ہو۔(۱)

مقیم کا قضا نماز میں مسافر امام کی اقتدا کرنا

مقیم کے لئے وقت گزرنے کے بعد قضا نماز مسافر امام کی اقتدا میں پڑھنا جائز ہے البتہ امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی کھڑے ہوکر بقیہ دو رکعت سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بغیر پڑھے گا یعنی قراءت کی مقدار خاموش کھڑا رہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔(۲)

---

(۱) (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر . وفي الشاميه : (قوله : حتى يدخل الخ) أي الذي فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة لأن مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى نية . (الدر مع الرد : (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) وأمّا اقتداء المقيم بالمسافر فيصح في الوقت و خارج الوقت لأن صلاة المسافر في الحالتين واحدة والقعدة فرض في حقه نفل في حق المقتدي واقتداء المتنفل بالمفترض جائز في كل صلاة فكذا في بعضها فهو الفرق ثم إذا سلم الإمام على رأس الركعتين لايسلم المقيم لأنه قد بقي عليه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولكنه يقوم و يتمها أربعا . ولا قراءة على المقتدي في بقية صلاته . (بدائع الصنائع : (۱۰۲/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

(وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فإذا قام) المقيم (إلى الإتمام لايقرأ) ولايسجد للسهو (في الأصح) لأنه كاللاحق . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق :(۱۳۵/۲) باب المسافر ،ط : سعيد . =

مقیم کا مسافر امام کی اقتدا کرنا

مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے، خواہ ادا نماز ہو یا قضا، اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی پر لازم ہوگا کہ اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کر لے، اور اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت میں جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت خاموش کھڑا رہے اس لئے کہ یہ لاحق ہے یعنی شروع سے امام کے ساتھ شریک ہے اور قعدہ اولیٰ اس مقتدی پر راجح قول کے مطابق فرض نہیں ہے۔(۱)

= ولو أن مسافرا صلى ركعة من العصر فغربت الشمس فجاء مقيم واقتدى به في هذه الحالة صح اقتداؤه فصار داخلا في صلاته والجملة في ذلك أن اقتداء المقيم بالمسافر جائز في الوقت و خارج الوقت إذا اتفق الفرضان ، واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت ، وفي الفتاوى العتابية: ويصير أربعا ، ولايجوز خارج الوقت الخ . (التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

(۱) (وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فإذا قام) المقيم (إلى الإتمام لايقرأ) ولايسجد للسهو (في الأصح) لأنه كاللاحق والقعدتان فرض عليه و قيل لا ، قنية . و في الرد : (قوله : و قيل لا) أي قيل : إن القعدة الأولىٰ ليست فرضا عليه . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۲/۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

التاتارخانية: (۲۱/۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

مقیم کو مسافر امام کے پیچھے ایک رکعت ملی

اگر مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں سے ایک رکعت ملی ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت خالی پڑھ کر قعدہ کرے اور التحیات پڑھے، پھر اٹھ کر ایک رکعت خالی پڑھے اور آخری رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ لاحق اور مسبوق دونوں کے حکم میں ہے۔(۱)

نوٹ: خالی پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کی مقدار تک خاموش کھڑا رہے پھر اس کے بعد اللّٰہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔

مقیم کی امامت افضل ہے یا مسافر کی

اگر مقتدیوں میں مسافر اور مقیم دونوں ہیں، تو دونوں میں سے ہر ایک کی امامت درست ہے، البتہ مقیم کو امام بنانا بہتر اور افضل ہے، کیونکہ مسافر کی امامت پر ناواقف مقتدی کی نماز فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔(۲)

---

(۱) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث، وصلاة خوف و مقيم ائتم بمسافر ...... وحكمه (أى اللاحق) كمؤتم فلايأتى بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية إقامة، ويبدأ بقضاء مافاته عكس المسبوق ثم يتابع إمامه إن أمكنه إدراكه وإلا تابعه، ثم صلى ما نام فيه بلاقراءة، ثم ما سبق به بها إن كان مسبوقا أيضًا، ولو عكس صح وأثم لترك الترتيب. (الدر المختار مع الرد: (۱/۵۹۴ ـ ۵۹۶) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فى أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد)

عزيز الفتاوىٰ: (ص: ۲۳۶) كتاب الصلاة، فصل فى الاقتداء، ط: دار الاشاعت كراچى.

البحر الرائق: (۱/۳۵۶) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۱۷۵) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان من يجب عليه سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) واختلف فى المسافر مع المقيم قيل هما سواء، و قيل: المقيم الأولىٰ. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۲۴۴) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

جماعة فى دار اضياف يريد أن يتقدم واحد ينبغى أن يتقدم المالك فإن قدم المالك واحدا منهم لعلمه و كبره فهو أفضل وفى الملتقط: إذا تقدم أحدهم جاز؛ لأن الظاهر أن المالك =

لیکن اگر ان میں زیادہ متقی اور پرہیز گار مسافر ہو تو اس کو امام بنانا بہتر ہوگا۔(۱)

مقیم مدت ختم ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا

اگر کسی مقیم کو وضو کر کے موزے پہننے کے بعد ایک دن اور ایک رات کی مدت پوری ہونے سے پہلے سفر میں نکلنا پڑا اور وہ شرعی مسافر ہو گیا تو اس صورت میں اس کو مسافر کی مدت پوری کرنے کی اجازت ہوگی، مثلاً بارہ گھنٹے گزرنے کے بعد مقیم مسافر ہو گیا تو ۷۲ گھنٹوں میں سے بقیہ ساٹھ ۶۰ گھنٹے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۲)

= إذا لضيفه إكراما له. وفي الجامع الجوامع: صاحب البيت أولىٰ إلا أن يكون معه ذو سلطان أو قاض.
(الفتاویٰ التاتارخانية: (۱/۴۳۷) كتاب الصلاة، الفصل السادس في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: قديمي)

☜ واختلف في المسافر مع المقيم ...... و قيل المقيم أولىٰ و ينبغي ترجيحه كما لايخفىٰ.
(البحر الرائق : (۱/۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

☜ الدر مع الرد : (۱/۵۵۸) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط : سعيد.

(۱) فالأعلم أحق بالإمامة ثم الأقرأ (ثم الأورع). (حاشية الطحطاوی على المراقي : (ص: ۲۴۳) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ خلاصة الفتاویٰ : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☜ التاتارخانية: (۱/۴۳۶) كتاب الصلاة، الفصل السادس في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: قديمي.

☜ الأصل : أن بناء الإمامة على الفضيلة والكمال فكل من كان أكمل و أفضل فهو أحق بها.
(البحر الرائق : (۱/۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ،ط : سعيد)

☜ حلبي كبير : (ص: ۵۱۳) فصل في الإمامة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☜ الدر المختار مع الرد : (۱/۵۵۷) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد.

☜ الهندية : (۱/۸۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، ط: رشيديه.

(۲) (مسح مقيم) بعد حدثه (فسافر قبل تمام يوم وليلة) فلو بعده نزع (مسح ثلاثاً). وفي الرد: (قوله : مسح ثلاثاً) أي تمم مدة السفر لأن الحكم الموقت يعتبر فيه آخر الوقت. (الدر مع الرد : (۱/۲۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۱/۱۷۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد.

☜ التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهار ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح ، ط: قديمي. =

مقیم، مسافر امام کے پیچھے قعدہ میں شریک ہوا

اگر مقیم مقتدی، مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز کے قعدہ میں شریک ہوا تو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے بغیر پڑھے یعنی کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع میں چلا جائے، اور آخری دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ شخص مسبوق لاحق ہے۔(۱)

مقیم، مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے ظہر، عصر اور عشاء میں چار رکعت کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ اس کے ذمہ میں چار رکعت فرض ہیں، دو رکعت مسافر امام کے ساتھ اور دو رکعت

= حلبی کبیر : (ص: ۱۱۱) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

خلاصة الفتاوی : (۱/۳۱) وأما مسائل مسح الخفین ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندیه: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه .

(۱) ولایقرأ المؤتم المقیم فیما یتمه بعد فراغ إمامه المسافر فی الأصح ؛ لأنّه أدرک مع الإمام أوّل صلاته ، و فرض القراءة قد تأدی بخلاف المسبوق . (مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

(والـلاحق من فاتته) الرکعات (کلها أو بعضها) لکن (بعد اقتدائه) بعذر کغفلة و زحمة و سبق حدث ، وصلاة خوف و مقیم ائتم بمسافر ...... وحکمه (أی اللاحق) کمؤتم فلایأتی بقراءة ولا سهو ولا یتغیر فرضه بنیة إقامة ، ویبدأ بقضاء مافاته عکس المسبوق ثم یتابع إمامه إن أمکنه إدراکه وإلا تابعه ، ثم صلی ما نام فیه بلاقراءة ، ثم ما سبق به بها إن کان مسبوقا أیضًا ، ولو عکس صح وأثم لترک الترتیب . (الدر المختار مع الرد : (۱/۵۹۴ ـ ۵۹۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، مطلب فی أحکام المسبوق والمدرک واللاحق ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۳۵۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/۱۷۵) کتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بیان من یجب علیه سجود السهو ، ط: سعید.

امام کے سلام کے بعد پڑھے گا۔(۱)

مقیم مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہو گیا

"مسبوق مقیم پر سہو سجدہ واجب ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۱۱)

مقیم مقتدی نے مسافر امام کے ساتھ سہو کا سلام پھیر دیا

مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے مسبوق کی طرح ہوتا ہے۔(۲)

جس طرح مسبوق کے لئے امام کے سہو سجدہ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا صحیح نہیں اسی طرح مقیم مقتدی کے لئے بھی مسافر امام کے سہو سجدہ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا

---

(۱) وأمّا اقتداء المقیم بالمسافر فیصح فی الوقت و خارج الوقت لأن صلاة المسافر فی الحالتین واحدة و القعدة ثم إذا سلم الإمام علی رأس الرکعتین لایسلم المقیم لأنه قد بقی علیه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولکنه یقوم و یتمها أربعا لقوله ﷺ: أتموا یاأهل مکة فإنا قوم سفر. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) کتاب الصلاة، فصل وأما بیان ما یصیر المسافر به مقیما، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوی: (۱/۲۰۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۳) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

ولابدّ من التعیین عند النیة ...... لفرض أنّه ظهر أو عصر ...... و واجب أنه وتر أو نذر ...... دون تعیین عدد رکعاته لحصولها ضمنا فلایضر الخطأ فی عددها. (الدر مع الرد: (۱/۴۱۸-۴۲۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱/۲۸۲) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۲۱۸) فصل: فی النیة، ط: نعمانیه کوئٹه.

(۲) والمقیم خلف المسافر حکمه حکم المسبوق فی سجدتی السهو. (الهندیة: (۱/۱۲۸) کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، فصل سهو الإمام، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة: (۱/۵۳۷) کتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی.

درست نہیں لہٰذا اگر مقیم مقتدی نے قصداً یہ سمجھ کر سلام پھیرا کہ جس طرح امام پر سجدہ سہو کا سلام پھیرنا ضروری ہے اسی طرح مجھ پر بھی ضروری ہے، تو اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر بھول سے سلام پھیر دیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی البتہ سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۱)

مقیم نے بے وضو نماز پڑھ لی

اگر کسی مقیم نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیا پھر اس کو یاد آیا کہ ظہر اور عصر کی نمازیں بے وضو پڑھی ہیں، تو ظہر کی چار رکعت اور عصر کی دو رکعت قضا کرے۔(۲)

---

(۱) (قوله : والمسبوق يسجد مع إمامه) قيد بالسجود لأنه لايتابعه في السلام بل يسجد معه ويتشهد فإذا سلم الإمام قام إلى القضاء، فإن سلم فإن كان عامدا فسدت وإلا لا، ولا سجود عليه إن سلم سهوا قبل الإمام أو معه، وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردًا حينئذٍ بحر ...... (قوله ولو سها فيه) أى فيما يقضيه بعد فراغ الإمام يسجد ثانيا لأنه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه. (رد المحتار: (۲/۸۲، ۸۳) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

ثم المسبوق إنّما يتابع الإمام في السهو لا في السلام فيسجد معه و يتشهد فإذا سلم الإمام قام إلى القضاء فإن سلم فإن كان عامدا فسدت وإلا فلا ولا سجود عليه إن سلم قبل الإمام أو معه وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردا حينئذٍ. (البحر الرائق: (۲/۱۰۰) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

(ومنها) أنه يتابع الإمام في السهو ولايتابعه في التسليم والتكبير والتلبية، فإن تابعه في التسليم والتلبية فسدت. (الهندية: (۱/۹۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۷۴) كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس آخر في المقدمة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) وفائتة السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعا والمعتبر فيه آخر الوقت. (قوله: والمعتبر فيه آخر الوقت) أى المعتبر في وجوب الأربع أو الركعتين عند عدم الأداء في أوّل الوقت الجزء الاخير من الوقت وهو قدر ما يسع التحريمة فإن كان فيه مقيما وجب عليه أربع وإن كان مسافرا فركعتان ولو صلى الظهر والعصر وهو مقيم ثم سافر قبل غروب الشمس والمسئلة بحالها يصلى الظهر أربعا والعصر ركعتين. (البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

کیونکہ یہ شخص ظہر کے وقت مقیم تھا اور عصر کے آخری وقت میں مسافر تھا، مقیم پر چار اور مسافر پر دو رکعت فرض ہوتی ہیں، اور جیسے فرض ہوتی ہے ویسے ہی ادا کرنا لازم ہے۔(۱)

مقیم نے روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر شروع کیا

اگر کسی مقیم نے رات میں روزہ رکھنے کی نیت کر لی، پھر سفر کا آغاز اس طرح کیا کہ صبح صادق سے پہلے وطن کی آبادی سے نکل گیا، تو ایسا شخص اگر روزہ نہ رکھے اور افطار کر لے تو گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

= خلاصة الفتاوی: (۱۹۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبيل مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۶/۲) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

(۱) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها...... ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة الّتي فاتت عنه إلا لعذر و ضرورة فيقضي مسافر في السفر مافاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعا والمقيم في الإقامة مافاته في السفر منها ركعتين والقضاء فرض في الفرض و واجب في الواجب و سنة في السنة. (الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۶۶/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

(۲) (وللمسافر) الّذي أنشأ السفر قبل طلوع الفجر إذ لا يباح له الفطر بإنشائه بعد ما أصبح صائمًا بخلاف ما لو حلّ به مرض بعده فله (الفطر) لقوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲۸۲/۲) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۴۲۱/۲-۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۴/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد. =

اور اگر رات میں روزہ رکھنے کی نیت کی، پھر صبح صادق ہونے کے بعد سفر کا آغاز کیا تو اب روزہ توڑنا جائز نہیں، لیکن اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مقیم نے مدت پوری کرنے کے بعد سفر کیا

اگر مقیم نے موزہ پہننے کے بعد ایک دن ایک رات کی مدت پوری کرنے کے بعد سفر کیا تو موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھو کر وضو کرے گا۔(۲)

= خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

وفيه أيضًا: (۱/۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس في الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّذي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

(۱) منها السفر الّذي يبيح الفطر وهو ليس بعذر في اليوم الّذي أنشأ السفر فيه كذا في الغياثية. فلو سافر نهارا لايباح له الفطر في ذٰلك اليوم وإن أفطر لا كفارة عليه بخلاف مالو أفطر ثمّ سافر كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۵۷) كتاب الصوم، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم، نوع منه، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(يجب على المقيم إتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان (سافر فيه) أي في ذٰلك اليوم (و) لكن (لا كفارة عليه لو أفطر فيهما) للشبهة في أوّله و آخره. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

(۲) وإذا استكمل مسح الإقامة ثم سافر ينزع خفيه ويغسل رجليه كذا في المحيط. (الهندية (۱/۳۳، ۳۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفن، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۹) الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۱/۸) كتاب الطهارة، مطلب في بيان مدة المسح، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المسح، =

پھر موزہ پہنے گا اور مسافر ہونے کی وجہ سے تین دن تین رات تک مسح کر سکے گا۔(۱)

مقیم واپسی میں مسافر بن گیا

''سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۸۰)

مقیم ہے دو شہر میں

۱۔''دو شہروں میں مقیم ہے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۱)

۲۔''سفر کے دوران وطن سے گزرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۷)

مکان

''زمین'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۶۰)

مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہو جائے

اگر عورت کے محرم یا شوہر کے ساتھ مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد محرم یا شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس دور کی مشکلات، پریشانی اور مجبوری کی وجہ سے محرم وغیرہ کے بغیر بھی حج

= وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

البحر الرائق : (١/ ١٧٩) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

حلبی کبیر : (ص: ١١١) فصل في المسح على الخفين ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ١٠٤) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(١) ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم و ليلة وللمسافر ثلاثة أيّام ولياليها هكذا في المحيط . (الهندية : (١/ ٣٣) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (١/ ٢٧١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ١٠٤) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (١/ ١٧١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبی کبیر : (ص: ١٠٧) فصل في المسح على الخفين ، ط: سليل اكيڈمی لاهور .

کر لے، کیونکہ یہ معذور ہے۔(۱)

ملازمت کی جگہ

☆......بعض سرکاری ملازمین اپنے بیوی بچوں کو ملازمت کی جگہ میں مستقل طور پر رکھتے ہیں پھر وہاں سے مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہیں، یہ لوگ جب اپنے بیوی بچوں کی قیام گاہ پر پہنچیں گے مقیم ہو جائیں گے۔(۲)

---

(۱) نوٹ: مکہ معظمہ میں محرم کیساتھ عدت پوری کی جا سکے تو فبہا ورنہ بحفاظت وطن میں آ جانا چاہیے، بحالت موجودہ محرم کے ساتھ بھی حج کے لیے عرفات جانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ منها العدة فلو اهلت بالحج فطلقها زوجها ولزمتها العدة صارت محصرة ولو مقيمة أو مسافرة معها محرم۔ (شامیة: (۲/۵۹۰) کتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعید) ممکن ہو تو ایک سال رہ کر حج کر کے آئے یا آئندہ سال حج کے لیے واپس جائے عذر شرعی کی وجہ سے نہ جا سکے تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ یہ اصل مسئلہ ہے۔ مگر چونکہ حکومت کی جانب سے قانون سخت ہو گئے ہیں اور نا قابل برداشت دشواریوں کا سامنا ہے اس لیے کتاب ''زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک'' میں لکھا ہے کہ: ''اگر چہ مکہ معظمہ ہی میں ہو تو عرفات پر نہ جائے بلکہ عمرہ کے افعال بجالا کر حلال ہو اور چاہے تو فوت ہوتے وقت وقوف عرفہ کے حلال ہو جائے، اس مسئلہ میں بہت ہی مشکل پیش آوے گی...... تو یہ بھی اسی طرح معذور سمجھی جاوے جیسے بوادی (جنگل) وغیرہ میں جہاں اقامت مشکل ہو تو مکہ مکرمہ کو چلی جانے کا جواز ہے تو اب اس حالت میں عرفات پر حج کرنے کو جائے تو عذر ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کو نہایت مشکل پیش آوے گی۔ اگر افعال عمرہ بجالا کر حلال ہو گئی تو پھر حج کی قضاء کرنی لازم ہو گی پھر اس کے لیے وہاں رہنا یا واپس آنا نہایت دشوار ہو گا۔ واللہ أعلم۔ کسی کتاب معتبر میں اس کے متعلق جواز کی گنجائش نظر سے گزری تھی، لیکن اب بہت تلاش کرنے سے بھی نہیں ملی، غالبًا کبیر میں کہیں عبارت تھی۔ تأمل۔ (زبدۃ المناسک: (ص: ۲۴، ۲۵))

☐ فتاوٰی رحیمیہ: (۸/۶۱، ۶۲) (سوال: ۶۳) مکہ مکرمہ پہنچ کر شوہر کا انتقال تو بیوی کیا کرے؟ کتاب الحج، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ويبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء (السفر) و تحته في الشامية: (قوله: و يبطل وطن الإقامة) يسمى أيضًا الوطن المستعار و الحادث وهو ما خرج إليه بنية إقامة نصف شهر سواء كان بينه و بين الأصلي مسيرة سفر أو لا...... (قوله: بمثله) أي سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا قهستاني. (قوله: و بالوطن الأصلي) كما إذا توطن بمكة نصف شهر ثمّ تأهل بمنى. أفاده القهستاني. (قوله: و بإنشاء السفر) أي منه و كذا من غيره إذا لم يمر فيه عليه قبل مسيرة مدة السفر الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☐ الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. =

سفر کی صورت میں راستہ میں قصر کریں گے۔(۱) لیکن ملازمت کے شہر میں آکر پوری نماز پڑھیں گے۔

☆......اگر کسی آدمی کی ملازمت اپنے وطن سے سو استتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے اور وہاں جا کر مکان کرایہ پر لے کر رہتا ہے، اور گھر کا ضروری سامان بھی رکھتا ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے، تو وہاں پہنچ کر یہ آدمی مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

= البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) کتاب الصلاة ، مطلب فی الاوطان ثلاثة ، ط: سعید .

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهدایة ، هٰذا إذا صار ثلاثة أیّام . (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الولوالجیة : (۱۳۴/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی عشر فی صلاة المسافر ، ط : المکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

(۲) (قوله: یُبطل الوطن الأصلی بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلی)...... والوطن الأصلی هو وطن الإنسان فی بلدته أو بلدة أخری، اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنها بل التعیش بها وهٰذا الوطن یبطل بمثله لا غیر...... وقیدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة أخری فإن الأوّل لم یبطل ویتم فیها...... کوطن الإقامة یبقی ببقاء الثقل وإن أقام بموضع اٰخر...... وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذی یقصد المسافر الإقامة فیه و صالح له انصف شهر وهو ینتقض بواحد من ثلاثة بالأصلی؛ لأنّه فوقه، وبمثله و بالسفر لأنّه ضده. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید) =

اور اگر بیوی بچے بھی ساتھ ہیں تو یہ بھی پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

ہاں اگر ملازمت کی جگہ پر ہمیشہ پندرہ دن سے کم رہتا ہے تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔(۲)

= الانتقال عن الوطن الأصلي: يتم الصلاة إذا انتقل من محل الإقامة الدائمة كمركز الوظيفة اليوم إلى موطن آخر له فيه زوجة، أو إلى محل الميلاد الّذي بقي له فيه أهل أي زوجة، كالريف، فمن كان موظفا في دمشق مثلا ثم سافر إلى قريته الأصلية في الريف لزيارة الأهل (الزوجة)، أتم الصلاة سواء كانت المسافة بين مطر العمل أو الوطيفة وبين الريف مسافة القصر أم لا؛ لأنّه في هٰذه الحالة يكون له موطنان، وكل منهما وطل أصلي له. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۰۵/۲) صلاة المسافر، المبحث الثالث: متى يتم المسافر الصلاة ومتى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: حقانيه)

التاتارخانية: (۱۸/۲، ۱۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱۴۲/۱) الفصل الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) (والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) (و عبد) غير مكاتب (و جندي) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (و أجير) وأسير، وغريم و تلميذ (مع زوج و مولىٰ و أمير و مستأجر) لف نشر مرتب. والتفصيل في الشامية. (الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وكل من كان تبعا لغير يلزمه طاعته، يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته وخروجه إلى السفر الخ. (الهندية: (۱۴۱/۱) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۵) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۳/۱) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

عمدة الفقه: (۴۱۹/۲) تابع و متبوع کی نیت کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

التاتارخانية: (۱۱/۲) نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ويصير مقيمًا بنيّة إقامة غيره، ط: قديمي.

(۲) وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوما قصر هٰكذا في الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه) =

☆......ملازمت کی جگہ پر جب تک بیوی بچے مقیم رہیں تب تک وہاں نماز پوری پڑھنی چاہئے۔

اور اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ملازمت کی جگہ پر بیوی بچوں کے ساتھ رہنے کے باوجود قصر نماز پڑھتا رہا تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔(۱)

ملازمت کی جگہ پر قصر نماز کا حکم

اگر کوئی شخص کسی جگہ پر مستقل طور پر ملازمت کرتا ہے، اور رہائشی مکان بھی ملا ہوا ہے یا کرایہ پر لیا ہوا ہے، اور بیوی بچے بھی گھریلو سامان کے ساتھ اس کے پاس رہتے ہیں اور یہ جگہ اپنے وطن سے مسافت سفر پر ہے، تو یہ جگہ اس آدمی کے لئے وطن بن جاتی ہے، اور یہ آدمی یہاں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا، بیوی بچے بھی پوری نماز پڑھیں گے، اور جب تک یہ آدمی رہائش ختم کر کے بیوی بچوں کو لے کر مستقل طور پر اس شہر سے دوسری جگہ چلا نہیں جائے گا تب تک پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

اور اگر ملازمت کی جگہ پر مکان لے کر رہتا ہے لیکن کبھی بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی

= (فیقصر إن نوى) الإقامة (في أقل منه) أي في نصف شهر ، وفي الشامية : (قوله : في أقلّ منه) ظاهره ولو بساعة واحدة وهٰذا شروع في محترز ما تقدم . (الدر مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

(۱) (قوله : أو تأهله) أي تزوجه ، قال في شرح المنية : لو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيمًا ، وقيل يصير مقيمًا ، وهو الأوجه .... (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم:۲، على الصفحة السابقة،رقم: ۲۵۱ . ((قوله:يُبطل الوطن الأصلي)

نیت سے رہا نہیں، بلکہ ہمیشہ پندرہ دن سے کم رہتا ہے اور یہ جگہ اپنے وطن سے سو استتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو یہ آدمی قصر کرے گا، پوری نماز نہیں پڑھے گا۔(۱)

ملازمت کی جگہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟

ایک آدمی کے لئے وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں، اور شریعت میں وطن اصلی صرف اس جگہ کو نہیں کہتے جہاں انسان پیدا ہوا ہو بلکہ ہر اس جگہ کو وطن اصلی کا درجہ حاصل ہے جہاں انسان آرام وراحت کا سامان لے کر بیوی بچوں کے ساتھ مستقل طور پر رہنے کی نیت سے قیام کرتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ملازمت کی جگہ پر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آرام وراحت کا سامان لے کر رہتا ہے تو وہ بھی وطن اصلی کے درجہ میں ہوتا ہے لہٰذا جب سو استتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت سفر کر کے وہاں پہنچ جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ

---

(۱) (أو ينوى إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما فى البزازية و غيرها . ولو دخل الحاج الشام و علم أنّه لايخرج الا مع القافلة فى نصف شوال أتم لأنه كناوى الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قرية) …… (فيقصر إن نوى) الإقامة (فى أقلّ منه) أى فى نصف شهر .
(الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

☜ ولايزال على هكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيّام …… وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوفا قصر هٰكذا فى الهداية . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:رشيديه .

☜ الولوالجية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ،ط : ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ حلبى كبير ؛(ص : ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

پوری نماز پڑھے گا خواہ اس میں پندرہ دن قیام کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔(۱)

ملازم شادی کے بعد کتنی مدت غائب رہ سکتا ہے

نان ونفقہ کے علاوہ بیوی کا حق کچھ اور بھی ہے، اور اگر جوان ہو اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو کم از کم چار ماہ میں بیوی سے ایک دفعہ ملنا واجب ہے اور اگر صبر

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (ويبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل ، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غير و) يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء السفر . وفي الشامية : (قوله : الوطن الأصلي) ويسمى بالأهلي و وطن الفطرة والقرار (قوله : أو تأهله) أى تزوجه قال في شرح المنية : ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة فه فقيل لايصير مقيما ، و قيل يصير مقيما وهو الأوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما ، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار وقيل تبقى . (قوله : أو توطنه) أى عزم على القرار فيه وترك الوطن الّذى كان له قبله . شرح المنية . (قوله : يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا ، لاخلاف في ذٰلك كما في المحيط قهستاني ، وقيد بقوله بمثله ؛ لأنّه لو انتقل منه قاصدًا غيره ثمّ بداله أن يتوطن في مكانٍ آخر فمر بالأوّل أتمّ لأنّه لم يتوطن غيره نهر . (قوله : إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أى وإن بقي له فيه عقار قال في النهر : ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنًا له وقيل تبقى كذا في المحيط وغيره . (قوله: بل يتمّ فيهما) أى بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ حلبی كبير : (ص : ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ الهندية : (۱/ ۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

☜ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۳ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة ، مطلب في أنّ الأوطان ثلاثة : فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

☜ البحر الرائق : (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ (والوطن الأصلي هو الّذى ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصد التعيش لا الارتحال عنه ، ووطن الإقامة موضع) صالح لها على ما قدمناه وقد (نوى الإقامة فيه نصف شهر فما فوقه) الخ . (حاشيه الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

کرسکتی ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہیں ہے تو سال بھر میں بھی مضائقہ نہیں۔(۱)

ملازم کو معلوم نہیں کہ کب اور کہاں سفر کرنا پڑے

اگر ملازمین کو یقین یا ظن غالب ہو کہ ہر ماہ پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ہوگا تو اس صورت میں ایسے ملازمین اپنے وطن اقامت میں ہمیشہ قصر کریں گے۔(۲)

---

(۱) أخرج عبد الرزاق عن ابن جريج قال: أخبرني من اصدِّق أن عمر رضي الله عنه بينا هو يطوف سمع امرأة تقول: تطاول هذا الليل و اسود جانبه ــــ وأرّقني أن لاحبيب الاعبه ــــ ولولا حذار الله لاشيئ مثله ــــ لزُعزع من هذا السرير جوانبه. فقال عمر رضي الله عنه: مالک؟ قالت: اغربتُ زوجي منذ أشهر، وقد اشتقتُ إليه. قال: اردت سوءًا. قالت معاذ الله! فاملكي عليك نفسک فإنّما هو البرير إليه فبعث إليه، ثم دخل على حفصة رضي الله عنها فقال: إنّي سائلک عن أمر قد أهمّني فافرجيه عني في كم تشتاق المرأة إلى زوجها؟ فخفضت رأسها واستحيت، قال: فإنّ الله لايستحيي من الحق، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر وإلا فأربعة أشهر فكتب عمر رضي الله عنه أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر. (حياة الصحابة: (۱/ ۵۰۰، ۵۰۱) باب الجهاد، الباب السادس، الخروج لثلاثة أربعينات في سبيل الله، ط: كتب خانه فيضي لاهور)

مصنف عبد الرزاق: (۷/ ۱۵۱) رقم الحديث: ۱۲۵۹۳) باب حق المرأة على زوجها و في كم تشتاق، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال: خرج عمر ابن الخطاب رضي الله عنه من الليل فسمع امرأة تقول: تطاول هذا الليل واسود جانبه ــــ وأرّقني أن لاحبيب ألاعبه، فقال عمر ابن الخطاب لحفصة بنت عمر رضي الله عنهما: كم أكثر ما تصبر المرأة عن زوجها؟ فقالت: ستة أو أربعة أشهر، فقال عمر: لاأحبس الجيش أكثر من هذا. (سنن البيهقي: (۹/ ۲۹) باب الإمام لايجبر بالغزى، رقم الحديث: ۱۸۳۰۷، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد هند)

ويسقط حقها بمرّة ويجب ديانه أحيانًا، ولا يبلغ مدة الإيلاء إلا برضاها (قوله: ولايبلغ مدة الإيلاء) أنه لاينبغي أن يطلق له مقدار مدة الإيلاء وهو أربعة أشهر. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳/ ۲۱۹، ۲۲۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

(۲) (فيقصر إن نوى) الإقامة (في أقلّ منه) أي في نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقل من خمسه عشر يوما قصر هكذا في الهداية. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه) =

اور اگر یقین یا گمان غالب نہیں صرف وہم اور خیال ہی ہے کہ شاید سفر کا حکم آجائے تو اس کا اعتبار نہیں اس صورت میں مقیم ہوگا لہذا ایسے ملازمین اپنے وطن اقامت میں پوری نماز پڑھیں۔(۱)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

وقيد بنصف شهر ؛ لأنّ نية إقامة ما دونها لاتوجب الإتمام لما روى عن ابن عباس وابن عمر رضى اللّٰه عنهما أنّهما قد راها بذٰلک والأثر فی المقدرات كالخبر وأقام ﷺ بمكة مع سبعة أيام وهو يقصر . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اکیڈمی لاهور .

(۱) (أو ینوی إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكمًا لما فی البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام و علم أنه لا يخرج إلا مع القافلة فی نصف شوال أتم لأنه كناوى الإقامة. وتحته فی الشامية: (قوله لو دخل الحاج) أى فی أوّل شوال أو قبله ح والمراد بالحاج الرجل القاصد الحج (قوله و علم الخ) أى علم أن القافلة إنما تخرج بعد خمسة عشر يوما و عزم أن لايخرج إلا معهم بحر عن المحيط. وإنما كان ذٰلک نية للإقامة حكما لاحقيقة؛ لأنه نوى الخروج بعد خمسة عشر يوما وهى متضمنة نية الإقامة تلک المدة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه .

ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ثم لايزال على حكم السفر حتى يدخل وطنه أو ينوى إقامة خمسة عشر يوما بموضع واحد من مصر أو قرية غير وطنه...... وأمّا فی غير وطنه فلايصير مقيما إلا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوما...... ولنا ما أخرجه الطحاوى عن ابن عمر وابن عباس قالا إذا قدمت بلدة وأنت مسافر و فی نفسک أن تقيم خمس عشرة ليلة فأكمل الصلاة بها وإن كنت لاتدرى متى تظعن فاقصرها و قال محمد فی كتاب الآثار: حدثنا أبو حنيفة...... عن عبد اللّٰه بن عمر قال إذا كنت مسافرا فوطنت نفسک عن إقامة خمسة عشر يوما فاتمم الصلاة وإن كنت لا تدرى متى تظعن فاقصر والاثر فی مثل هٰذا كالخبر إذ لا مدخل للرأى فی التقريرات الشرعية الخ. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اکیڈمی لاهور)

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امداد الاحکام للمفتی ظفر احمد عثمانی: (۱/۱۴۱، ۱۵۰، ۷۱۵) کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ المریض والمسافر، مسئلہ نمبر ۸، بعنوان جہاز کے ملازمین کے لیے قصر کا حکم، مکتبہ دار العلوم کراچی۔

اسی طرح ملازمین کو جہاں بھیجا گیا وہاں کے حالات کے جائزہ کے بعد گمان غالب ہو جائے کہ یہاں پندرہ دن یا اس سے زائد ہی رہنا پڑے گا تو قصر نہ کریں، اور اگر حالات جلد کنٹرول ہونے کا گمان غالب ہو یا عام طور پر پندرہ دن سے پہلے ڈیوٹی منتقل کر دی جاتی ہو تو اس صورت میں قصر کریں۔

ملاقات

صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کسی مسلمان کی ملاقات کے لئے جانے کی بڑی فضیلت ہے، اور اللہ کے لئے ملاقات کے لئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس ملاقات سے دنیاوی کوئی فائدہ حاصل کرنا مقصد نہ ہو، بلکہ یا تو اس لئے اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے کہ وہ نیک آدمی ہے یا کوئی عالم دین ہے اور اس کی صحبت سے اپنی اصلاح مقصود ہے، یا اس لئے ملاقات کے لئے جاتا ہے تا کہ خوشی اور غمی میں اس کا دل خوش ہو اور مسلمان کا دل خوش کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں، اس صورت میں بھی یہ ملاقات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سمجھی جائے گی اور انشاء اللہ اس پر ثواب ملے گا۔(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

---

(۱) القسم الثالث : أن لايحبه لا لذاته بل لغيره وذٰلک الغير ليس راجعا إلى حظوظه فى الدنيا بل يرجع إلى حظوظه فى الآخرة فهٰذا أيضًا ظاهر لا غموض فيه ، وذٰلک كمن يحب استاذه و شيخه لأنه يتوصّل به إلى تحصيل العلم وتحسين العمل ومقصوده من العلم والعمل الفوز فى الآخرة فهٰذا من جملة المحبين فى الله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۱۵۰) كتاب أدب الألفة والأخوة والصحبة والمعاشرة ، الباب الأوّل ، بيان معنى الأخوة فى الله ، ط: دار القلم ، بيروت)

و فيه أيضًا : والفائدة من زيارة الاحياء طلب بركة الدعاء و بركة النظر إليهم فإن النظر إلى وجوه العلماء والصلحاء عبادة . وفيه أيضًا : حركة للرغبة فى الاقتداء بهم والتخليق بأخلاقهم و آدابهم هٰذا سوء ما ينتظر من الفوائد العلمية المستفادة من أنفاسهم و أفعالهم كيف و مجرد زيارة الإخوان فى الله فيه فضل ؟ . (كتاب إحياء علوم الدين : (۲/۲۲۸) كتاب آداب السفر ، الباب الأوّل فى الأدب ، الفصل الأوّل فى فوائد السفر ، ط: دار القلم، بيروت)

کسی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے کسی بھائی کے پاس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے کو جائے تو اس کو غیبی آواز دینے والا آواز دے کر کہتا ہے کہ ”تو بھی مبارک تیرا چلنا بھی مبارک، اور تو نے جنت کی ایک منزل میں ٹھکانا بنالیا“ (ترمذی)(۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان سے ثواب کی نیت سے بھی ملنے بھی ”اعمال نامہ“ میں نیکیوں کا بہت اضافہ ہوتا ہے، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ حکم ان ہی لوگوں سے ملاقات کرنے کا ہے جن کی ملاقات سے اپنا کوئی دینی نقصان نہ ہو، اس کے برخلاف اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس ملاقات کے نتیجہ میں کسی گناہ میں مبتلا ہونا پڑے گا، یا اس کی بری صحبت سے اپنے اوپر برا اثر پڑے گا یا غیبت وغیرہ کرنی یا سننی پڑے گی یا بے فائدہ باتوں سے بہت سا وقت ضائع ہو جائے گا تو ایسی ملاقات اور صحبت سے بچنا ہی بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من عاد مريضًا أو زار أخا له في الله ناداه مناد أن طبت و طاب ممشاک و تبوأت من الجنة منزلًا. (جامع الترمذي: (۲/۲۱) أبواب البر والصلة، باب ما جاء في زيارة الإخوان، ط: سعيد)

مسند احمد بن حنبل: (۲/۳۴۴)، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مأسسة القرطبة، القاهرة.

شرح السنة؛ (۱۳/۵۸) باب زيارة الإخوان، ط: المكتب الإسلامي دمشق.

شعب الإيمان: (۱۱/۳۳۱) رقم الحديث: ۸۶۱۰، قصة إبراهيم في المعانقة، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۱۴۷) كتاب أدب الألفة والأخوة، الباب الأوّل، في فضيلة الإلفة والأخوة، ط: دار القلم، بيروت.

(۲) وأما الفاسق المصر على الفسق فلافائدة في صحبته لأن من يخاف الله لايصر على كبيرة ومن لايخاف الله لاتؤمن غائلته ولايوثق بصداقته بل يتغير بتغير الأغراض و قال الله تعالىٰ: ﴿ولاتطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتّبع هواه﴾ و قال تعالىٰ: ﴿فلايصدنّک عنها من لايؤمن بها واتّبع هواه﴾ و قال تعالىٰ: ﴿فأعرض عمن تولّى عن ذكرنا ولم يرد إلا الحيوة الدّنيا﴾ و قال تعالىٰ: ﴿واتّبع سبيل من أناب إلي﴾، و في مفهوم ذٰلک زجر عن الفاسق، وأمّا المبتدع ففي صحبته خطر سراية البدعة و تعدى شؤمها إليه. فالمبتدع مستحق للهجر والمقاطعة فيكف تؤثر صحبته؟...... و قال بعض العلماء: لاتصحب إلا أحد الرجلين: رجل تتعلم منه شيأً في أمر دينک فينفعک، أو رجل تعلمه شيأً في أمر دينه فيقبل منک والثالث فاهرب منه...... فإذا لم يجد رفيقا يؤاخيه =

ملاقات کے وقت

ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے۔(۱)

ملی ہوئی آبادی کا معیار

دو بستیوں کے درمیان کھیت موجود ہونا یا ایک غلوہ کی مقدار فاصلہ ہونا الگ ہونے کی علامت ہے، اور غلوہ کی مقدار ۱۶ء۱۳۷ میٹر ہے، تاہم اگر دو جگہیں عرف عام میں ایک ہی شہر کے دو محلے سمجھے جاتے ہیں تو مذکورہ فاصلہ کے باوجود دونوں کو ایک موضع قرار دیا

= و يستفيد به أحد هٰذه المقاصد فالوحدة أولىٰ به ، قال أبوذر رضى الله عنه: "الوحدة خير من جليس السوء والجليس الصالح خير من الوحدة ، ويروى مرفوعًا ...... وقال سعيد بن المسيب : لاتنظروا إلى الظلمة فتحبط أعمالكم الصالحة بل هؤلاء لاسلامة فى مخالطتهم وإنما السلامة فى الانقطاع عنهم . (كتاب إحياء علوم الدين : (۱۵۸/۲ ، ۱۵۹) كتاب آداب الألفة ، الباب الأوّل ، بيان مراتب الّذين يبغضون فى الله وكيفية معاملتهم ، ط: دار القلم ، بيروت)

عن أبى تميمةالهجيمى عن رجل من قومه قال : طلبت النبىّ ﷺ فلم أقدر عليه ، فجلست فإذا نفر هو فيهم ولاأعرفه ، وهو يصلح بينهم ، فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا : يارسول الله ! فلما رأيت ذٰلك قلت : عليك السلام يا رسول الله ! عليك السلام يا رسول الله ! عليك السلام يا رسول الله ! ، قال : إن عليك السلام تحية الميت ثم اقبل علىّ ، فقال إذا لقى الرجل أخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله و بركاته ، ثمّ ردّ على النبىّ ﷺ قال: وعليك و رحمة اللّٰه و عليك و رحمة الله . (جامع الترمذى : (۱۰۱/۲) أبوب الاستيذان والاداب ، باب ماجاء فى كراهية أن يقول عليك السلام مبتدءًا ، ط: سعيد . و (۵۶۰/۲) ط: رحمانيه .

(۱) عن أبى هريرة قال : إذا لقى أحدكم أخاه فليسلم عليه فإن حالت بينهما شجرة أو جدار أو حجر ثم لقيه فليسلم عليه . (سنن أبى داؤد : (۳۶۰/۲) كتاب الادب ، باب فى الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه يسلم عليه ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

مشكاة المصابيح : (۳۹۹/۲) كتاب الآداب ، باب السلام ، الفصل الثانى ، ط : قديمى .

وعن على رضى اللّٰه عنه قال : قال رسو ل اللّٰه ﷺ : للمسلم على المسلم ست بالمعروف: يسلم عليه إذا لقيه ...... الخ . (مشكاة المصابيح : (۳۹۸/۲) كتاب الآداب ، باب السلام ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

صحيح مسلم:(۲۱۳/۲) كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ط: قديمى.

جائے گا۔(۱)

اگر ہر موضع مستقل ہے تو سفر کی ابتداء اور انتہا اور اقامت میں ہر موضع کو الگ شمار کیا جائے گا، اگر کم از کم پندرہ رات ایک جگہ گزارنے کی نیت ہو اور صرف دن میں دوسرے

---

(۱) وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قد رغلوة لاتعتبر مجاوزة الفناء وفي الخانية : وكذلك إذا كان هٰذا الانفصال بين قريتين أو بين قرية و مصر . (التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

☜ وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قد رغلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر ...... وذكر في المجتبى ان قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربع مائة وهو الأصح وفي المحيط . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☜ أحسن الفتاوى: (۷۴/۴، ۷۵) باب صلاة المسافر، اتصال آبادی کا معیار ہے، ط: سعيد .

☜ جواهر الفقه جديد : (۷۸/۳) أحكام سفر للمفتي محمد شفيع رحمه الله ، ط: مكتبه دار العلوم كراچي .

☜ عمدة الفقه: (۴۱۷/۲) نیت اقامت کے مسائل، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

☜ وهل يعتبر مجاوزة الفناء ...... ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضًا وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قدر غلوة الخ . (فتاوى قاضي خان على هامش الهندية : (۱۶۴/۱ ، ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ وروى الشيخ الإمام أبو جعفر عن أبي حنيفة و أبي يوسف: إن كان مقيما في عمران المصر و أطرافه وليس بين مكانه و بين المصر فرجة فعليه الجمعة ولو كان بين ذٰلك الموضع وبين عمران المصر فرجة من المزارع والمراعي لاجمعة على أهل ذٰلك الموضع وإن كان النداء يبلغهم، والغلوة والميل والأميال ليس بشيئ الخ. (التاتارخانية: (۴۳/۲) النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة ومايتّصل بها من المسائل، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، ط: قديمي)

☜ الدر مع الرد : (۱۵۳/۲) مطلب في شروط وجوب الجمعة .

☜ احکام سفر از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۹) رفیق سفر مع آداب السفر و احکام السفر ، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

☜ جواهر الفقه جديد : (۷۸/۳) ، ط: مكتبه دار العلوم كراچي .

موضع میں جائے تو مقیم ہوگا ورنہ نہیں۔(۱)

ایک شہر کے مختلف محلے مختلف بستیوں کے حکم میں نہیں ہیں، بلکہ تمام محلوں کو ایک ہی جگہ سمجھا جائے گا، اور مختلف محلوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے والا مقیم سمجھا جائے گا، لیکن شہر کے آس پاس کے گاؤں اور الگ الگ بستیاں جن کے نام اور احکام اور تمام کاروبار جدا ہوں، ایک جگہ کے حکم میں نہیں ہوں گے اور جن شہروں میں شہر اور چھاؤنی کی بستیاں اور بازار اور اسٹیشن وغیر بالکل جدا ہیں وہ مختلف شہر شمار کئے جائیں گے۔(۲)

منزل پر اترنے کے وقت کی دعا

حضرت خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان كل منهما أصلا بنفسه نحو مكة، ومنى و الكوفة والحيرة لايصير مقيما، وإن كان إحداهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيما إذا دخل الّتي نوى البيتوتة فيها هٰكذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۱۲٦/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۱۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة، ط: قديمي.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: للمؤمن على المؤمن ست خصال يعوده إذا مرض، ويشهده إذا مات ويجيبه إذا دعاه، ويسلم عليه إذا لقيه، ويشمته إذا عطس، وينصح له إذا غاب أو شهد. (جامع الترمذي: (۲/۵٦۲) أبواب الاستيذان والأدب، باب ماجاء في تشميت العاطس، ط: رحمانيه، (۲/۱۰۲، ۱۰۳) ط: سعيد)

(۲) عن أبي حنيفة أنّه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق ولها رساتيق و فيها وال يقدر على إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته و علمه أو علم غيره...... (شامي: ۲/۱۳۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

جواهر الفقه جديد: (۳/۷۸) رساله احكام السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچي.

وأيضًا أنظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على نفس الصفحة.

ہوئے سنا کہ جو شخص سفر یا حضر میں کسی نئی جگہ آئے اور اس وقت یہ دعا پڑھے تو جب تک وہ اس جگہ سے نہ چلا جائے اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی اور وہ دعا یہ ہے:

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"(۱)

ترجمہ: میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ساری مخلوقات کے شر سے۔

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان مذکورہ بالا کلمات (دعا) کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے گا تو اس دن زہریلے جانوروں سے حفاظت میں رہے گا۔(۲)

جو شخص ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، ایئر پورٹ یا ہوٹل وغیرہ میں اترتے وقت مذکورہ دعا پڑھے گا وہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور سنت پر عمل بھی ہوگا۔

---

(۱) وعن خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نزل منزلا فقال: أعوذ بكلمات الله التامات من شرّ ما خلق لم يضره حتى يرتحل من منزله ذلك. (رواه مسلم: (۲/۳۴۷) باب الدعوات والتعوذ، ط: قديمى)

جامع الترمذى: (۲/۱۲۸) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا نزل منزلا، ط: سعيد.

مشكوة المصابيح: (۱/۲۱۳) باب الدعوات فى الاوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

زاد المعاد: (۲/۴۱۰) توديع المسافر، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

موطأ الإمام مالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ما يؤمر من الكلام فى السفر، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

(۲) وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! مالقيت من عقرب لدغتنى البارحة قال: أما لو قلت حين أمسيت أعوذ بكلمات الله التامّات من شر ما خلق لم تضرك. (صحيح مسلم: (۲/۳۴۷) الدعوات والتعوّذ، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، ط: سعيد)

عن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ قال: من قال حين يمسى ثلاث مرات: " أعوذ بكلمات الله التامّات من شرّ ما خلق " لم يضره حمة تلك الليلة، قال سهيل: فكان أهلنا تعلموها فكانوا يقولونها كل ليلة، فلدغت جارية منهم فلم تجد لها وجعا. (جامع الترمذى: (۲/۲۰۱) أبواب الدعوات، باب، ط: قديمى)

قوله حمة، الحمة بخفة الميم: السم، وقد تشدد، تطلق على إبرة العقرب للمحاورة؛ لأنّ السم منها يخرج. مجمع البحار.

جامع الترمذى: (۲/۲۰۱) أبواب الدعوات، باب، ط: قديمى، وأيضًا: (۵/۴۷۵)، أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث: ۳۶۰۴، ط: دار الغرب الاسلامى.

منزل پر طویل قیام کا ارادہ ہے تو سفر کے درمیان کیا کرے

دور دراز شہر کے ارادے سے نکلا، ابتداء سے ہی وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رکنے کا ارادہ ہے تو چونکہ سفر میں شرعی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ طے کرنا ہے اس لئے سفر کے درمیان قصر کرنا واجب ہوگا، البتہ جب اس شہر کی حدود میں داخل ہو جائے گا تو داخل ہوتے ہی پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا۔(۱)

منیٰ میں قصر کب کرے گا

جن حاجی صاحبان کے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن پورے نہیں ہوئے وہ مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں مسافر شمار ہوں گے، اور قصر کریں گے البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

---

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قصر الفرض الرباعى حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

بدائع الصنائع: (۱/۹۷) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۸) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، فى بيان مدة الإقامة، ط: قديمى.

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۳ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

(۲) وذكر فى كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة فى أيام العشر و نوى الإقامة خمسة عشر يوما أو دخل قبل أيام العشر لكن بقى إلى يوم التروية أقل من خمسة عشر يوما و نوى الإقامة لايصح؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلى عرفات فلاتتحقق نية إقامته خمسة عشر يوما فلايصح. (بدائع الصنائع: (۱/۹۸) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد) =

اور اگر منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن پورے ہو گئے ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جائیں گے اور منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم رہیں گے۔(۱)

موت سفر کے دوران آنے کی فضیلت

''سفر کی حالت میں موت کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۸۹)

موت کی خبر بعد میں ملی

''طلاق کی خبر بعد میں ملی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۲)

= أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منى) فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته ؛ لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة فى غير موضعها و بعد عوده من منى تصح الخ. وتحته فى الشامية : (قوله فلو دخل الخ) هو ضد مسألة دخول الحاج الشام فإنّه يصير مقيما حكما وإن لم ينو الإقامة وهذا مسافر حكما وإن نوى الإقامة لعدم انقضاء سفره مادام عازما على الخروج قبل خمسة عشر يوما ، أفاده الرحمتي . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

الهندية : (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيها نية الإقامة ، ط: قديمى .

(وإن اقتدى مسافر بمقيم) يصلى رباعية ولو فى التشهد الأخيرة (فى الوقت صحّ) اقتداؤه (وأتمّها أربعًا) تبعا لإمامه . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية : (۱ / ۸۵) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الإمامة ،ط : رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل فى الكلام فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۱) المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية: (۲/۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى.

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحه : ۲۶۴. (وذكر فى كتاب المناسک)

موزوں پر دوسرے آدمی سے مسح کرانا

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی سے موزوں پر مسح کرائے تو درست ہے۔(۱)

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرط

موزوں پر مسح صحیح ہونے کے لئے یا تو پورا وضو پہلے کر کے موزہ پہن لیا جائے یا صرف دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونے کے بعد وضو ٹوٹ جانے سے پہلے موزہ پہن لے اس کے بعد بقیہ وضو پورا کرے (بشرطیکہ وضو پانی کے ساتھ کیا گیا ہو، اور وضو میں جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو دھونے سے یا مسح کرنے سے نہ رہ گیا ہو) پھر اس کے بعد وضو ٹوٹنے کی صورت میں ہاتھ اور چہرہ کو دھونے اور سر پر مسح کرنے کے بعد پاؤں کے موزوں پر مسح کرنا کافی ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو أمر إنساناً أن يمسح خفيه جاز كذا في الخلاصة . (الهندية : (۱/۳٦) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوی : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فتاوی خانية على هامش الهندية: (۱/۴۹) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

والنية ليس بشرط لجواز المسح على الخفين الخ . (التاتارخانية : (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمی .

(۲) ومنها أن يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة كملت قبل اللبس أو بعده هٰكذا في المحيط . حتى لو غسل رجليه أولا ثم لبس خفيه أو غسل إحدى رجليه و لبس الخف عليها ثم غسل الرجل الأخرى ولبس الخف عليها ثم أكمل الطهارة قبل الحدث جاز ، هٰكذا في فتاوی قاضی خان . (الهنديه : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشديه)

(قوله : جاز أن يمسح) لوجود الشرط ، وهو كونهما ملبوسين على طهر تام وقت الحدث،=

اور یہ مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات ہے۔(۱)

موزوں پر مسح کا مطلب

جو شخص چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو تو وضو کے وقت پیروں سے ان موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا اس پر فرض نہیں، اگر یہ مقیم ہے تو ایک دن ایک رات اور اگر مسافر ہے تو تین دن تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے

= ومثله مالو غسل رجليه ثم تخفف ثم تمم الوضوء أو غسل رجلا فخففها ثم الأخرىٰ كذٰلك كما في البحر. (رد المحتار: (۲۷۱/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين. ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۶۹/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲۰۶/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۹/۱) كتاب الطهارة، أمّا شرائط جواز المسح، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۱۰۷) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) يوما وليلة لمقيم، وثلاثة أيام ولياليها لمسافر. (الدر المختار مع الرد: (۲۷۱/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة أيّام ولياليها هٰكذا في المحيط. (الهندية: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه)

قال علماؤنا رحمهم اللّٰه: يمسح المقيم يوما و ليلة، والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها. (التاتارخانية: (۲۰۸/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمي)

بدائع الصنائع: (۸/۱) كتاب الطهارة، مطلب في بيان مدة المسح، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۷۱/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

المبسوط للسرخسي: (۲۲۹/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

موزوں پر مسح کرلے۔(۱)

پھر مقیم ایک دن ایک رات کے بعد اور مسافر تین دن تین رات کے بعد موزہ اتار کر مکمل وضو کر کے دوبارہ پہنے۔(۲)

موزوں پر مسح کب باطل ہوتا ہے؟

اگر وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد مدت کے اندر ہی موزہ میں سے پورے پاؤں یا

---

(۱) واعلم أنّ الرّخصة على قسمين رخصة حقيقة ومجازية ...... فالأولىٰ العبد مخير بين ارتكاب الرخصة والعمل بالعزيمة فيثاب ...... كلابس الخف فإنّه مخير بين إبقائه والمسح و بين قلعهٖ والغسل . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۲)

رخصه مقدرة جعلت للمقيم يوما و ليلة و للمسافر ثلاثة أيّام و لياليها والخف في الشرع اسم للمتخذ من الجلد الساتر للكعبين فصاعداً وما الحق به و سمي الخف خفا لأن الحكم خف به من الغسل إلى المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۶۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

غسل الرجلين البارئتين السليمتين ، فإن المجروحتين والمستورتين بالخف وظيفتهما المسح مرة . (الدر المختار : (۱/۹۸) كتاب الطهارة ، أركان الوضوء أربعة ، ط: سعيد)

وفيه أيضًا: وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو أفضل، بل ينبغي وجوبه على من ليس معه الا مايكفيه...... أنه رخصة مسقطة للعزيمة ولهٰذا لو صب الماء في خفه بنية الغسل ينبغي أن يصير آثمًا...... فلو تخفف المحدث ثم فاض الماء فابتل قدماه ثم تمم وضوءه ثم أحدث جاز أن يمسح يوما وليلة المقيم وثلاثة أيّام ولياليها المسافر. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۶۳۔ ۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) والرابع مضى المدّة للمقيم والمسافر ينقض مسح الخف . (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۵، ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب في نواقض المسح ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخف ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: نوع آخر في بيان مايبطل المسح على الخفين ، ط: قديمي .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۳۰، ۳۱) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ،ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

پاؤں کا اکثر حصہ نکال لیا تو مسح کی مدت ختم ہو جائے گی، اور مسح باطل ہو جائے گا، اس کے بعد دوبارہ وضو کر کے موزہ پہننا ہوگا۔(۱)

اگر اچانک موزہ بہت زیادہ پھٹنے کی وجہ سے پاؤں کھل گیا، تو اگر دونوں پاؤں یا ایک پاؤں کا اکثر حصہ پانی سے تر ہو گیا تو مسح باطل ہو گیا، ان تمام صورتوں میں دونوں پاؤں کو دھونا ضروری ہے، خواہ دونوں پاؤں موزے سے نکلے ہوں یا ایک، دونوں گیلے ہوئے ہوں یا صرف ایک۔(۲)

---

(۱) (وخروج أكثر قدميه) من الخف الشرعي وكذا إخراجه (نزع) في الأصح إعتبارا للأكثر. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب في نواقض المسح، ط: سعيد)

☜ ينقضه ...... خروج أكثر القدم إلى الساق نزع وهو الصحيح هكذا في الهداية. (الهنديه: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق: (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ حلبي كبير: (ص: ۱۱۴) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ التاتارخانية: (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايبطل المسح على الخفين، ط: قديمي.

☜ بدائع الصنائع: (كتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد.

(۲) (والخرق الكبير يمنعه وهو قدر ثلاث أصابع القدم أصغرها) والخرق المانع هو المنفرج الّذي يرى ما تحته من الرجل أو يكون منضما لكن ينفرج عند المشي أو يظهر القدم منه عند الوضع بأن كان الخرق عرضا الخ. (البحر الرائق: (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۳ـ۲۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

☜ حلبي كبير: (ص: ۱۱۳) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه. =

اگر باوضو ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا صورتیں پیش آ کر مسح باطل ہوا تو صرف پاؤں کو دھولینا کافی ہے، پورے وضو کو شروع سے لوٹانا ضروری نہیں ہے اگر چہ وضو کو شروع سے دوبارہ کرنا بہتر ہے، مگر پورا وضو کرنا واجب اور ضروری نہیں ہے۔(۱)

= بدائع الصنائع : (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، مطلب المسح على الجرموقين ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(وينقض) أيضًا (بغسل أكثر الرجل فيه) لو دخل الماء خفه . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(وأصابة الماء أكثر إحدى القدمين في الخف على الصحيح) كما لو ابتلّ جميع القدم فيجب قلع الخف وغسلهما تحرزًا عن الجمع بين الغسل والمسح. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰٦) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبی كبير : (ص: ۱۱٥) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

الهندية : (۱/۳٤، ۳٥) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۱/۳۰) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمی .

(۱) ولنا أن الحدث السابق هو الّذی حل بقدميه و قد غسل بعده سائر الأعضاء و بقيت القدمان فقط فلايجب عليه إلا غسلهما...... وكذٰلک إذا نزع أحدهما أنه ينتقض مسحه في الخفين وعليه نزع الباقي وغسلهما لا غير إن لم يكن محدثا والوضوء بكماله إن كان محدثا. (بدائع الصنائع: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۱/۳۰) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳٤) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷٦) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبی كبير : (ص: ۱۲۳) فصل في المسح على الخفين، فروع، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(و بعدهما) أي النزع والمضي (غسل المتوضئ رجليه لاغير) لحاول الحدث السابق =

مسح کی مدت کے اندر (جنابت اور احتلام کی وجہ سے) غسل واجب ہونے سے مسح باطل ہو جاتا ہے، موزہ اتار کر غسل کرنا اور پاؤں دھونا ضروری ہوتا ہے۔(۱)

= قدميه الخ . وفي الرد : (قوله : غسل المتوضي رجليه لا غير) ينبغي أن يستحب غسل الباقي أيضًا ، مراعاة للولاء المنتحب ...... بأن الأولىٰ إعادته . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، مطلب في نواقض المسح ، ط : سعيد)

بعد النزع ومضى المدة غسل رجليه فقط ، وليس عليه إعادة بقية الوضوء إذا كان وضوء الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۱۲۳) فصل في المسح على الخفين، فروع ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية: (۱/۳۴) الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه.

(۱) (قوله : لاجنُبًا) أي لايجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... وحاصله أنّه إذا أجنب وقد لبس على وضوء نزع خفيه و غسل رجليه الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۶۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد)

الهنديه: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۶) كتاب الطهارة ، بابُ المسح على الخفين ، ط : سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، الفصل الرابع في المسح ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۸) فصل في المسح على الخفين ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

ومنها أن يكون الحدث خفيفا ، فإن كان غليظًا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادي أنه قال : كان يأمرنا رسول الله ﷺ إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، مطلب : بيان مدة المسح ، ط : سعيد)

التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مايبطل المسح على الخفين ، ط : قديمي .

اگر کسی نے بے وضو ہونے کی حالت میں موزہ پہن لیا، اور وضو کرتے وقت پاؤں کو نہیں دھویا بلکہ اس پر مسح کر لیا تو یہ مسح بالکل باطل ہے اس کا اعتبار ہی نہیں ہے جب تک یہ شخص موزہ اتار کر پاؤں نہیں دھوئے گا اس کو بے وضو سمجھا جائے گا۔(۱)

دونوں موزوں کو یا ایک موزہ کو اتارنے سے یا مسح کی مدت ختم ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) وفي الخانية : شرط جواز المسح على الخف أن يكون لابس الخف على طهارة كاملة قبل الحدث ...... وفي الفتاوى الحجة : توضأ للفجر و لبس الخف وصلى ، وتوضأ للظهر و مسح و توضأ لكل صلاة إلى العشاء و صلى ، ثمّ تبين أنه نسي مسح الرأس في الفجر يعيد الصلوات بوضوء كامل ويغسل رجليه ؛ لأنّه تبيّن أنّه لم يلبس خفيه بطهارة كاملة . (التاتارخانية : (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخضر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي)

حلبي كبير : (ص: ۱۰۷) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط : رشيديه .

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۰، ۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(۲) (و ناقضه ناقض الوضوء ...... و نزع خف) ولو واحدا (ومضى) المدة وإن لم يمسح . و في الرد : (قوله : نزع خف) أراد به ما يشمل الانتزاع وإنّما نقض لسراية الحدث إلى القدم عند زوال المانع . (قوله : ولو واحدا) أشار إلى أن المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنين (قوله : ومضى المدة) للأحاديث الدّالة على التوقيت . ثمّ إنّ النّاقض في هذا والّذي قبله حقيقة هو الحدث السابق . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۳۴) الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه.=

موزوں پر مسح کرنا کب جائز ہے

موزوں پر مسح کرنا صرف اسی وقت جائز ہے جب کہ وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد صرف وضو ٹوٹا ہو، اگر غسل واجب ہوا ہو تو موزوں پر مسح کرنا کافی نہیں، موزوں کو اتار کر غسل کرنا پڑے گا، خواہ مدت پوری ہوئی ہو یا نہ ہو۔(۱)

= خلاصة الفتاوى : (۱/۳۰، ۳۱) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنسارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمي .

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب في نواقض المسح ، ط: سعيد .

(۱) ويمسح من كل حدث أوجب الوضوء بعد اللبس ، فأمّا الجنابة فلا يجوز المسح فيها . (التاتارخانية : (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي)

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهنديه : (۱/۳۳) الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

ومنها أن يكون الحدث خفيفا فإن كان غليظًا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادي أنه قال : كان يأمرنا رسول الله ﷺ : إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۱۰۸) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(قوله لاجنبا) أي لايجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... إذا أجنب وقد لبس على وضوء وجب نزع خفيه و غسل رجليه ...... (قوله : إن لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعني المسح جائز بشرط أن يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۶۸، ۱۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

موزوں پر مسح کے لئے نیت کرنا

موزوں پر مسح کرنے کے لئے نیت کرنا شرط نہیں ہے۔

اگر کسی نے وضو کیا، اور موزوں پر مسح کیا، اور اس میں کسی کو مسح سکھانے کی نیت کی پاکی کی نیت نہیں کی، تو بھی مسح ہو جائے گا۔(۱)

موزوں پر نجاست لگ جائے

اگر موزوں پر نجاست لگ جائے تب بھی اس پر مسح کرنا درست ہے۔(۲) البتہ

---

(۱) والنية ليس بشرط لجواز المسح على الخفين ، حتى أن من قال لغيره علمني الوضوء والمسح على الخفين فتوضأ ذٰلک الغير ، ومسح على الخفين وكان قصده التعليم جاز عندنا . (الفتاوىٰ التاتارخانية : (۱/ ۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي.)

بدائع الصنائع : (۱/ ۱۲) كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/ ۱۸۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۸۲) كتاب الطهارة، آخر باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الهنديه: (۱/ ۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۲) وسألت الوبرى عن البول إذا ترشش على الخف مثل رؤوس الابر ثم مسح على ذٰلک الخف؟ قال: لا بأس به قال: و سألت أبا ذر ؟ فقال : لايجوز ، وجواب الوبرى منصوص في الفتاوىٰ البقالي. (التاتارخانية : (۱/ ۲۰۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف و ما بمعناها وما لا يجوز ، ط: قديمي.

خامسها: أن يكون طاهراً، فلو لبس خفًا نجسًا، فإنّه لايصح المسح عليه حتى ولو أصابت النجاسة جزءًا منه، على أنّ في ذٰلک تفصيل في المذاهب، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، وتحته في الشامية: الحنفية قالوا: طهارة الخف ليست شرطًا في صحة المسح عليه، فإذا أصابته نجاسة فإنّ المسح عليه يصح، ولكن لا تصح به الصلاة، إلا إذا كانت النجاسة معفوًا عنها الخ. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۱۳۸، ۱۳۹) مباحث المسح على الخفين، شروط المسح على الخفين، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

موزوں پر نجاست ہے

موزوں پر مسح درست ہونے کے لئے موزوں کا نجاست سے پاک ہونا شرط نہیں ہے اگر موزہ پر نجاست لگ جائے تب بھی اس پر مسح کرنا درست ہے۔(۲)

البتہ اگر نجاست معافی کی مقدار سے زائد ہے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

موزہ پر بال ہوں تو

اگر چمڑے کے موزہ پر بال ہوں، اور اوپر اس طرح پڑے ہوئے ہوں کہ مسح کرنے میں پانی کی تری جلد تک نہ پہنچے تو مسح درست نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بالوں پر مسح

---

(۱) وإن أصاب الثوب أو البدن شيئ من السؤر النجس يمنع جواز الصلاة إذا زاد على قدر الدرهم؛ لأنّ نجاسته غليظة والأصل فيه، أى فى ما يمنع جواز الصلاة أن النجاسة الغليظة إذا كانت قدر الدرهم أو دونه فهى عفو لايمنع جواز الصلاة عندنا...... ولكن ينبغى أن يغسل وإن كانت أقل من قدر الدرهم الخ...... وكذا إذا أصاب الخف أو نحوه من النعل والجرموق وغيرهما نجاسة لها جرم كالعذرة والروث ونحوهما...... روى أبو داؤد من حديث أبى سعيد الخدرى رضى اللّٰه عنه أنّه عليه السلام قال إذا جاء أحدكم إلى المسجد فلينظر، فإن رأى فى نعله أذى أو قذرًا فليمسحه وليصل فيهما. (حلبى كبير: (ص: ۱۷۱-۱۷۸) فصل فى الآسار، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☐ البحر الرائق: (۱/۲۲۳) كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

☐ التاتارخانية: (۱/۲۳۵، ۲۳۶) كتاب الطهارة، الفصل الثانى فى تطهير النجاسات، ط: قديمى.

☐ بدائع الصنائع: (۱/ ۸۰-۸۴) كتاب الطهارة، فصل فى بيان مقدار ما يصير به المحل نجسًا، ط: سعيد.

☐ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۳۰) الفصل الرابع فى المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۳۰) كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۲۷۴. (وسألت الوبرى عن البول إذا ترشش)

(۳) انظر الى الحاشية على نفس الصفحة، رقم: ۱. (وإن أصاب الثوب أو البدن)

کرنے کا ارادہ کیا اور پانی کی تری جلد تک پہنچ گئی تب بھی مسح درست نہیں ہوگا۔(۱)

موزہ پر مسح کا ثبوت

چمڑا یا ریگزین کے موزہ پر مسح کرنا جائز ہے، اور یہ بہت ساری صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، تقریباً اسّی ۸۰ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں کہ خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے پر مسح فرمایا اور اس کی اجازت دی، اور تمام مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق اور تواتر سے یہی ثابت ہے، اور اس کا انکار کرنے والا اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

اسّی ۸۰ صحابہ کرامؓ میں عشرۂ مبشر رضی اللہ عنہم بھی ہیں (یعنی وہ دس صحابہ جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی ہے)(۲)

---

(۱) وإذا مسح على خف ذى طاقين فنزع أحد الطاقين لا يعيد المسح على الطاق الآخر ، و كذ إذا مسح على خف مشعر ثم حلق الشعر هكذا في المحيط . (الهندية : (۳۴/۱) الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ، ط: رشيديه)

إذا كان الخف مشعرا كالخف اليمانى فمسح على ظاهر الشعر ثم حلق الشعر فإنّه لايلزمه إعادة المسح ...... كالشعر مع بشرة الرأس حتى كان المسح على شعر الرأس كالمسح على البشرة . (التاتارخانية : (۲۰۴/۱) الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمى)

(۲) (وهو جائز بسنة مشهورة) فمنكره مبتدع ، وعلى رأى الثانى كافر و فى التحفة ثبوته بالاجماع ، بل بالتواتر ، رواته أكثر من ثمانين منهم العشرة قهستانى . (الدر المختار مع الرد : (۲۶۶/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط:سعيد)

(صح) أى جاز (المسح على الخفين فى) طهارة من (الحدث الاصغر) لما ورد فيه من الاخبار المستفيضة فيخشى على منكره الكفر . (قوله لما ورد فيه من الاخبار المستفيضة) حتى قال جمع من الحفاظ : أن خبر المسح متواتر كما فى فتح البارى . و قال الحسن البصرى : حدثنى سبعون رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ أنهم رأوه يمسح على الخفين كما فى البدائع . وذكر الحافظ فى فتح البارى عن بعضهم : أنه روى المسح أكثر من الثمانين منهم العشرة المبشرون رضى الله عنهم . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان) =

موزہ پر مسح کرنا ان صورتوں میں جائز نہیں ہے

اگر موزہ ٹخنے سے نیچا ہے تو مسح جائز نہیں۔(۱)

اگر موزہ زیادہ پھٹا ہوا ہے کہ چلتے ہوئے تین انگلیوں سے زیادہ پاؤں نظر آتا ہے

= ☜ وقد ثبت المسح بالاخبار المستفيضة عن النبيّ ﷺ قولا و فعلًا...... وعن الحسن البصري حدثني سبعون رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ أنه مسح على الخفين و قال أبو يوسف خبر المسح يجوز نسخ الكتاب به لشهرته و قال الكرخي: أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين لأن الآثار جاء ت فيه في حيز التواتر...... و قال شيخ الاسلام: و الدليل على أن من لم ير المسح على الخفين كان ضالا لما روى عن أبي حنيفة إذ اسئل عن مذهب أهل السنة والجماعة فقال: هو أن تفضل الشيخين يعني أبا بكر و عمر على سائر الصحابة، وأن تحب الختنين يعني عثمانًا و عليًا وأن ترى المسح على الخفين وهو أخذه من قول أنس بن مالك أن من السنة أن تفضل الشيخين و تحب الختنين وترى المسح على الخفين. (حلبي كبير: (ص: ۱۰۴، ۱۰۵) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☜ بدائع الصنائع : (۱/۷) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

☜ فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱/۳۶) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

☜ البحر الرائق : (۱/۱۶۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۱) (شرط مسحه) ثلاثة أمور : الأوّل (كونه ساترًا) محل فرض الغسل (القدم مع الكعب) ...... و جوّز مشائخ سمرقند ستر الكعبين باللفافة . وفي الرد : (قوله : و جوز الخ) ...... قال ح : والحق ما عليه مشائخ بخارىٰ ؛ لأنّ المذهب أنّه لايجوز المسح على الخف الّذي لايستر الكعبين الخ .
(الدر مع الرد : (۱/۲۶۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

☜ (قوله : وصح على الجرموق) أي جاز المسح على الجرموق ...... ذكر قاضيخان في فتاواه ثم الخف الّذي يجوز المسح عليه مايستر الكعبين و ماتحتهما وما ليس كذٰلک لايجوز المسح عليه. (البحر الرائق : (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ التاتارخانية : (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس ، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح الخ ، ط: قديمي .

تب بھی مسح جائز نہیں ہے۔(۱)

اگر ایک موزہ دو تین جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے، اگر ان کو جمع کرنے سے تین انگلی کی مقدار ہو جائے تو مسح جائز نہیں ہے۔

اگر تھوڑا تھوڑا دونوں موزوں سے پھٹا ہوا ہے، اگر دونوں کی پھٹن کو جمع کریں تو تین انگلی کی مقدار سے زیادہ ہو جائے، تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے مسح جائز ہے ہاں اگر ایک پاؤں کے موزہ میں تین انگلیوں کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہو تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ويشترط لجواز المسح على الخفين سبعة شرائط : والشرط الرابع خلو كل منهما أى الخفين عن خرق قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع القدم الخ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

والخرق المانع هو المنفرج الّذى يرى ما تحته من الرجل الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۹) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، مطلب المسح على الجرموقين ، ط: سعيد .

التاتارخانيه: (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة، الفصل السادس، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح الخ، ط: قديمى.

الهنديه: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۲) ويجمع الخروق فى خف واحد لا فى خفين حتى إذا كان فى أحد الخفين خرق قدر اصبع و فى الآخر قدر اصبعين جاز المسح عليهما ولو كان فى خف واحد خرق فى مقدم الخف قدر اصبع وفى العقب مثل ذٰلك و فى جانب الخف مثل ذٰلك لايجوز هٰكذا فى المحيط . (الهنديه : (۱/۳۴) الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط:رشيديه)

التاتارخانية : (۱/۲۰۶) الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان مايجوز عليه المسح الخ ، ط: قديمى .

حلبى كبير : (ص: ۱۱۳) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، مطلب المسح على الجرموقين ، ط: سيعد .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ،ط : سعيد .

اگر موزہ تین انگلیوں کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہے، لیکن چلتے ہوئے چمڑا مل جاتا ہے، اور تین انگلی سے کم مقدار پاؤں نظر آتا ہے تو مسح جائز ہے۔(۱)

اگر کسی نے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا ہے، اور اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹا ہوا ہے تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں اوپر والے موزے کا اعتبار ہے اندر والے کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن كان طولًا يدخل فيه ثلاث أصابع و أكثر لكن لايرى شيأً من القدم ولا ينفرض عند المشي لصلابته لايمنع المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۷۵، ۱۷۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/۱۱) فصل المسح على الخفين، مطلب المسح على الجرموقين، ط: سعيد.

ولو لم ير القدر المانع عند المشي لصلابته لم يمنع وإن كثر . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

حلبی كبير : (ص : ۱۱۳، ۱۱۴) فصل فی المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح على الخفين ، نوع آخر فی بيان ما يجوز عليه المسح الخ، ط: قديمی .

الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۲) (ولايجوز المسح على الجرموق المنخرق وإن كان) أی ولو كان (خفاه غير منخرقين) قياسا على الخفين. (حلبی كبير: (ص: ۱۱۳) فصل فی المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

والخف على الخف كالجرموق عندنا فی سائر احكامه كذا فی الخلاصة ...... وفی منية المصلی : ولايجوز المسح على الجرموق المنخرق وإن كان خفاه غير منخرق . (البحر الرائق : (۱/۱۸۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

الهنديه: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

فتاوىٰ خانية على هامش الهنديه: (۱/۵۲) كتاب الطهارة، فصل فی المسح على الخفين، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۱/۲۶۸، ۲۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۲۰۴) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح على الخفين ، نوع آخر فی بيان ما يجوز عليه المسح ، ط: قديمی .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۹) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

موزہ پھٹا ہوا ہو

اگر موزہ پیر کی تین انگلی کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہے تو اس پر مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔(۱)

مزید ''موزہ پر مسح کرنا ان صورتوں میں جائز نہیں ہے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲۷۷/۲)

موزہ پہننے کا طریقہ

''مدت مسح'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۱/۲)

موزہ ٹخنے سے نیچا ہے

اگر موزہ ٹخنے سے نیچا ہے تو مسح جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (والخرق الكبير وهو قدر ثلاث أصابع القدم الأصاغر يمنعه) . (الدر المختار مع الرد : (۲۷۳/۱) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع : (۱۱/۱) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، مطلب المسح على الجرموقين ، ط: سعيد .

☐ خلاصة الفتاوى : (۲۹/۱) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☐ التاتارخانية : (۲۰۵/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح ، ط: قديمى .

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ حلبى كبير : (ص: ۱۱۳) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

☐ الهنديه : (۳۴/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط : رشيديه .

☐ البحر الرائق : (۱۷۵/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ذكر قاضى خان فى فتاواه : ثم الخف الّذى يجوز المسح عليه مايكون صالحا لقطع المسافة =

موزہ دھونا

اگر پہنے ہوئے موزہ کو دھولیا اور مسح کی نیت نہیں تھی، مثلاً موزہ کی صفائی ستھرائی وغیرہ کے پیشِ نظر دھولیا، یا دھوتے وقت کوئی بھی نیت نہیں تھی، تو ان تمام صورتوں میں مسح ہو جائے گا۔(۱)

= والمشي المتتابع عادة ويستر الكعبين و ماتحتهما وماليس كذٰلك لايجوز عليه المسح . (البحر الرائق : (۱۸۰/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۴۶/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲۰۱/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمى .

الدر المختار مع الرد : (۲۶۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۱) ولو توضأ ولم يمسح خفيه ولكن خاض فى الماء لابنية المسح ولم تنغسل إحدى رجليه أو أكثرها أو مشى فى الحشيش المبتل بالماء المفاض عليه للسقى أو بالمطر يجزيه ذٰلك الخوض أو الشيئ عن المسح قصدًا لحصول المسح ضمنًا وعدم اشتراط النية ...... وكذا إذا أصابه أى أصاب خفه المطر ينوب ذٰلك الأمر وهو الإصابة عن المسح وإن لم ينو . (حلبى كبير : (۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

الهندية : (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط : رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲۸۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲۰۷/۱) الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان شرط جواز المسح على الخفين ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

اگر چہ پہنے ہوئے ہونے کی حالت میں موزہ کو دھونا مناسب نہیں ہے۔(۱)

موزہ ڈبل ہے

''ڈبل موزہ پر مسح کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۵)

موزہ کے اندر پانی چلا گیا

اگر موزہ کے اندر پانی چلا جائے اور اس سے تمام پاؤں گیلا ہو جائے تو اس صورت میں مسح ختم ہو جائے گا، وضو کے وقت پاؤں کو موزہ سے نکال کر دھوئے پھر دوبارہ موزہ پہنے۔(۲)

---

(۱) ان رسول الله ﷺ مر برجل يتوضأ وهو يغسل خفيه فنخسه بيده و قال: إنّما أمرنا بالمسح هٰكذا و أراه من مقدم الخفين إلى أصل الساق مرة و فرج بين أصابعه. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد

(۲) ولو لبس خفيه على طهارة كاملة و مسح عليهما ثم دخل الماء فی أحد خفيه إن بلغ الكعب حتى صار جميع الرجل مغسولا يجب عليه غسل الرجل الأخرىٰ هٰكذا فی الخلاصة . وكذا إذا ابتلّ أكثر القدم وهو الأصح هٰكذا فی الظهيرية . (الهندية : (۱/۳۴، ۳۵) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح على الخفين ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ،ط : رشيديه)

لبس خفيه على الطهارة ومسح عليهما فدخل الماء إحداهما إن وصل الكعب حتى صار مغسولا يجب غسل الأخرىٰ وإن لم يبلغ الكعب لاينتقض مسحه . (البحر الرائق : (۱/۱۶۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۲۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبی كبير : (ص: ۱۰۶ ، ۱۱۵) فصل فی المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۳۰) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح على الخفين ، نوع آخر فی بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمی .

موزہ کے پورے حصے پر مسح کرنا ضروری نہیں ہے

وضو میں پورے پاؤں کو دھونا فرض ہے لیکن موزے پر مسح کرتے وقت پورے موزوں پر مسح کرنا ضروری نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ موزے پر مسح کرنے کا حکم ایک خاص رعایت ہے، شارع علیہ السلام نے اس بارے میں سہولت رکھی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ نرمی کا معاملہ ہو۔(۱)

رہی یہ بات کہ موزے کے کس قدر حصہ کا مسح کرنا فرض ہے اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ موزے کے اوپر تین انگلیوں کی مقدار جگہ پر مسح کرنا فرض ہے انگلی کی چوڑائی ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۲)

---

(۱) وفي القهستاني : أنّه رخصة مسقطة للعزيمة ...... (ولايشترط) في مسحها (استيعاب و تكرار في الأصح فيكفي مسح أكثرها) مرة ، به يفتي. و في الرد : (قوله : في الأصح) قيد لعدم اشتراط الاستيعاب والتكرار : أي بخلاف الخف فإنّه لايشترط فيه ذٰلك بالاتفاق. (الدر مع الرد : (۱/۲۶۴ ــ ۲۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

▭ و سمي الخف خفا من الخفة لأن الحكم خف به من الغسل إلى المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۶۴)، و فيه أيضًا: (قوله: على ظاهرهما مرة بثلاث أصابع) واستدلّ المصنّف في المستصفى بأنّ النبيّ ﷺ رأى رجلًا يغسل خفيه فقال ﷺ أما يكفيك مسح ثلاثه أصابع . وهٰذا صريح في المقصود. (البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

▭ المسح على الخفين رخصة ولو بالعزيمة بعد ما رأى جواز المسح كان أولىٰ ...... ومنها أن يكون الممسوح من ظاهر كل خف مقدار ثلاث أصابع اليد على الأصح . (الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط : رشيديه)

▭ لما كان رخصه ثبت بالحديث لدفع الحرج صار كأنّه من العوارض لا من أصل الوضوء فلم يوصل بالوضوء وقد ثبت المسح بالأخبار المستفيضة عن النبيّ ﷺ قولًا و فعلًا ...... والمسح على ظاهرهما دون باطنهما ...... و فرض ذٰلك المسح مقدار ثلاث أصابع . (حلبي كبير : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

▭ بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

(۲) وفرضه عملا قدر ثلاث أصابع اليد أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . (قوله: قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أن الاصابع غير شرط وإنّما الشرط قدرها الخ . =

اور یہ شرط ہے کہ موزے کی اس جگہ پر مسح ہو جس میں پیر ہے، اس کے سوا کسی اور حصہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔(۱)

= (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ،ط : سعید)

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) کتاب الطهارة ، مطلب مقدار المسح ، ط: سعید .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۵) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۳۲) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

حلبی کبیر: (ص: ۱۰۹) کتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

(۱) ويشترط أن يقع المسح على خف تحته قدم ، حتى لو كان الخف واسعا ، وبعضه خال عن القدم فمسح على الخالي لايجوز. (حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۵) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وفرضه عملا قدر ثلاث أصابع اليد أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف...... ولو قطع قدمه ، إن بقي من ظهره قدر الفرض مسح وإلا غسل كمن قطع من كعبه . وفي الرد : (قوله من كل رجل) أي فرضه هذا القدر كائنا من كل رجل على حدة الخ . (قوله : لا من الخف) لما قدمه أنه واسعا فمسح على الزائد ولم يقدم قدمه إليه لم يجز ولما يأتي من قوله ولو قطع قدمه. (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲ ، ۲۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ،ط : سعید)

و في فتاوى قاضيخان: رجل له خف واسع الساق إن بقي من قدمه خارج الساق في الخف مقدار ثلاث أصابع سوى أصابع الرجل جاز مسحه وإن بقي من قدمه خارج الساق في الخف مقدار ثلاث أصابع بعضه من القدم و بعضه من الأصابع لايجوز المسح عليه حتىٰ يكون مقدار ثلاث أصابع كلها من القدم ولااعتبار للأصابع ...... وفي الخلاصة و غيرها ولو كان الجرموقان واسعين يفضل الجرموق من الخف ثلاث أصابع فمسح على تلك الفضلة لم يجزإلا إذا مسح على الفضلة بعد ان يقدم رجليه على تلك الفضلة فحينئذٍ جاز ولو أزال رجليه عن ذٰلك الموضع أعاد المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۷۴ـ ۱۷۵ ، ۱۸۲) کتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعید)

رد المحتار : (۱/۲۶۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

مثلاً پنڈلی سے لگے ہوئے حصہ پر یا پچھلے حصہ پر یا کناروں پر یا نیچے کی جانب یا پہلو پر مسح کرنا درست نہیں البتہ وہ حصہ جو ٹخنوں کے سامنے ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔(۱)

موزہ نکال کر پاؤں دھونا

جس شخص نے وضو کر کے موزہ پہنا ہے اس کو مقیم ہونے کی صورت میں ایک دن ایک رات اور مسافر ہونے کی صورت میں تین دن تین رات موزے پر مسح کرنا جائز ہے۔(۲)

اگر یہ شخص اس مدت کے اندر وضو کے دوران موزے پر مسح نہیں کرتا ہے بلکہ

(۱) عفی الظهيرية : وموضع المسح ظهر القدم دون الكعب والجوانب ، وظهر القدم من رؤوس الأصابع إلى معقد الشراك النعل . وإذ امسح على العقب لايجوز ولو مسح على ما يلي الساق أو مايلي مقدم ظاهر الخف يجوز ، ولو مسح على ما فوق الكعبين لايجوز . (التاتارخانية : (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة ، نوع آخر في بيان محل المسح ، ط: قديمي)

ومنها أن يمسح على ظاهر الخف حتى لو مسح على باطنه لايجوز...... وكذا لو مسح على العقب أو على جانبي الخف أو على الساق لايجوز والأصل فيه ما روى عن عمر رضي الله عنه أنه قال سمعت رسول الله ﷺ يأمر بالمسح على ظاهر الخفين الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب مقدار المسح ،ط: سعيد)

(قوله : على ظاهرهما مرة) بيان محل المسح حتى لايجوز مسح باطنه أو عقبه أو ساقيه أو جوانبه أو كعبه و ظهر القدم من رؤوس الأصابع إلى معقد الشراك . (البحر الرائق : (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲٦۷) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم و ليلة ومسافر ثلاثة أيّام وليا ليها هكذا في المحيط. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

الدر الختار مع الرد : (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۸) كتاب الطهارة ، مطلب في بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۱) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

مبسوط للسرخسي : (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت. =

موزے کو نکال کر پاؤں کو دھولیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ افضل ہے۔(۱)

لیکن اگر نماز کا وقت نہایت تنگ ہو گیا ہے، موزہ نکال کر پاؤں دھونے کی صورت میں دیر ہونے کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے گی تو اس صورت میں موزے نکال کر پاؤں دھونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ باقی اعضاء کو دھو کر اور پاؤں کے موزے پر مسح کر کے نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر وضو کے لئے پانی بہت کم ہے، موزہ نکال کر پاؤں دھوئے گا تو تمام اعضاء کے لئے پانی کافی نہیں ہوگا، مجبوراً تیمّم کرنا پڑے گا، تو اس صورت میں بھی موزہ نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ ہاتھ اور چہرہ دھو کر سر اور پاؤں کے موزے پر مسح کر کے

= التاتارخانية : (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو أفضل . وفي الرد : (قوله : فالغسل أفضل) وجه التفريع أنه لو كان المسح أفضل لكان المناسب أن يقول وهو مستحب ، فعدوله إلى قوله وهو جائز يفيد أن الغسل منه لأنه أشق على البدن ...... ثم لكن في المضمرات وغيره أن الغسل أفضل، وهو الصحيح كما في الزاهدي . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲٦۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

صح أي جاز المسح على الخفين في الطهارة من الحدث الأصغر لما ورد فيه من الأخبار المستفيضة فيخشى على منكره الكفر ، وإذا اعتقد جوازه وتكلف قلعه بالعزيمة ؛ لأنّ الغسل أشق . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱/۱٦۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۵) فصل في المسح على الخفين ، ط: ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

باوضو نماز پڑھے۔(۱)

موزے کیسے ہوں؟

مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات وضو میں جن موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا فرض نہیں ان میں چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔موزے ایسے موٹے ہوں کہ کسی چیز سے باندھے بغیر پیروں پر کھڑے رہیں۔(۲)

۲۔موزے ایسے موٹے ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل (چار کلومیٹر آٹھ سو تیس

---

(۱) وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو ؤفضل، بل ينبغي وجوبه على من ليس معه إلا مايكفيه، أو خاف فوت وقت أو وقوف عرفة. وفي الرد: (قوله: إلا مايكفيه) أي يكفيه المسح فقط، بأن كان لو غسل به رجليه لايكفيه للوضوء، ولو توضأ به ومسح كفاه، (قوله: أو وقوف) أي أنّه إذا غسل رجليه يدرك الصلاة لكن يخاف فوت الوقوف بعرفة وإذا مسح يدركها جميعا يجب المسح الخ. (الد رمع الرد: (۱/۲۶۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۱۶۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) والشرط الخامس استمساك على الرجلين من غير شد لثخانته إذ الرقيق لايصلح لقطع المسافة . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱/۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۱۲۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى السمح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۱/۲۰۲) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

میٹر) یا اس سے زیادہ چل سکیں۔(۱)

۳۔موزے ایسے موٹے ہوں کہ نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔(۲)

۴۔پانی کو جذب کرنے والے نہ ہوں، یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔(۳)

---

(۱) (الثخینین) بحیث یمشی فرسخًا . وفی الرد (قوله : بحیث یمشی فرسخًا) . (الدر مع الرد: (۱/ ۲۶۹) والثالث کونه مما یمکن متابعة المشی المعتاد فیه فرسخًا أو أکثر . (قوله : فرسخًا فأکثر) تقدم أن الفرسخ ثلاثة أمیال اثنا عشر الف خطوة . (الدر مع الرد : (۱/ ۲۶۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط:سعید)

وفیه أیضًا : أی ما أکثر کما مر ، وفاعل یمشی ضمیر یعود علی الجورب والاسناد إلیه مجازی، أو علی اللابس له والعائد محذوف أی به .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱/ ۱۸۳) باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۱۲۱) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

خلاصة الفتاویٰ : (۱/ ۲۸) کتاب الطهارة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفین ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

(۲) ثم الخف الّذی یجوز المسح علیه مایکون صالحا لقطع المسافة والمشی المتتابع عادة ویستر الکعبین وماتحتهما ومالیس کذٰلک لایجوز المسح الخ..... وفی التبیین : ولا یری تحته. (البحر الرائق : (۱/ ۱۸۰ ــ ۱۸۲) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

(أو جوربیه الثخینین) بحیث یمشی فرسخًا ویثبت علی الساق بنفسه ولایری ما تحته الخ . (الدر المختار مع الرد : (۱/ ۲۶۹) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۱/ ۲۰۱) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان مایجوز علیه المسح من الخفاف الخ، ط: قدیمی .

الهندیة : (۱/ ۳۲) کتاب الطهارة، الفصل الأوّل، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه .

حلبی کبیر : (ص: ۱۲۰) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

(۳) والشرط السادس منعهما وصول الماء إلی الجسد فلایشفان الماء. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان) =

جن موزوں میں یہ باتیں پائی جائیں گی تو وہ خواہ چمڑے کے ہوں یا کسی اور چیز کے ان پر مسح کرنا درست ہوگا، بشرطیکہ مسح کی شرائط پائی جائیں۔

عام طور پر چمڑے کے موزے پر مسح کیا جاتا ہے، لیکن چمڑے کا موزہ ہونا ضروری نہیں اگر کسی موٹے کپڑے یا ریگزین وغیرہ کے ایسے موزے ہوں جو باندھے بغیر ٹخنے پر کھڑے رہیں اوران کو پہن کر جوتوں کے بغیر تین میل چل بھی سکیں تو ان پر بھی مسح جائز ہوگا۔

جن موزوں پر مسح جائز ہے ان میں جوتے کے بغیر چلنے کے قابل اور موٹا اور دبیز ہونے کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس میں ٹخنے تک پاؤں چھپا رہے اس سے کم نہ ہو، خواہ زیاد کتنا ہی ہو۔(۱)

= (أو جوربيه الثخينين) بحيث يمشي فرسخًا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولا يشف الا أن ينفذ إلى الخف قدر الغرض. وفي الرد: (قوله: ولايشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى ماوراءه من باب ضرب يضرب. وفي بعض الكتب: ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس. والثاني أولىٰ هنا لئلا يتكرر مع قوله تبعا للزيلعي ولايرى ما تحته، الخ. (الدر المختار مع الرد: (۲۶۹/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۱۲۰) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۱۸۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۱) الخف الّذي يجوز عليه المسح مايمكن قطع السفر به و تتابع المشي عليه ويستر الكعبين و ما تحتهما، وستر ما فوق الكعبين ليس بشرط، وإن كان يرى من الكعب قدر إصبع أو إصبعين جاز المسح عليه، وإن كان ثلاث أصابع فصاعدا لايجوز. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲۰۱/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناها ومالايجوز، ط:قديمى)

(صح المسح على الخفين في الحدث الأصغر ولو كانا) أي الخفين متخذين (من شيئ ثخين غير الجلد) كلبد و جوخ وكرباس يستمسك على الساق من غير شد لايشف الماء وهو قولهما وإليه رجع الإمام وعليه الفتوىٰ لأنه في معنى المتخذ من الجلد (سواء كان لهما نعل من جلد أولا). (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

والخف شرعا الساتر لكعبين فأكثر من جلد و نحوه (شرط مسحه كونه ساتر القدم مع الكعب و كونه مشغولا بالرجل و كونه ممايمكن متابعة المشي المعتاد فيه فرسخا فأكثر ...... أو جرموقيه أو جوربيه ولو من غزل أو شعر الثخينين بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق بنفسه =

''ٹخنوں'' سے مراد وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو قدم کے اوپر حصے میں ہوتی ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ وضو میں ٹخنوں تک پورے قدم کا دھونا فرض ہے، اگر تھوڑی سی جگہ بھی دھونے سے رہ گئی تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

موزے کی کتنی مقدار پر مسح کرنا فرض ہے؟

موزے کے مسح میں ہاتھ کی انگلیوں میں سے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کرنا فرض ہے۔(۲)

= ولایری ما تحته ولا یشف الا ان ینفذ إلی الخف قدر الغرض . (الدر المختار مع الرد : (۱/ ۲۶۱ ـ ۲۶۹) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

▭ الهندیة : (۱/ ۳۲) الباب الخامس ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه .

▭ فتاویٰ خانیة علی هامش الهندیة: (۱/ ۴۶) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه.

▭ حلبی کبیر : (ص: ۱۲۰ ـ ۱۲۲) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) (المرفقان والکعبان یدخلان فی فرض الغسل) وهما العظمان الناتیان فی جانبی القدمین هو الصحیح ...... فأمّا فی الطهارة فهو العظم الناتی کما فسره فی الزیادات کذا فی الکافی . (حلبی کبیر : (ص: ۱۷) فرائض الوضوء ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

▭ (فرائض الوضوء وهی أربع : الثالث غسل الرجلین) ویدخل الکعبان فی الغسل عند علمائنا الثلاثة والکعب هو العظم الناتی فی الساق الّذی یکون فوق القدم کذا فی المحیط . (الهندیه : (۱/ ۳) کتاب الطهارة ، الباب الأوّل فی الوضوء ، الفصل الأوّل فی فرائض الوضوء ، ط: رشیدیه)

▭ البحر الرائق : (۱/ ۱۳) کتاب الطهارة ، ط: سعید .

▭ بدائع الصنائع : (۱/ ۷) کتاب الطهارة ، مطلب فی غسل الرجلین ، ط: سعید .

▭ الدر المختار مع الرد : (۱/ ۹۸) کتاب الطهارة ، أرکان الوضوء أربعة ، ط: سعید .

▭ التاتارخانیة : (۱/ ۷۰) کتاب الطهارة ، الفصل الأوّل فی الوضوء ، ط: قدیمی .

▭ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۶ ، ۴۷) کتاب الطهارة ، فصل فی أحکام الوضوء ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

(۲) (وفرضه) عملًا (قدر ثلاث أصابع الید) أصغرها طولا و عرضا من کل رجل لا من الخف . و فی الرد : (قوله : من کل رجل) أی فرضه هٰذا القدر کائنا من کل رجل علی حدة ، قال فی الرد : حتی لو مسح علی إحدیٰ رجلیه مقدار أصبعین وعلی الأخریٰ مقدار خمس أصابع لم یجز . =

اور یہ مسح ہر ایک موزہ پر پاؤں کے اوپر کی جانب ہو۔(۱)

موزے کے کس حصے پر مسح کرے

''موزہ کے پورے حصے پر مسح کرنا ضروری نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۳)

موسمی مکان

قدیم وطن میں گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے بعض موسم راس نہیں آتے اس لئے کسی نے کسی ایسے علاقہ میں مکان بنالیا جہاں کا موسم موافق ہوتا کہ خاص موسم میں

= (قوله قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أن الأصابع غير شرط وإنما الشرط قدرها (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: بسعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) مطلب مقدار المسح، فصل أما المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۱۰۹) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وفرض المسح قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد على ظاهر مقدم كل رجل مرة واحدة فلايصح على باطنا لقدم ولاعقبه وجوانبه و ساقه. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص:۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان محل المسح، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، قبيل مطلب مقدار المسح، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷) الفصل الرابع، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

الدر المختار مع الرد: (۱/۲٦۷) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۱۰۹) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

وہاں قیام کیا کرے اور سیر وتفریح بھی ہو جائے تو ایسے مکان میں اگر ایک دفعہ اہل وعیال کے ساتھ سیزن گزارا یا پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام گزارے تو وہ وطن اصلی کے حکم میں ہو جائے گا، لہذا وہاں پہونچنے کے بعد پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

مہاجرین کی اقامت کی نیت

موجودہ دور میں جب کہیں جنگ شروع ہوتی ہے تو وہاں کے کچھ لوگ دوسرے ملک میں یا دوسرے علاقے کی خالی جگہ مثلاً دشت وبیابان میں خیمے لگا کر رہنا شروع کردیتے ہیں، یا ان کے لئے مہاجر کیمپ بنائے جاتے ہیں، اور یہ لوگ اپنے وطن سے ہجرت کر کے ان کیمپوں میں رہتے ہیں، چونکہ یہاں ضرورت کی تمام چیزیں ملتی ہیں اس لئے یہ جگہ بڑے گاؤں کی شکل اختیار کرلیتی ہے، لہذا جنگل دشت وبیابان ہونے کے باوجود آباد ہونے کے بعد جنگل وغیرہ کے حکم میں باقی نہیں رہتا اس لئے ایسے کیمپوں میں بھی اقامت کی نیت معتبر ہے، اس لئے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنے

---

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ)...... وقيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل ويتم فيهما...... وكثير من المسلمين المتوطنين في البلاد ولهم دور وعقار في القرى البعيدة منها يصيفون بها بأهلهم ومتاعهم فلا بد من حفظهما انهما وطنان له لايبطل أحدهما بالآخر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

☜ التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کی صورت میں مقیم بن جائیں گے پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)
ہاں اگر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہوگی تو قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله بقصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر ...... و قيد بنصف شهر لأن نية إقامة مادونها لاتوجب الإتمام ...... ثم نية الإقامة لاتصح إلاّ فى موضع الإقامة ممن يتمكن من الإقامة و موضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لاالخيام والاخبية والوبر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)
حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
الدرالمختار مع الرد: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.
بدائع الصنائع: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.
حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.
التاتارخانية: (۲/۸، ۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة و نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح فيها نية الإقامة والّتى لا تصح، ط: قديمى.
خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) إذا أقام فى بلدة من غير نية الإقامة لايكون مقيما وإن طال؛ لأنه لم ينو الإقامة خمسة عشر يوما. (الولوالجية: (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: المكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه)
التاتارخانية: (۲/۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة، ط: قديمى.
الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.
وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوما قصر هٰكذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)
حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
الفقه الإسلامى و أدلّته: (۲/۳۰۱) كتاب الصلاة، المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، خامسا مايمنع القصر، ان ينوى المسافر الإقامة مدة معينة، ط: المكتبة الحقانية پشاور.

مہمان کا اکرام

☆......مہمان کی عزت اور مناسب خاطر داری کرنا بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ ہے، اسلام میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه'' (بخاری ومسلم)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے''(۱)

مہمان کے اکرام کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خندہ پیشانی، خوش مزاجی اور ہنس مکھ حالت میں استقبال کیا جائے، اگر کھانے کا وقت ہے تو استطاعت کے مطابق اس کی تواضع اور مہمان نوازی کی جائے، اور اگر استطاعت اور گنجائش ہے تو پہلے دن اس کے لئے کوئی خصوصی کھانا تیار کیا جائے، جس کو حدیث شریف میں ''جائزہ'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مہمان کے اکرام کا سب سے اول مطلب یہ ہے کہ اس کو آرام پہنچانے کی فکر کی جائے، لہٰذا اگر مہمان کو کھانے سے تکلیف ہو تو کھانے پر اصرار کرنا اکرام کے خلاف ہے۔

---

(۱) صحيح البخاری: (۹۰۶/۲) كتاب الآداب، باب اكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمی۔

مشكاة المصابيح : (۳۶۸/۲) كتاب الأطعمة، الفصل الأوّل، باب الضيافة، ط: قديمی.

موطأ امام محمد : (ص: ۳۹۷) أبوب السير، باب حق الضيافة، ط: قديمی.

جامع الترمذی : (۱۸/۲) أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی الضيافة، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۶۱) أبواب الأدب، باب حق الضيف، ط: قديمی.

الصحيح لمسلم : (۵۰/۱) كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الخ، ط: قديمی.

سنن أبی داؤد : (۱۷۰/۲) كتاب الأطعمة، باب فی الضيافة، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

دوسری طرف مہمان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ میزبان پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالے اور اتنی دیر میزبان کے پاس نہ ٹھہرے کہ جس سے اس پر بار ہونے لگے۔(۱)

☆......مہمان کا اکرام یہ ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو اس کے ساتھ کشادہ پیشانی خوش اخلاقی اور ہنس مکھ چہرے کے ساتھ پیش آئے، اس کے ساتھ اچھے انداز سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے، اور اس کو تین دن تک اس طرح کھلائے پلائے کہ پہلے دن تو اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق کچھ پر تکلف میزبانی کرے، بشرطیکہ اس کی وجہ سے اپنے متعلقین اور لواحقین کی حق تلفی نہ ہو، اور بعد کے دو دنوں میں بلاتکلف جو حاضر ہو اس کے سامنے پیش کرے تاکہ مہمان اور میزبان کو گرانی نہ ہو، پھر تین دن کے بعد بھی اگر مہمان ٹھہرا رہے تو اس کو کھلانا پلانا صدقہ کے حکم میں ہے۔ یعنی اگر میزبان چاہے تو

---

(۱) وعن أبی شریح الکعبی أن رسول اللّٰه ﷺ قال : من کان یؤمن باللّٰه والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة والضیافة ثلاثة أیام فما کان بعد ذٰلک فهو صدقة ولایحل له أن یثوی عنده حتی یحرجه . (موطأ الإمام محمدؒ : (ص: ۳۹۷) باب حق الضیافة ، ط:قدیمی)

☜ عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : من کان یؤمن باللّٰه والیوم والآخر فلیکرم ضیفه ، فی شرح السنة قال تعالیٰ : هل أتاک حدیث ضیف إبراهیم المکرمین (الذاریات : ۲۴) قیل اکرمهم إبراهیم علیه السلام بتعجیل قراهم والقیام بنفسه علیهم وطلاقة الوجه لهم ...... قالوا : وإکرام الضیف بطلاقة الوجه وطیب الکلام والإطعام ثلاثة أیّام فی الأوّل بمقدوره و میسوره والباقی بما حضره من غیر تکلف لئلا یثقل علیه وعلی نفسه وبعد الثلاثة یُعَدُّ من الصدقة إن شاء فعل وإلا فلا ...... وفی روایة عن أبی شریح رضی اللّٰه عنه : أن رسول اللّٰه ﷺ قال : من کان یؤمن باللّٰه والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة ، فی الفائق: الجائزة من أجازه بکذا إذا أتحفه والطفه کالفاضلة واحدة الفواضل من أفضل علیه ، وفی شرح السنة : سئل عن ذٰلک مالک بن انس فقال: "یکرمه ویتحفه یوما ولیلة" (والضیافة ثلاثة أیّام) فی النهایة أی یضیف ثلاثة أیّام فیتکلف له فی الیوم الأوّل ما اتسع له من بر والطاف ویقدم له فی الیوم الثانی والثالث ماحضر اهـ .

(مرقاة المفاتیح : ۸/ ۱۴۱ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۴) باب الضیافة ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه)

☜ شرح السنة : (۱۱/ ۳۳۵) باب إکرام الضیف ، ط: المکتب الإسلامی دمشق ، بیروت .

☜ وهکذا فیه : (۱۱/ ۳۳۸) (حواله بالا)

کھلائے پلائے اور اگر نہ چاہے تو انکار کر دے۔(۱)

مہمان کو رخصت کرتے وقت

"رخصت کرتے وقت" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۸/۱)

مہمان کی سواری

مہمان کی سواری کی رکاب اور لگام کو تواضع اور خاطر داری کے طور پر پکڑنا مسنون ہے۔(۲)

موجودہ دور میں گاڑی کا لگام وغیرہ نہیں ہے اس لئے گاڑی کے پاس رہے تو کافی ہے۔

کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مہمان کے احترام میں نماز قضا کرنا

"نماز قضا کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۸/۲)

مہمان کے حقوق

مہمان کے حقوق یہ ہیں:

۱۔ مہمان کے آتے وقت خوشی اور بشاشت کا ظاہر کرنا، اور واپس جانے کے وقت

---

(۱) مظاہر حق جدید: (۱۱۵/۴) مہمان کی خاطر کرنا کمال ایمان کی علامت ہے، حدیث نمبر: ۱، باب الضیافۃ، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت کراچی۔

و تمام الإكرام طلاقة الوجه وطيب الحديث عند الدخول والخروج وعلى المائدة . قيل للأوزاعى رضى الله عنه: ماكرامة الضيف؟ قال: طلاقة الوجه، وطيب الحديث و قال يزيد بن أبى زياد ما دخلت على عبدالرحمٰن بن أبى ليليى الا حدثنا حديثا حسنا وأطعمنا طعاما حسنا. (إحياء علوم الدين: (۱۹/۲، ۲۰) كتاب آداب الأكل، الباب الرابع فى آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

وانظر الحاشية السابقة رقم : ۱ ، أيضًا .

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ ، أيضًا .

کم از کم دروازہ تک ساتھ چلنا۔(۱)

۲۔اس کے معمولات وضروریات کا انتظام کرنا جس سے اس کو راحت پہنچے۔(۲)

۳۔خاطر تواضع ،عزت اور مدارات کے ساتھ پیش آنا ،مہمان نوازی کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرنا۔(۳)

۴۔کم از کم ایک دن اس کے لئے کھانے میں کسی قدر درمیانی درجہ کا تکلف کرنا اور کم از کم تین دن تک اس کی مہمان داری کرنا،مہمان کا اتنا حق ہے،اس کے بعد جتنے دن

---

(۱) فأمّا الانصراف فله ثلاثة آداب : الأوّل : أن يخرج مع الضيف إلى باب الدار وهو سنة و ذٰلک من إكرام الضيف ...... وقال عليه السلام : أن من سنة الضيف أن يشيع إلى باب الدار " . ... وتمام الإكرام طلاقة الوجه و طيب الحديث عند الدخول والخروج وعلى المائدة . قيل للأوزاعي رضي اللّٰه عنه : ما كرامة الضيف؟ قال طلاقة الوجه و طيب الحديث . (كتاب إحياء علوم الدين : (۱۹/۲) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع في آداب الضيافة ، ط: دار القلم ، بيروت)

(وعن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: من السنة) أى العادة القديمة والفطرة السليمة أو من سنتي و طريقتي (أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار) والظاهر أن هٰذا من باب زيادة الإكرام اهـ . (مرقاة المفاتيح : (۱۵۶/۸) كتاب الاطعمة ، باب الضيافة ، ط: رشيديه)

وعن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : أن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار . (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۴۰) باب الضيافة ، ط: قديمي .

مشكاة المصابيح : (۳۷۰/۲) باب الضيافة ، الفصل الثالث ، ط: قديمي .

شعب الإيمان : (۱۲ / ۱۵۳) باب إكرام الضيف ، فصل في مراعاة حق الرفيق ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

(۲) وإذا دخل ضيف للمبيت فليعرفه صاحب المنزل عند الدخول القبلة وبيت المال و موضع الوضوء. (إحياء علوم الدين: (۱۷/۲) كتاب آدب الأكل، الباب الرابع في آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

(۳) وينبغي أن يخدم المضيف بنفسه اقتداء بإبراهيم على نبينا عليه الصلاة والسلام كذا في خزانة المفتين . (الهندية : (۳۴۵/۵) كتاب الكراهة ، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات ، ط: رشيديه)

و في شرح السنة: قال اللّٰه تبارک و تعالىٰ: ﴿هل أتاک حديث ضيف إبراهيم المكرمين﴾ (الذاريات : ۲۴) قيل أكرمهم إبراهيم عليه الصلاة والسلام بتعجيل قراهم والقيام بنفسه عليهم وطلاقة الوجه لهم . (مرقاة المفاتيح : (۱۴۱/۸) باب الضيافة ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

وہ ٹھہرے گا میزبان کی طرف سے اس پر احسان ہوگا۔(۱)

مگر مہمان کے لئے مناسب یہ ہے کہ میزبان کو تنگ نہ کرے، اور زیادہ دن نہ ٹھہرے اور کسی چیز کی فرمائش بھی نہ کرے، اور میزبان کو کسی اعتبار سے بھی پریشان نہ کرے۔(۲)

مہمان کے لئے تین دن سے زائد ٹھہرنا

''تین دن سے زائد ٹھہرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۳)

مہمان کے لئے ہدایات

اگر کسی کے پاس مہمان بن کر جائے، اور کھانا کھانے کا ارادہ نہ ہو خواہ کسی بھی وجہ سے ہو، تو جاتے ہی فوراً میزبان کو اطلاع کر دے کہ میں اس وقت کھانا نہیں کھاؤں گا، ایسا نہ ہو کہ وہ کھانے کا انتظام کرے، اور اس میں محنت ومشقت بھی ہو، پھر کھانے کے وقت یہ اطلاع دے کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو یہ محنت مشقت اہتمام اور کھانا ضائع ہو جائے گا اور میزبان کو بہت زیادہ تکلیف بھی ہوگی۔(۳)

کسی اور کی دعوت کو میزبان کی اجازت کے بغیر قبول نہ کرے۔(۴)

(۱،۲) عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله ﷺ قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، جائزته يوم و ليلة والضيافة ثلاثة أيّام ، فما بعد ذٰلك فهو صدقة ، ولايحل له أن يثوى عنده حتى يخرجه . متفق عليه. (مشكاة المصابيح : (ص: ٣٦٨) كتاب الأطعمة ، باب الضيافة، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۲/۹۰۶) كتاب الآداب، باب إكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمي.

جامع الترمذي : (۲/۱۸) أبواب البرّ والصلة ، باب ماجاء في الضيافة ، ط: قديمي .

إحياء العلوم : (۲/۲۰) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع في آداب الضيافة ، ط : دار القلم بيروت .

(۳) آداب المعاشرت للتھانویؒ: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۱، اور ادب نمبر ۴۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۴) آداب المعاشرت للتھانویؒ: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۱، اور ادب نمبر ۴۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

مہمان کو چاہیے کہ جہاں جائے میزبان کو اطلاع کردے تاکہ اس کو کھانے کے وقت تلاش کرنے میں پریشانی نہ ہو۔(۱)

اگر کوئی حاجت لے کر کہیں جائے تو موقع پا کر فوراً اپنی بات کہہ دے، انتظار نہ کرائے بعض آدمی پوچھنے پر کہہ دیتے ہیں کہ صرف ملنے آئے ہیں، اور جب وہ میزبان بے فکر ہوگیا اور موقع بھی نہ رہا اب کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کہنا ہے تو اس سے بہت ہی اذیت ہوتی ہے۔(۲)

کہیں مہمان بن کر جائے تو وہاں کے انتظامات میں مہمان ہونے کی حیثیت سے ہرگز دخل نہ دے، البتہ اگر میزبان کوئی خاص انتظام اس کے سپرد کردے تو اس کا اہتمام کرنا درست ہے۔(۳)

کسی سے ملنے جائے تو وہاں اتنا مت بیٹھے یا اس سے اتنی دیر باتیں مت کرے کہ وہ تنگ ہوجائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔(۴)

جس کے گھر میں مہمان بن کر جائے تو اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرے، تاکہ میزبان فرمائش پورا کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں شرمندہ نہ ہو۔(۵)

---

(۱) آداب المعاشرت: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۲، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

قال الفقيه أبو الليث رحمه الله تعالىٰ: يجب على الضيف أربعة أشياء ...... والثالث: أن لايقوم إلا بإذن رب البيت. (الهندية: (۱/ ۳۴۴) الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، كتاب الكراهية، ط: رشيديه)

الثالث: أن لايخرج إلا برضا صاحب المنزل وإذنه ويراعي قلبه في قدر الإقامة. (إحياء علوم الدين: (۲/ ۲۰) فأما الانصراف، الباب الرابع في آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

(۲) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۲) ادب نمبر:۵۴، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۳) آداب المعاشرت: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۴، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۴) آداب المعاشرت: (ص:۹۶) ادب نمبر:۴۱، ملاقات کے آداب، ط: قدیمی۔

(۵) الباب الثاني: وهو للزائر أن لايقترح ولايتحكم بشيئ بعينه فربما يشق على المزور إحضاره فإن خيره أخوه بين طعامين فليتخير أيسرهما عليه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/ ۱۳) الباب الثالث في آداب تقديم الطعام إلى الاخوان الزائرين، ط: دار القلم بيروت.

آداب المعاشرت: (ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۱، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

مہمان کو چاہئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی پیالے اور برتن میں چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔(۱)

مہمان کو چاہئے کہ اگر نمک مرچ کم کھانے کا عادی ہے یا پرہیزی کھانا کھاتا ہے تو پہنچتے ہی میزبان کو اطلاع کر دے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔(۲)

جو شخص کھانا کھانے جا رہا ہے یا دعوت پر بلایا گیا ہے اس کے ساتھ کھانا اور دعوت کے مقام تک نہیں جانا چاہئے کیونکہ میزبان شرما کر کھانے کے لئے بلا لیتا ہے لیکن دل اندر سے نہیں چاہتا۔(۳)

جب کسی کے پاس جائے تو سلام کرے، مصافحہ یا معانقہ کے لئے آگے بڑھنا صاحب مکان کا کام ہے، اگر وہ آگے نہیں بڑھتا یا کسی کام میں مصروف ہے تو اس کی مصروفیات میں خلل نہیں ڈالنا چاہئے۔(۴)

---

(۱) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۲، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔
(۲) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۰) ادب نمبر:۴۸، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔
(۳) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔
و عن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ: الا لاتظلموا الا لايحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه. (مشكاة المصابيح: (۱/۲۲۵) باب الغصب والعارية، الفصل الثاني، ط: (قديمي)
(۴) وعن أيوب بن بشير عن رجل من عنزة أنه قال قلت لأبي ذر هل كان رسول الله ﷺ يصافحكم إذا لقيتموه قال: مالقيته قط إلا صافحني و بعث إلي ذات يوم ولم أكن في أهلي، فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سريره فالتزمني فكانت تلك اجود و اجود. (سنن أبي داود: (۲/۳٦٧) كتاب الأدب، باب في المعانقة، ط: رحمانية)
وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله ﷺ في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله ﷺ عُريانًا يجر ثوبه والله مارأيته عُريانًا قبله و لا بعده فاعتنقه و قبله. (مشكاة المصابيح: (۲/۴۰۲) باب المصافحة والمعانقة، ط: قديمي)
جامع الترمذي: (۲/۱۰۲) أبوب الاستيذان والادب، باب ماجاء في المعانقة والقبلة، ط: سعيد. =

اندر داخل ہوکر سب سے بڑھیا جگہ پر نہ بیٹھے، اور صاحب مکان کی نشست پر بھی نہ بیٹھے معمولی عام جگہ پر بیٹھے، یہ کام مکان کے مالک کا ہے کہ وہ مہمان کو خود اپنی جگہ پر بٹھادے یا مہمان کے بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ تجویز کرے۔(۱)

میت کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو

اگر کوئی لاوارث مردہ ملے اور اس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو تو جس جگہ لاش ملی ہے وہاں کی اکثریت اگر غیر مسلم کی ہو تو غیر مسلم کے حوالہ کر دیا جائے، اور اگر اس مقام پر

= شرح السنة: (۱۲/ ۲۹۰، ۲۹۱) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتبة الإسلامية بيروت.

ابوداؤد: (۲/ ۳٦۲ (كتاب الادب، باب فى قبلة ما بين العينين، ط: حقانيه ملتان، و أيضًا: (۲/ ۳٦۸)، ط: رحمانيه.

مسند أحمد بن حنبل: (۵/ ١٦٧) رقم الحديث: ۲۱۵۱۴، ط: مؤسسة القرطبة.

السنن الكبرىٰ للبيهقى: (۷/ ۹۹) باب ماجاء فى معانقة الرجل، رقم الحديث: ۱۳۹۵٦، ط: المجلس دائرة المعارف النظامية، الهند.

المعجم الأوسط: (۷/ ۲۸٦) رقم الحديث؛ ۷۵۰۹، ط: دار حرمين.

شعب الإيمان: (۱۱/ ۲۹۰) قصة إبراهيم فى المعانقة، رقم: ۸۵۵٦، مكتبة الرشد رياض.

(۱) لايؤم الرجل فى سلطانه ولايجلس على تكرمته إلا بإذنه. (كنز العمال: (۹/ ١٦١) كتاب الضيافة من قسم الأقوال، الفصل الثالث فى آدب الضيف، النوع الثالث فى آداب متفرقة، ط: مؤسسة الرسالة بيروت)

فأما الحضور فأدبه أن يدخل الدار ولايتصدر فيأخذ أحسن الأماكن بل يتواضع ...... ان أشار إليه صاحب المكان بموضع لايخالفه البتة فإنه قد يكون رتب فى نفسه موضع كل واحد فمخالفته تشوّش عليه اهـ. (إحياء علوم الدين: (۲/ ۱۷) كتاب آداب الأكل، الباب الرابع فى آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

ويستحب للضيف أن يجلس حيث يجلس قال الفقيه أبو الليث رحمه اللّٰه تعالىٰ: يجب على الضيف أربعة أشياء: أوّلها أن يجلس حيث يجلس، والثانى: أن يرضى بما قدم إليه، والثالث: أن لايقوم إلا باذن ربّ البيت، والرابع: أن يدعو له إذا خرج. (الهندية: (۱/ ۳۴۴) كتاب الكراهية، الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات، ط: رشيديه)

غیر مسلم کی اکثریت نہ ہو بلکہ کم ہوں تو مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جائے۔(۱)

میت ملبہ میں دب جائے

''مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۷/۲)

میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا

مسافر کا میزبان کی دلجوئی کے لئے صرف نفلی روزہ توڑ دینا جائز ہے، البتہ بعد میں اس کی قضا کرنا لازم ہوگا، اور اگر مسافر کو معلوم ہے کہ روزہ نہ توڑنے کی صورت میں میزبان کی دل شکنی نہیں ہوگی تو ضیافت کی خاطر روزہ نہیں توڑنا چاہئے۔(۲)

---

(۱) فروع: لو لم يدر أ مسلم أم كافر ولا علامة فإن في دارنا غسل و صلى عليه وإلا لا . اختلط موتانا بكفار ولا علامة اعتبر الاكثر فإن استووا غسلوا اهـ. (الدر المختار: (۲/۲۰۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في حديثه: كل سبب و نسب منقطع الا سببي و نسبي، ط: سعيد)

▭ الهندية : (۱/۱۵۹) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيديه .

▭ التاتارخانية : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرّقات ، القسم الرابع ، ط: قديمي .

▭ البحر الرائق : (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز ، ط: سعيد .

(۲) (ولزم نفل شرع فيه قصدا أداء و قضاء الا في العيدين وأيام التشريق ولايفطر بلاعذر في روايه) ...... (والضيافة عذر) للضيف والمضيف (ان كان صاحبها ممن لايرضٰى بمجرد حضوره ويتأذّى بترك الإفطار) فيفطر (وإلالا) هو الصحيح من المذهب الظهيرية . (الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۸ ، ۴۲۹) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط:سعيد)

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۵٦۸) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

▭ الهندية : (۱/۲۰۸) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه.

▭ التاتارخانية : (۲/۲۸۹ ، ۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي .=

میکہ

اگر بیوی کا سسرال سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور بیوی رخصت ہو کر سسرال آچکی ہے، تو اس کے بعد پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے میکہ جانے کی صورت میں مسافر ہوگی اور میکہ میں قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت سے میکہ جائے گی تو مسافر نہیں ہوگی اور پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

مزید ''سسرال'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۱/۲۶۵)

= خلاصة الفتاوى : (۱/۲٦۵) كتاب الصوم ، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة ، جنس آخر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۲/۲۸۷) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

فتاوى الولوالجية : (۱/۲۲٦ ، ۲۲۷) كتاب الصوم ، الفصل الثانى ، وأمّا ما يكره فعله للصائم وما لايكره ، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

(۱) (الوطن الأصلى) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقى لم يبطل ، بل يتمّ فيهما (لاغير) . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبى كبير : (ص : ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ، الرابع فى الوطن ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

والوطن الأصلى هو وطن الانسان فى بلدة ...... وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن فى بلدة اخرىٰ وينتقل الأهل إليها ، فيخرج الأوّل من أن يكون وطنًا أصليًا حتى لو دخل مسافراً لايتمّ. (البحر الرائق : (۲/۲۳۹) باب المسافر ، ط: رشيديه ، وأيضًا : (۲/۱۳٦) ط: سعيد)

الوطن الأصلى يبطل بمثله، و فى الشامية فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ و لم يتأهل به فليس ذٰلک وطنًا له إلا إذا عزم على القرار فيه و ترک الوطن الذى كان له قبله...... الخ. (شامى: (۲/۱۳۱) باب صلاة المسافر، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة، ط: سعيد)

میل

ایک میل شرعی دو ہزار ۲۰۰۰ گز کا ہوتا ہے، اور ایک میل انگریزی سترہ سو ساٹھ (۱۷۶۰) گز کا ہوتا ہے۔(۱)

(۱) اوزان شرعیہ، جواہر فقہ قدیم، لمفتی اعظم حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ: (۱/۳۳۴)، مکتبہ دار العلوم کراچی۔

و أقرب الأقوال أن الميل وهو ثلث الفرسخ أربعة آلاف ذراع طول كل ذراع أربع و عشرين اصبعًا وعرض كل اصبع ست حبات شعير ملصقة ظهر البطن هكذا في التبيين. (الهندية: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۲۳۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

قواعد الفقه والتعريفات الفقهية: (ص: ۵۱۸) للمفتي السيد عميم الاحسان، ط: الصدف پبلشرز، ناظم آباد کراچی.

البحر الرائق: (۱/۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط:سعيد.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۸۸) المبحث الثالث، صلاة المسافر، الموضوع الأوّل: المسافة الّتي يجوز فيها القصر، ط: المكتبة الحقانية پشاور.

التاتارخانية: (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان شرائطه، ط: قديمي.

حاشية خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبي كبير: (ص: ۶۷) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

عربی میں ذراع ایک ہاتھ کو کہتے ہیں اور اردو میں گز دو ہاتھ کو، اس لیے چار ہزار ذراع میں دو ہزار گز ہوتے ہیں۔

ن

نابالغ کی نیت

سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۱)

نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرنا

عورت صنف نازک ہے، اس کی طبیعت میں کمزوری پائی جاتی ہے، سفر میں اس کو ہر طرح کی ضرورت لاحق ہوسکتی ہے، اور اس کی عزت وآبرو کی حفاظت بھی ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے سفر میں اس کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے، نابالغ تو خود دوسروں کا محتاج ہے وہ اس صنف نازک کو ہر خطرہ سے محفوظ نہیں رکھ سکتا، اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے،

---

(۱) البلوغ: شرط عند الحنفية، فلايقصر الصبي الصلاة في السفر، ولم يشترطه جمهور الفقهاء الخ. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۷) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر، شروط القصر، ط: المكتبة الحقانية پشاور)

ويشترط لصحة النية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال و بالحكم، والبلوغ ...... الخ. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويعتبر أن يكون من أهل النية حتى أن صبيا و نصرانيا إذا خرجا إلى السفر و سارا يومين ثم بلغ الصبي وأسلم النصراني فالصبي يتمّ والمسلم يقصر كذا في الزاهدى. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

فتاویٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاویٰ: (۱/۱۹۹، ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

اس لئے نابالغ کے ساتھ سفر کرنا محرم کے بغیر سفر کرنے کے مانند ہے، اور یہ گناہ سے خالی نہیں ہے۔ (۱)

نابالغی کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی بچہ ہندوستان یا پاکستان سے سفر کرتے وقت بالغ نہیں تھا، مکۃ المکرّمہ پہنچنے کے بعد بالغ ہوا تو وہ مکۃ المکرّمہ میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا کیونکہ نابالغی کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، اور بالغ ہونے کے بعد اس نے سفر کی مسافت طے نہیں کی۔

اگر کوئی نابالغ (بچہ یا بچی) گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا اور مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر (تیس کلومیٹر سے مراد سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے) پہلے بالغ ہو گیا، تو چونکہ بالغ ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی اس لئے مسافر نہیں ہوگا

---

(۱) ولنا أنّها إذا وجدت محرما فقد استطاعت إلى حج البيت سبيلا ؛ لأنّها قدرت على الركوب والنزول وامنت المخاوف لأن المحرم يصونها ...... وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزا أنّها لاتخرج الا بزوج أو محرم لان ما روينا من الحديث لايفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى لايوجب الفصل بينهما لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها بل حاجة العجوز إلى ذٰلك أشدّ ؛ لأنّها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لايؤمن عليها من أن يطلع عليها الرجال حال ركوبها ونزولها فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذٰلك والله أعلم . ثم صفة المحرم ...... وقالوا في الصبي الّذي لم يحتلم والمجنون الّذي لم يفق أنّهما ليسا بمحرمين في السفر ؛ لأنّه لايتأتى منهما حفظها . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته وأمّا الّذي يخص النساء ، ط: سعيد)

ومنها المحرم للمرأة : ...... ويشترط أن يكون مأمونًا عاقلًا بالغًا حرًا كان أو عبدًا ، كافراً كان أو مسلماً ، هٰكذا في فتاوىٰ قاضيخان ...... ولاعبرة للصبي الّذي لايحتلم الخ . (الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسك ، شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

مع (زوج أو محرم بالغ عاقل والمراهق كبالغ) جوهرة ، وفي الشامية : (قوله : كما في النهر بحثا) حيث قال : وينبغي أن يشترط في الزوج ما يشترط في المحرم وقد اشترط في المحرم العقل والبلوغ الخ . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد)

بلکہ بدستور مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اگر بچہ مکۃ المکرّمہ سے سواستتر کلومیٹر سے پہلے بالغ ہوا، تو چونکہ بالغ ہونے کے بعد سواستتر کلومیٹر مسافت طے کی ہے لہذا وہ مسافر ہے وہ قصر کرے گا۔

اگر نابالغ بچہ مکۃ المکرّمہ پہنچنے کے بعد بالغ ہوا اور بالغ ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن مکمل نہیں ہوئے تو بھی یہ بچہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) وذكر في العيون أن الصبي والكافر إذا خرجا إلى السفر فبقي إلى مقصدهما أقل من مدة السفر فأسلم الكافر وبلغ الصبي . فإن الصبي يصلي أربعًا والكافر الذى أسلم يصلي ركعتين، والفرق أن قصد السفر صحيح من الكافر الا أنّه لايصلي لكفره فإذا اسلم زال المانع ، فأمّا الصبي فقصده السفر لم يصح وحين أدرك لم يبق إلى مقصده مدة السفر فلايصير مسافراً ابتداءً ا.

(بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱٦۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد ،

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۹، ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

البلوغ: شرط عند الحنفية ، فلايقصر الصبي الصلاة في السفر ، ولم يشترطه جمهور الفقهاء الخ . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۹۷) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، شروط القصر ، ط: المكتبة الحقانية پشاور)

ويشترط لصحة النية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، و الثاني البلوغ والثالث عدم نقصان مدّة السفر عن ثلاثة أيّام فلايقصر من لم يجاوز عمران مقامه ...... الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴ ، ۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(۲) أيضًا.

وذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر و نوى الإقامة =

ناجائز سفر

''سفر جائز و ناجائز کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۷۱/۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر کے دوران) چلتے وقت (تواضع وانکساری کی وجہ سے اور دوسروں کی مدد وخبر گیری کے پیش نظر) قافلہ سے پیچھے رہا کرتے تھے''۔(۱)

= خمسة عشر يوما أو دخل قبل أيام العشر لكن بقي إلى يوم التروية أقل من خمسة عشر يوما ونوى الإقامة لايصح لأنه لابد له من الخروج إلى عرفات فلاتتحقق نيه الإقامة خمسة عشر يومًا فلايصح . (بدائع الصنائع: (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منىٰ) فلو دخل الحاج ...... الخ . (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۱۰/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح فيها نية الإقامة ، ط:قديمي .

(۱) وعن جابر رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ يتخلّف في المسير فيزجي الضعيف و يردف ويدعو لهم . (مشكاة المصابيح : (۳۳۹/۲) باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد : (۳۶۱/۱) كتاب الجهاد ، باب لزوم الساقة ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

الآداب للبيهقي : (۲۶۸/۱) باب المواساة مع الأصحاب و خدمته ، ط: مؤسسة الكتب الثقافية ، بيروت لبنان .

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۴۲۲/۵) باب الإمام يلتزم الساقة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان .

شرح السنة : (۲۹/۱۱) رقم : ۲۶۸۱ ، باب الارداف على الدابة ، ط: المكتب الاسلامي دمشق بيروت.

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال انکسار معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی وانکساری کے کس بلند مقام پر تھے، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کے حق میں کس قدر مہربان اور خیر خواہ تھے کہ ان کی راحت پر اپنی راحت کو کبھی ترجیح نہیں دیتے تھے۔(۱)

منزل پر پہنچ کر تمام ساتھیوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا ٹھہرنے کے لئے حکم فرمایا کرتے تھے اور اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنا عمل کرنے لگے تھے کہ جب کسی منزل پر اترتے تو آپس میں اتنے پاس ٹھہرتے کہ کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک ہی کپڑا پھیلا دیا جائے

---

(۱) وعن عبد اللّٰه بن مسعود قال: كنا يوم بدر كل ثلاثة على بعير كان أبو لبابة وعلى بن أبى طالب زميلى رسول اللّٰه ﷺ قال فكانت إذا جاءت عقبة رسول الله ﷺ قال نحن نمشى عنك، قال: ماأنتما بأقوى منى وما أنا بأغنى عن الأجر منكما. رواه فى شرح السنة. (مظاهر حق جديد: (۷۵۲/۳) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، آنحضرت ﷺ كے كما انكسار كے مظهر كا ايك واقعه، حديث نمبر: ۲۴، ط: دارا الاشاعت كراچى)

▭ مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲، ۳۴۰) باب آداب السفر، الفصل الثانى، ط: قديمى.

▭ مسند احمد بن حنبل: (۴۱۱/۱) رقم الحديث: ۳۹۰۱، مسند عبد الله بن مسعود، ط: مؤسسة قرطبه، القاهرة.

▭ صحيح ابن حبان: (۳۵/۱۱) رقم الحديث: ۴۷۳۳، ذكر إباحة تعاقب الجماعة البعير الواحد فى الغزو عند عدم القدرة على غيره، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

▭ مسند أبى يعلى: (۲۴۲/۹) رقم الحديث: ۵۳۵۹، مسند عبد الله بن مسعود، ط: دار المأمون التراث العربى بيروت.

▭ السنن الكبرىٰ للبيهقى: (۲۵۸/۵) رقم الحديث: ۱۰۶۵۷، باب الاعتقاب فى السفر، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند.

▭ المستدرك على الصحيحين: (۱۰۰/۲) رقم الحديث: ۲۴۵۳، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

▭ شرح السنة: (۳۵/۱۱) رقم الحديث: ۲۶۸۶، باب العقبة، ط: المكتب الاسلامى دمشق بيروت.

تو سب کو ڈھانک لے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتے ،اوراگرکوئی کام سب کو کرنا ہوتا مثلاً کھانا وغیرہ پکانا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کام کاج میں ضرور حصہ لیتے تھے مثلاً ایک سفر میں سب ساتھیوں نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک ساتھی نے الگ الگ کام اپنے ذمہ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چن لینے کا کام اپنے ذمہ لیا۔(۲)

---

(۱) وعن أبی ثعلبة الخشنی قال كان النّاس إذا نزلوا منزلا لاتفرقوا فی الشعاب والاودية فقال رسول اللّٰه ان تفرقكم فی هٰذه الشعاب والاودية انما ذٰلک من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذٰلک منزلا الا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بُسط عليهم ثوب لعمهم . رواه أبوداؤد . (مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

سنن أبی داؤد : (۱/۳۶۰) كتاب الجهاد ، باب مايؤمر من انضمام العسكر و سعته ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

الثامن : أن يحتاط بالنّهار فلايمشی منفردًا خارج القافلة لانه ربما يُغتال أو ينقطع . ويكون بالليل متحفظًا عند النّوم . (إحياء العلوم : (۲/۲۳۵) الفصل الثانی فی آداب السفر ، ط: دار القلم بيروت لبنان)

السنن الكبرٰى للبيهقی : (۹/۱۵۲) رقم الحديث : ۱۸۹۲۳ ، باب مايؤمر به من انضمام، ط: دائرة المعارف ، حيدر آباد هند .

المستدرک على الصحيحين: (۲/۱۲۶) رقم الحديث : ۲۵۴۰ ، كتاب الجهاد ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

صحيح ابن حبان : (۶/۴۰۸) رقم الحديث : ۲۶۹۰ ، باب المسافر ،ط : مؤسسة الرسالة بيروت .

(۲) كان ﷺ فی سفر ، فأمر بإصلاح شاةٍ ، فقال رجل : يا رسول اللّٰه على ذبحها ، و قال آخر: على سلخها ، وقال آخر : على طبخها ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : وعلى جميع الحطب ، فقالوا : يا رسول اللّٰه ! نحن نكفيک ، فقال : قد علمت أنكم تكفونی ، ولكنی أكره أن أتميز عليكم ، فإن اللّٰه يكره من عبده أن يراه فتميّزا بين أصحابه و قال فجمع الحطب . (الرحيق المختوم : (۱/۴۴۶) باب كمال النفس و مكارم الأخلاق ، ط: دار الهلال بيروت)

شرح الزرقانی على المواهب الدينية : (۶/۴۸) الفصل الثانی فيما أكرمه اللّٰه ، ط: دارالكتب العلمية.

شرح الشفاء : (۱/۲۰۸) فصل ومن معجزاته تكثير الطعام ، ط: دار الكتب العلمية .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر کی نماز پڑھی ہے

”عن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینة أربعا وصلی العصر بذی الحلیفة رکعتین،(متفق علیه)“(۱)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی فرض نماز چار رکعت پڑھیں، اور ”ذوالحلیفہ“ میں عصر کی فرض نماز دو رکعت پڑھیں“۔

حضرت انسؓ نے اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا حال بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کے لئے مکہ مکرمہ کے سفر کا ارادہ فرمایا تو مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی، پھر جب مدینہ منورہ کی آبادی سے نکل کر ذوالحلیفہ (بئر علی) پہنچے تو وہاں قصر فرمایا اور عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔(۲)

اور ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔(۳)

---

(۱) مشکاة المصابیح: (۱/۱۱۸) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

▭ صحیح مسلم: (۱/۲۴۲) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی.

▭ صحیح البخاری: (۱/۱۴۸) أبواب تقصیر الصلاة، باب یقصر إذا خرج من موضعه، ط: قدیمی.

▭ سنن ابوداؤد: (۱/۱۷۷) أبواب صلاة السفر، باب متی یقصر المسافر، ط: حقانیه.

▭ جامع الترمذی: (۱/۱۲۲) أبواب السفر، باب التقصیر فی الصلاة، ط: سعید.

▭ فتح باب العنایة بشرح النقایة: (۱/۳۸۸) فصل فی صلاة المسافر، ط: سعید.

(۲) مظاهر حق جدید: (۱/۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، آنحضرت ﷺ کی قصر کی نماز، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۳) ذوالحلیفة: ماء من میاہ بنی جشم ثم سمی به الموضع وهو میقات أهل المدینة نحو مرحلة عنها ویقال علی ستة أمیال. (المصباح المنیر: (ص: ۱۴۶) بحواله حاشیة فتح باب العنایة بشرح النقایة: (۱/ ۳۸۸) فصل فی صلاة المسافر)

▭ مظاهر حق جدید: (۱/۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت کراچی.

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جب مسافر اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل جائے تو چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر اور جنگ کے دوران چار رکعت والی فرض نماز کو قصر کی وجہ سے دو رکعت پڑھا ہے۔(۲)

---

(۱) مجاوزة العمران من موضع إقامته ...... فقال الحنفية : أن يجاوز بيوت البلد الّتی يقيم فيها من الجهة الّتی خرج منها ، وإن لم يجاوزها من جانب آخر ...... ويشترط أن يجاوز الساحة (الفناء) المتصلة بموضع إقامته ، وهو المكان المعد لصالح السكان كركض الدواب ودفن الموتٰى وإلقاء التراب الخ ...... وقال الشافعية : إن كان للبلد أو القرية سور ، فأوّل السفر مجاوزة السور ، وإن كان وراء ہ عمارة فی الأصح . وإن لم يكن للبلد أو القرية سور : فأوّل السفر مجاوزة آخر العمران ، وإن تخلله نهر أو بستان أو خراب حتی لايبقی بيت متّصل أو منفصل عن محل الإقامة الخ . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/۲۹۳ ـ ۲۹۵) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، مجاوزة العمران من موضع إقامته ، ثالثا شراط القصر ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

☐ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۳۸۸ ، ۳۸۹) كتاب الصلاة ، المكان الّذی يبدأ فيه المسافر صلاة القصر ، مباحث قصر الصلاة الرباعية حكمها ، ط: دار الحديث القاهرة .

☐ مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی.

(۲) وعن يعلی ابن أمية قال سألت عمر بن الخطاب قلت : ﴿ ليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا ﴾ و قد أمن النّاس فقال عجبت مما عجبت منه فسألت رسول اللّٰه ﷺ عن ذٰلک فقال صدقة تصدق اللّٰه بها عليكم فاقبلوا صدقته . (سنن ابن ماجه : (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة ، باب تقصير الصلاة فی السفر ، ط: قديمی)

☐ مشكاة المصابيح : (۱/۱۱۹) باب صلاة السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمی .

☐ فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/۳۹۱) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ عن أمية بن عبد اللّٰه بن خالد أنه قال لعبداللّٰه بن عمر إنا نجد صلاة الحضر وصلاة الخوف فی القرآن ولانجد صلاة السفر فقال له عبد اللّٰه بن عمر : إن اللّٰه بعث إلينا محمدًا ﷺ ولا نعلم شيئاً فإنّما نفعل كما رأينا محمدًا ﷺ يفعل ...... وفيه أيضًا : عن ابن عمر قال : كان رسول اللّٰه ﷺ إذا خرج من هٰذه المدينة لم يزد على ركعتين حتی يرجع إليها . (سنن ابن ماجه : (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة ، باب تقصير الصلاة فی السفر ، ط: قديمی .

نظر سے اوجھل ہونا

قصر کرنے کے لئے اپنے شہر یا بستی کے مکانات کا نظروں سے اوجھل اور غائب ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف آبادی سے نکل جانا ضروری ہے۔(۱)

نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم

اگر کسی جگہ سے نکاح کر کے بیوی کو لے آیا تو پھر وہ جگہ وطن اصلی نہیں ہوگی مثلاً کوئی حیدرآباد سے نکاح کر کے کراچی لے آیا تو حیدرآباد وطن اصلی نہیں ہوگا بلکہ کراچی ہی دونوں کے لئے وطن اصلی ہوگا۔

اور اگر کسی جگہ سے نکاح کیا، اور جہاں بیوی رہتی تھی، اسے وہیں مستقل مستقل طور پر رکھنے کا ارادہ کر لیا تو اس شخص کے لئے سسرال بھی وطن اصلی بن جائے گا۔

---

(۱) وروی ابن أبی شیبة فی مصنفه : عن أبی حرب بن أبی الأسود الدؤلی : أنّ علیاً رضی اللّٰه عنه لما خرج من البصرة صلی الظهر أربعًا ثم قال : لوجاوزنا هذا الخص قصرنا . (فتح باب العنایة: (۱/۳۸۸) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة السفر ،ط : سعید)

وفیه أیضًا : روی عبدالرزاق فی مصنفه قال علی بن ربیعة الأسدی : خرجنا مع علی رضی اللّٰه عنه ونحن ننظر إلی الکوفة فصلی رکعتین ثم رجعنا فصلی رکعتین۔ وهو ینظر إلی القریة۔ فقلنا له : الا نصلی أربعًا ؟ فقال : لا ، حتی ندخلها . (فتح باب العنایة : (۱/۳۹۲) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعید)

ولایشترط غیوبة البیوت عن بصره لما روی عن علی بن أبی ربیعة الأسدی : خرجنا مع علی رضی اللّٰه عنه ونحن ننظر إلی الکوفة فصلی رکعتین ثم رجعنا فصلی رکعتین۔ وهو ینظر إلی القریة۔ فقلنا له : الا نصلی أربعًا ؟ فقال : لا ، حتی ندخلها .(حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

ولایشترط أن تغیب البیوت عن بصره الخ . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۲۹۴) المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ثالثا : شروط القصر ، مجاوزة العمران من موضع إقامته ، ط: حقانیه)

اگر دو بیویاں دو شہروں میں رہتی ہیں تو دونوں وطن اصلی ہیں۔(۱)

نکاح کرنا

کسی شہر میں صرف نکاح کر لینے سے وہ وطن اصلی نہیں ہو جاتا، بلکہ بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا اور وہاں سے منتقل نہ کرنا بھی شرط ہے۔(۲)

---

(۱) ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما و قيل يصير مقيما وهو الأوجه لما مر من حديث عثمان . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

وفى الشامية : (قوله أو تأهله) أى تزوجه : قال فى شرح المنية : ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما ، وقيل يصير مقيما ، وهو الأوجه ، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما ، فإن ماتت زوجته فى إحداهما وبقى له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار وقيل تبقى . (رد المحتار : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

(۲) (قوله : ويبطل الوطن الأصلى بمثله الخ) ...... وروى أن عثمان رضى الله عنه كان حاجا يصلى بعرفات أربعا فاتبعوه فاعتذر و قال إنى تأهلت بمكة و قال النبىّ ﷺ من تأهل ببلدة فهو منها. والوطن الأصلى هو وطن الانسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها دارًا وتوطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير ...... قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لولم ينتقل بهم ولكنه استحدث اهلا فى بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل و يتم فيهما ...... وفى المحيط : ولوكان له أهل بالكوفة و أهل بالبصرة فجاء ت أهله بالبصرة و بقى له دور و عقار بالبصرة لاتبقى وطنا له لأنّها إنما كانت وطنًا بالأهل لابالعقار الا ترى أنه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقى وطنا له لأنّها كانت وطنا له بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لايرتفع الوطن . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط:سعيد .

الصيرفية : مسافر دخل مصرًا و تزوج فيه امرأة بنفس التزوج لم يصر مقيما إلا بالنية و قيل: يصير مقيما . (التاتارخانية : (۲/ ۲۱) كتاب الصلاة ، النوع الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک بیوی کو مستقل طور پر مکہ مکرمہ میں رکھا تھا اس لئے مکہ مکرمہ میں آ کر پوری نماز پڑھتے تھے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا تھا۔(۲)

---

(۱) أن عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنه صلی بمنی أربع رکعات فأنکره النّاس علیه فقال : یاأیّها النّاس : إنّی تأهلت بمکة منذ قدمت وإنّی سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول : من تأهل فی بلد فلیصل صلاة المقیم . (مسند أحمد بن حنبل : (۶۲/۱) رقم الحدیث : ۴۴۳ ، مسند عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه ، ط: مؤسسة القرطبة القاهرة)

☜ عن عثمان بن عفان أنّه صلی بأهل منٰی أربع رکعات فلما سلم أقبل إلیهم فقال : إنّی تأهلت بمکة وقد سمعت رسول اللّٰه ﷺ من تأهل ببلدة فهو من أهلها فلیصل أربعًا ، فلذٰلک صلیت أربعًا. (شرح مشکل الآثار : (۱۰ / ۲۱۶) باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه اهـ ، الجزء العاشر ، ط: مؤسسة الرسالة)

☜ سنن البیهقی : (۱۳۵/۳) رقم الحدیث : ۵۵۹۳ ، کتاب الصلاة ، باب رخصة القصر فی کل سفر ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامیة ، حیدر آباد هند .

☜ صلی بنا عثمان أربعًا ، فلما سلم أقبل علی النّاس فقال : إنّی تأهلت بمکة وقد سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول : من تأهل ببلدة فهو من أهلها فلیصل أربعًا . (عمدة القاری : (۱۷۴/۷) کتاب تقصیر الصلاة ، (۱۸) باب الصلاة بمنٰی (۲) دار الکتب العلمیة)

(۲) وعن عبد الرزاق عن معمر عن یحیی بن أبی بشیر قال : أوّل امرأة تزوجها رسول اللّٰه ﷺ خدیجة ، ثم تزوج سودة بنت زمعة ثم نکح عائشة بمکة وبنی بها بالمدینة . الحدیث (المعجم الکبیر للطبرانی : (۳۰۶/۱۶) رقم الحدیث : ۱۸۵۱۹ ، ط: مکتبة ابن تیمیة)

☜ مصنف ابن أبی شیبة : (۱۸۹/۴) رقم الحدیث : ۱۶۶۳۸ ، کتاب النکاح ، باب من قال فی مهور النساء واختلافهم فی ذٰلک ، ط: الدار السلفیة الهندیة .

☜ مصنف عبد الرزاق : (۴۸۹/۷) رقم الحدیث : ۱۳۹۹۷ ، کتاب الطلاق ، باب نساء النبیّ ﷺ ، ط: المکتب الإسلامی بیروت .

☜ معرفة الصحابة لأبی نعیم الأصفهانی : (۳۲۰۱/۶) رقم الحدیث : ۶۷۳۶ ، خدیجة بنت خویلد ، الکنی .

☜ وفیه أیضًا: سودة بنت زمعة بن قیس...... تزوجها النبیّ ﷺ بمکة بعد موت خدیجة و بعد أن عقد علی عائشة اهـ. (معرفة الصحابة: (۳۲۲۷/۶) سودة بنت زمعة، الکنی، ط: دار الوطن للنشر)

اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے باپ کا گھر وہاں موجود تھا ان کے بھائی وغیرہ بھی وہاں موجود تھے، اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ ہی میں نکاح کیا تھا۔(۱)

اور ان کا خاندان بھی مکہ مکرمہ میں تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے تو قصر فرمایا پوری نماز نہیں پڑھی۔(۲)

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے بعد کسی بیوی کو مکہ مکرمہ میں نہیں رکھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ صرف نکاح کرنے سے سسرال وطن اصلی نہیں ہوجاتا بلکہ

---

(۱) میمونة بنت الحارث ...... فتزوجها رسول الله ﷺ عام عمرة القضاء سنة سبع بمكة وبنى بها بسرف من مكة على عشرة أميال، وصدرت معه إلى المدينة . (معرفة الصحابة : (۳۲۳۴/۶) ميمونة بنت الحارث . الكنى ، ط: دار الوطن للنشر)

صحيح البخارى : (۲۴۸/۱) أبواب العمرة ، باب تزويج المحرم ، ط: قديمى .

صحيح مسلم : (۴۵۴/۱) كتاب النكاح ، باب تحريم نكاح المحرم و كراهة خطبته ، ط: قديمى .

سنن الترمذى :(۱۷۱/۱ ، ۱۷۲) كتاب الحج ، باب ما جاء فى كراهية تزويج المحرم ، ط: سعيد .

(۲) وعن عمران بن حصين قال غزوت مع رسول الله ﷺ و شهدت معه الفتح فأقام بمكة ثمانى عشرة ليلة لايصلى إلا ركعتين ويقول : يا أهل البلد صلوا أربعا فإنّا قوم سفر . (سنن ابى داؤد: (۱۸۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، باب متى تتم المسافر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

صحيح ابن خزيمه : (۷۰/۳) رقم الحديث : ۱۶۴۳ ، كتاب الصلاة ، باب المدرك وترا من الصلاة الإمام ، ط: المكتب الإسلامى بيروت .

سنن البيهقى : (۱۳۵/۳) رقم : ۵۱۷۰ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر ، كل سفر لايكون معصية وإن كان المسافر امنا ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آبدا هند .

شرح معانى الآثار : (۲۴۹/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاه المسافر ، رقم الحديث : ۲۳۵۹ ، و هكذا : ۲۳۷۲ ، ط: مكتبه رحمانيه لاهور .

بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص کسی شہر میں نکاح کر کے بیوی کو سسرال میں نہ رکھے بلکہ شوہر بیوی کو اپنے شہر میں لے آئے تو بیوی کا وطن شوہر کے لئے وطن اصلی نہیں ہوگا، جب سسرال میں مسافر ہو کر جائے گا تو قصر کرے گا بلکہ بیوی بھی میکہ میں قصر کرے گی، اور اگر بیوی کو مستقل طور پر میکہ میں رکھے تو بیوی کا وطن بھی شوہر کا وطن اصلی ہو جائے گا، خواہ شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہو یا دونوں جگہ رہتا ہو، دونوں صورتوں میں دونوں جگہیں وطن اصلی شمار ہوں گی۔(۱)

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل، بل يتم فيهما (لاغير). و تحته في الشامية: (قوله: أو تأهله) أي تزوجه: قال في شرح المنية: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما، و قيل: يصير مقيما، وهو الأوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما و بقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار و قيل تبقى اهـ. (قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار فيه و عدم الارتحال وإن لم يتأهل ...... (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي وإن بقي له فيه عقار قال في النهر. ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنا له و قيل تبقى كذا في المحيط و غيره. (قوله: بل يتم فيهما) أي بمجرد الدخول وإن لم ينو الإقامة. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصل و وطن الإقامة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهنديه: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

نکاح کرنے سے مقیم نہیں ہوتا

کسی شہر میں صرف نکاح کر لینے سے وہ شہر وطن اصلی نہیں ہوتا، بلکہ بیوی کو اس شہر میں رکھنا اور وہاں سے منتقل نہ کرنا شرط ہے۔(۱)

نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کر لی

اگر مسافر نے نماز شروع کرتے ہوئے یا نماز کے اندر ہی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا اور چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

نماز شروع کرتے ہوئے نیت بدل لی

''نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کر لی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۱۸)

نماز قضا کرنا

مہمان کے احترام میں نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے، میدان جنگ میں جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہوں اس وقت بھی نماز قضا کرنا جائز نہیں

---

(۱) انظر: الهامش رقم: ۲، فی الصفحة: ۳۱۴. ((قوله: ويبطل الوطن الأصلي بمثله الخ) ......)

(۲) (أو ينوى) ولو فی الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يک لاحقاً (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكمًا. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

حلبی كبير: (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

ورنہ (خوف کی نماز) کا حکم نازل نہ ہوتا، تو مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا کس طرح جائز ہوگا!۔(۱)

---

(۱) عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف أو مرض لم تقبل منه الصلاة الّتى صلى. (ابو داؤد: ۸۸/۱).

وفيه أيضًا: عن ابن ام مكتوم أنه سأل النبىّ ﷺ فقال يارسول الله إنى ضرير البصر شاسع الدار ولى قائد لايلاومنى فهل لى رخصة أن أصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء؟ قال نعم، قال لاأجد لك رخصة. (سنن ابى داؤد: (۸۸/۱) كتاب الصلاة، باب فى التشديد فى ترك الجماعة، مكتبه حقانيه ملتان)

الشأن فى المسلم دينا و عقلا أن يبادر إلى أداء الصلاة فى وقتها، ويأثم بتأخيرها عن وقتها بغير عذر، كما بينا فى فضل الصلاة لقوله تعالىٰ: ﴿فإذا اطمأننتم فأقيموا الصلاة إن الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا﴾ [النساء: (۱۰۳/۴)] و تأخير الصلاة من غير عذر معصية كبيرة لاتزول بالقضاء وحده، بل بالتوبة أو الحج بعد القضاء ومن أخر الصلاة عن وقتها لعذر مشروع فلاإثم عليه، ومن العذر: خوف العدو، و خوف القابلة موت الولد، أو خوف أمه إذا خرج رأسه اهـ. (الفقه الإسلامى و أدلّته: (۱۲۵/۲)، المبحث الثانى: قضاء الفوائت، معنى القضاء و حكمه شرعًا، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

﴿وإذا ضربتم فى الأرض فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا إن الكافرين كانوا لكم عدوا مبينًا. وإذا كنت فيهم فأقمت لهم الصلاة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم الآية﴾ (النساء: ۱۰۱، ۱۰۲)

لم يقل المتروكات ظنا بالمسلم خيرا، إذ التاخير بلاعذر كبيرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج، ومن العذر: العدو، وخوف القابلة موت الولد؛ لأنه عليه الصلاة والسلام أخرها يوم الخندق، و فى الشامية: (قوله: العدو) كما إذا خاف المسافر من اللصوص أو قطاع الطريق جاز له أن يؤخر الوقتية؛ لأنّه بعذر بحر عن الولوالجية. قلت: هٰذا حيث لم يمكنه فعلها أصلًا، أما لو كان راكبا فيصلى على الدابة ولو هاربا اهـ. (الدر مع الرد: (۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

الولوالجية: (۱۲۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الحادى عشر فى الافعال الواجبة بالنذر، وأما مالا بأس به فى الصلاة و غيرها و مايكره، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

نماز کے درمیان وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کی

اگر کسی مسافر نے سفر کی حالت میں عصر کی نماز بالکل آخری وقت میں شروع کی، ابھی دو رکعت مکمل نہیں ہوئی تھی کہ سورج غروب ہو گیا، اور نماز میں ہی اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر آفتاب غروب ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور وہ مقیم ہو جائے گا اور دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے گا، اور اگر آفتاب غروب ہونے کے بعد نیت کی تو وہ نیت معتبر نہیں ہوگی، اس صورت میں دو رکعت ہی مکمل کرے۔(۱)

نماز کے لئے سفر کرنا

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث میں ان تین مساجد کے بارے میں مخصوص ثواب کا ذکر ہے۔

---

(۱) ولو أن مسافرا دخل مصرا أو افتتح الصلاة ونوى الإقامة فى خلال الصلاة وهو فى وقت تلك الصلاة فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع سواء نوى الإقامة فى أوّل الصلاة أو وسطها أو آخرها...... ولو نوى الإقامة بعد ما صلى ركعة ثم خرج وقت تلك الصلاة فكذلك يتحوّل فرضه أربعًا ولو خرج الوقت وهو فى الصلاة فنوى الإقامة لايتحوّل فضه إلى الأربع فى حق تلك الصلاة . (خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

🗁 الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

🗁 البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

🗁 التاتارخانية : (۲/ ۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

🗁 حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد.

ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا منع ہے۔(۱)

نماز میں وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کرنا

اگر نماز میں وقت نکلنے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو قصر کرے پوری چار رکعت نہ پڑھے، اور اگر وقت نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) وعن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : لاتشدوا الرحال إلاّ إلی ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الأقصٰی ومسجدی هٰذا ، متفق علیه . (مشکوة المصابیح : (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

المراد نفی فضیلة شدها و مربطها . قوله : إلا إلی ثلاثة مساجد ، قیل : معناه نهی أی لاتشدوا إلی غیرها لأن ماسوی الثلاثة متساو فی الرتبة غیر متفاوت فی الفضیلة وکان الترحل إلیه ضائعا تعبا . (مرقاة المفاتیح : (۲/۱۹۰) کتاب الصلاة ، باب المساجد و مواضع الصلاة ، الفصل الأوّل ، ط: امدادیه ملتان)

مسلم : (۱/۴۳۳) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره .

وفیه أیضًا: (۱/۴۴۷) کتاب الحج، باب بیان المسجد الّذی أسس علی التقوٰی الخ، ط: قدیمی.

جامع الترمذی : (۱/۷۵) أبواب الصلاة ، باب ماجاء فی المساجد أفضل ، ط: سعید .

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۱) باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس ، ط: قدیمی .

صحیح البخاری : (۱/۱۵۸) کتاب التهجد ، باب فضل الصلاة فی مسجد مکة و المدینة، ط: قدیمی .

(۲) ولو خرج الوقت وهو فی الصلاة ونوی الإقامة لایتحوّل فرضه إلی الأربع فی حق تلک الصلاة . (التاتارخانیة : (۲/۲۰) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی)

الثالث : اعتبار حال الصلاة فی التغیر ومایبتنی علیه من اقتداء المسافر بالمقیم و عکسه . اعلم أن الصلاة مادام وقتها باقیا فهی قابلة للتغیر من صفة إلی صفة بتغیر حال العبد مالم تؤد فإذا خرج تقررت فی الذمة علی ماکانت علیه من الصفة باعتبار حاله والمعتبر فی ذٰلک آخر الوقت عندنا بحیث لایبقی منه قدر ماتسع قوله اللّٰه أکبر . (حلبی کبیر : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

(قوله : إذا لم یخرج وقتها) أی قبل أن ینوی الإقامة ...... أمّا لو خرج الوقت وهو فیها =

مثلاً کوئی شخص سفر میں تھا اس نے سورج غروب ہونے سے کچھ قبل عصر کی نماز شروع کی، مگر دو رکعت نماز پوری ہونے سے پہلے سورج غروب ہو گیا، اور اس نے نماز ہی میں اس شہر میں اقامت کی نیت کر لی تو یہ دو رکعت ہی پڑھے، پوری چار رکعت نہ پڑھے۔

نماز میں ہی اقامت کی نیت کرنا

اگر کوئی مسافر نماز کی حالت میں اقامت کی نیت کر لے، خواہ نماز کے شروع میں ہو یا درمیان میں یا اخیر میں مگر سجدہ سہو اور سلام سے پہلے تو اس کو وہ نماز پوری پڑھنا ضروری ہے قصر کرنا جائز نہیں، ہاں اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اقامت کی نیت کرے یا لاحق ہے (نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا پھر شامل ہوا) تو اس کی نیت کا اثر اس نماز میں نہ ہوگا، اور یہ نماز اگر چار رکعت والی فرض ہے تو اس کو قصر کرنا اس میں واجب ہوگا، ہاں اس نماز کے بعد البتہ اس کو قصر کرنا جائز نہ ہوگا مثلاً: ۱۔ کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد نماز کا وقت گزر گیا اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز پر اثر نہیں کرے گی اور یہ نماز اس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

۲۔ کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہو گیا، پھر جب لاحق مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعتیں ادا کرنے لگا تو اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اس نیت کا اثر نماز پر کچھ نہیں پڑے گا، اگر نماز چار رکعت والی فرض ہوگی تو اس کو قصر سے

= ثم نوى الإقامة فلايتحوّل في حق تلك الصلاة، كما في البحر عن الخلاصة. (رد المحتار: ۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) باب المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

نوکر

اگر نوکر ماہانہ تنخواہ دار ہے، اور مالک کے ساتھ ہے، تو سفر اور اقامت کی نیت میں مالک کے تابع ہوگا، اور اگر "نوکر" سالانہ یا ماہانہ تنخواہ پر نہ ہو بلکہ یومیہ تنخواہ پر، یا ثواب کی نیت سے خادم بنا ہو، تو یہ نوکر مالک کا تابع نہیں ہوگا اس صورت میں نوکر کی نیت معتبر ہوگی۔ مزید "تابع" کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲)

---

(۱) (أو ينوى) ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما في البزازية. وفي الشامية: (قوله: ولو في الصلاة) شمل ما إذا كان في أوّلها أو وسطها أو آخرها، أو كان منفردا أو مقتديا مدركا أو مسبوقا بحر...... (قوله:إذا لم يخرج وقتها) أى قبل أن ينوى الإقامة؛ لأنّه إذا نواها بعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع أما لوخرج الوقت وهو فيها ثم نوى الإقامة فلايتحوّل في حق تلك الصلاة كما في البحر عن الخلاصة. (قوله: ولم يك لاحقا) أما اللاحق إذا أدرك أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقامة لم يتم؛ لأنّ اللاحق في الحكم كأنّه خلف الإمام إذ افرغ الإمام فقد استحكم الفرض فلايتغير في حق الإمام فكذا في حق اللاحق بحر عن الخلاصة. فقيد حكم اللاحق بكونه بعد فراغ الإمام وقد تركه الشارح. (الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲۰/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) (والمعتبر نية المتبوع) لأن الأصل لا التابع (كامرأة) وفاها مهرها المعجل (و عبد) غير مكاتب (و جندى) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (وأجير)...... (مع زوج و مولى و أمير و مستاجر) لف و نشر مرتب. وتحته في الشامية: (قوله: وأجير) أو مشاهرة أو مسانهة كما في التاتارخانية: أما لو كان مياومة بأن استأجره كل يوم بكذا فإن له فسخها إذا فرغ النهار، فالعبرة لنيته. قال في البحر: وأما الأعمٰى مع قائده: فإن كان القائد أجيرا فالعبرة لنية الأعمٰى، وإن متطوعًا=

نیت

ا۔مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے۔۲۔مسافر نے سہوا چار رکعت کی نیت کرلی۔۳۔مسافر امام کی نیت ۴۔مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے۔عنوانات کے تحت دیکھیں۔

نیت بدلنا

مسافر نے نماز کے وقت کے اندر نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کرلی تو قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے، خواہ اکیلا نماز پڑھنے والا ہو، یا مقتدی ہو، مسبوق ہو یا مدرک ہو، اگر لاحق ہے اور امام کے فارغ ہونے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو پوری نماز نہ پڑھے، اور اگر امام لاحق نے کے سلام پھیرنے سے پہلے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور نماز کا وقت بھی ابھی باقی ہے تو چار رکعتیں پڑھے، اور اگر نماز کا وقت نکل گیا ہے تو قصر کرے اور دو رکعت پڑھے، اور اگر نماز کا وقت نکل گیا اور وہ نماز پڑھ رہا

= تعتبر نیته. (الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط :سعید .

بدائع الصنائع : (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، صلاة المسافر ، ط: سعید .

خلاصة الفتاوی : (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، جنس آخر فی صلاة العبد ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قدیمی .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

ہے پھر اقامت کی نیت کرلی تو قصر ہی پڑھے۔(۱)

اگر مسافر نے سلام کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، اور اس پر سجدہ سہو واجب تھا تو اس نماز میں اس کی نیت صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اس نے نماز سے نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کی، اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اس لئے کہ اگر یہ شخص سجدہ سہو کرنے کے لئے لوٹے گا تو اس کے فرض چار ہو جائیں گے اور نماز کے درمیان میں سجدہ سہو کرنا لازم آئے گا اس سے

---

(۱) (أو ينوى) ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما في البزازية. وفي الشامية: (قوله: ولو في الصلاة) شمل ما إذا كان في أوّلها أو وسطها أو آخرها، أو كان منفردا أو مقتديا مدركا أو مسبوقا بحر...... (قوله: إذا لم يخرج وقتها) أي قبل أن ينوى الإقامة؛ لأنّه إذا نواها بعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع أما لو خرج الوقت وهو فيها ثم نوى الإقامة فلايتحوّل في حق تلك الصلاة كما في البحر عن الخلاصة. (قوله: ولم يك لاحقا) أما اللاحق إذا أدرك أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقامة لم يتم؛ لأنّ اللاحق في الحكم كأنّه خلف الإمام إذ افرغ الإمام فقد استحكم الفرض فلايتغير في حق الإمام فكذا في حق اللاحق بحر عن الخلاصة. فقيد حكم اللاحق بكونه بعد فراغ الإمام وقد تركه الشارح. (الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☐ وأطلق النية ...... وشمل ما إذا نواها في خلال الصلاة في الوقت فإنّه يتمّ، سواء كان في أوّلها أو وسطها أو آخرها و سواء كان منفردًا أو مقتديًا أو مدركا أو مسبوقا. أمّا اللاحق إذا أدرك أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقامة لم يتمّ؛ لأنّ اللاحق في الحكم كأنّه خلف الإمام، فإذا فرغ الإمام فقد استحكم الفرض فلايتغير في حق الإمام فكذا في حق اللاحق. ولو نواها بعد ما صلى ركعة ثم خرج الوقت فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع ولو خرج الوقت وهو في الصلاة فنوى الإقامة فإنّه لايتحوّل فرضه إلى الأربع في حق تلك الصلاة، كذا في الخلاصة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ خلاصة الفتاوٰى: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☐ التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

☐ بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

نماز باطل ہو جائے گی۔

اور اگر سجدہ سہوادا کرلیا پھراس کے بعد اقامت کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اوراس کی نماز چار رکعت ہو جائے گی، خواہ ایک سجدہ کیا ہو یا دو سجدے کئے ہوں، اگر سجدہ کے اندر اقامت کی نیت کی تب بھی یہی حکم ہے، اس لئے کہ جب اس نے سجدہ کیا تو نماز کا تحریمہ پھر لوٹ کرآیا اوراس کی ایسی صورت ہوگئی کہ اس نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کرلی ہے۔(۱)

اگرایک شخص نماز کے شروع وقت میں مسافر تھا، اور وہ نماز اس نے قصر سے پڑھ لی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت میں اقامت کی نیت کرلی تو اس کا فرض نہیں بدلے گا اور دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ نماز کے آخر وقت میں اقامت کی نیت کرلی تو پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا اگرچہ اتنا وقت باقی نہیں ہے کہ جس میں پوری نماز

---

(۱) المسافر إذا نوى الإقامة بعد ما سلم وعليه سهو لم تصح نيته في هٰذه الصلاة ؛ لأنّه نوى الإقامة بعد الخروج ويسقط عنه سجود السهو في قول أبي حنيفة و أبي يوسف رحمهما الله تعالىٰ؛ لأنّه لو عاد إلى سجود السهو تصح نية الإقامة وينقلب فرضه أربعًا وتصير السجدة في خلال الصلاة فيبطل وإن سجد لسهوه ثم نوى الإقامة تصحّ نيته ، وتصير صلاته أربع سواء سجد سجدتين أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة في السجدة؛ لأنّه لما سجد للسهو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة فيها. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(وإذا صلى ركعتين) فرضًا أو نفلًا (وسها فيهما فسجد له بعد السلام ثم أراد بناء شفع عليه لم يكن له ذٰلك) البناء ...... (بخلاف المسافر) إذا نوى الإقامة ؛ لأنّه لو لم يبن بطلت . وتحته في الشامية : (قوله : بخلاف المسافر الخ) أي لو كان مسافرًا فسجد للسهو ثم نوى الإقامة فله ذٰلك ؛ لأنّه لو لم يبن وقد لزم الإتمام بنية الإقامة بطلت صلاته ، وفي البناء نقض الواجب وهو أدنىٰ فيتحمّل دفعًا للأعلىٰ بحر . (الدر مع الرد : (۸۹،۸۸/۲) باب سجود السهو ، ط: سعيد)

فتح القدير لابن الهمام : (۵۳۰/۱) كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

ادا ہو سکے۔(۱)

اور اگر وقت گزرنے کے بعد اقامت کی نیت کی تو سفر کی نماز قضاء کرے گا۔(۲)

نماز پڑھتے ہوئے یا نماز کے اندر ہی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہوگئی تو یہ شخص مسافر نہیں رہے گا بلکہ مقیم ہو جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔

---

(۱) وإذا كان المسافر في أوّل الوقت و صلى صلاة السفر ثم أقام في الوقت لايتغير فرضه، وإن لم يصل حتى لو أقام في آخر الوقت ينقلب فرضه أربعا وإن لم يبق من الوقت الا ما قدر يسع فيه بعض الصلاة.(التاتارخانية: (۲۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

قيدنا بعدم الأداء أوّل الوقت لأنّه لو صلى صلاة السفر أوّل الوقت ثم أقام في الوقت لايتغير فرضه كذا في الخانية. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وإن أقام بعد الوقت يقضي صلاة السفر. (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولو خرج الوقت وهو في الصلاة فنوى الإقامة فإنه لايتحوّل فرضه إلى الأربع في حق تلك الصلاة كذا في الخلاصة. (الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

رد المحتار: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

ولو خرج في الوقت وهو في الصلاة ثم نوى الإقامة لايتغير فرضه لأن فرض السفر قد تقرر عليه بخروج الوقت فلايحتمل التغيير بعد ذلك. (بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

نیت کی شرطیں

سفر کی نیت کرنے کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کی نیت ہو۔(۱)

۲۔ ارادہ کا مستقل ہو، ارادہ میں کسی دوسرے کا تابع نہ ہو۔(۲)

۳۔ بالغ ہو، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۳)

(۱،۲،۳) ویشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ، والثالث عدم نقصان مدة السفر من ثلاثة أيام وتحته في الشرح: (قوله: الاستقلال بالحكم) أي الانفراد بحكم نفسه بحيث لايكون تابعاً لغيره في حكمه. (قوله: والثالث عدم نقصان مدة السفر) أي السفر الّذي تقصر فيه الصلاة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۴، ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والالايترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها اهـ. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: ۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط:رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۲۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في المتفرقات.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ويعتبر أن يكون من أهل النية...... وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته ومسافرا بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه اهـ. (الهندية: (۱/ ۱۳۹/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البلوغ: شرط عند الحنفية، فلايقصر الصبي الصلاه في السفر. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/ ۲۹۷) ثالثا شروط القصر، المبحث الثالث صلاة المسافر، مكتبه حقانيه پشاور) =

نیت کے بغیر سفر کرنا

اگر کوئی شروع میں سفر کی نیت کے بغیر تفریح کی نیت سے گھر سے نکلا اور کسی جگہ کی نیت نہیں کی، یا کسی موقع پر سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کی بھی نیت نہیں کی، اس طرح مہینوں برسوں سفر میں رہا تو وہ پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

سفر کے احکام جاری ہونے کے لئے مسافت سفر کی نیت کے ساتھ سفر کا آغاز کرنا ضروری ہے، لہذا اگر مسافت سفر کی مقدار جانے کی نیت نہیں، بلکہ صرف چند کلومیٹر کے ارادہ سے نکلا اور وہاں سے پھر چند کلومیٹر کا ارادہ کر کے آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس طرح سوا ستتر کلومیٹر سے تجاوز بھی کر گیا پھر بھی وہ قصر نہیں کر سکتا، البتہ اگر اس درمیان مسافت سفر کے بقدر آگے جانے کا ارادہ کر لے تو قصر کرے گا، یا جہاں تک پہنچ چکا ہے

= فتاوی قاضیخان علی هامش الهندية: (١/١٦٧) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (١٣٥/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (١٢٨/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (١٩٩/١، ٢٠٠) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبی كبير: (ص: ٥٤٢) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (١٥/٢) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته و يصير مقيما بنيّة إقامة غيره، ط: قديمي.

(١) (قوله: من نوى السفر) أي قصده قصدًا جازما ...... ولايعتبر القصد مالم يتصل به عمل السفر، ولولم يقصد لايكون مسافرا، ولو طاف الدنيا جميعا فلو قصد السياحة أو ذهب صاحب جيش لطلب عدو، أو ذهب لطلب آبق أو غريم ولم يعلم أن يدركه أتم في الذهاب وفي موضع المكث وإن طالت المدة أمّا في الرجوع، فإن كانت مدة سفر قصر وإلا لا. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ٤٢٣) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وانظر الحاشية الآتية رقم: ...... على الصفحة التالية.

وہاں سے وطن کی دوری کم از کم سوا ستتر کلو میٹر ہو تو واپسی کے سفر میں قصر کرے گا۔(۱)

نیت نابالغ کی

''نابالغ کی نیت'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۰۵)

نئی سواری کی دعا

جب کوئی نئی سواری مثلاً سائیکل، موٹر سائیکل، رکشہ، کار، بس وغیرہ خریدے تو اس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور حفاظت رہے گی۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِمَا جَبَلْتَھَا

---

(۱) وأمّا الثانی فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص وعلى هذا قالوا امير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنهم يصلون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدة وكذلك المكث في ذلك الموضع أمّا في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصروا ...... وذكر الاسبيجابي : المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافرا ولو أنه خرج من ذلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضًا أقل من ثلاثة أيام فإنه لايكون مسافرا وإن طاف آفاق الدنيا على هذا السبيل لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(قاصدا) ولو كافرًا ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام الخ) وفي الشامية: (قوله بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلما بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة ببينه و بينها يومان وهلم جرا ...... أما في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حلبيى كبير : (ص : ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲/۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمي .

عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ."(۱)

نیکی کا کام

اگر راستے میں کوئی گندگی پڑی ہو یا کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کوئی کانٹا، کوئی رکاوٹ، کوئی ایسا چھلکا جس سے پھسل کر گرنے کا اندیشہ ہو، تو اس کو راستے سے ہٹا دینا بھی بڑی نیکی کا کام ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النبیّ ﷺ قال : إذا تزوّج أحدكم امرأة أو اشترى خادما فليقل : اللّٰهم إنّی أسألک خيرها و خير ما جبلتها عليه وأعوذبک من شرّها و شرّما جبلتها عليه وإذا اشترى بعيرا فليأخذ بذروة سنامه وليقُل مثل ذٰلک . قال أبو داؤد : زاد أبوسعيد ثم ليأخذ بناصيتها وليدع بالبركة فی المرأة والخادم . (سنن أبی داؤد : (۱/۳۰۰) كتاب النكاح ، باب فی جامع النكاح ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

☜سنن ابن ماجه: (ص: ۱۳۸) كتاب النكاح، باب مايقول الرجل إذا دخلت عليه أهله، ط: قديمی.

☜وهٰكذا فيه : (ص: ۱۶۳) كتاب التجارات ، باب شراء الرقيق ، ط: قديمی .

☜مسند أبی يعلی : (۱۱/ ۴۹۰) رقم الحديث : ۶۶۱۰ ، شهر بن حوشب عن أبی هريرة ، ط: دار المأمون للتراث العربی .

☜السنن الكبرٰی للبيهقی : (۷/۱۴۸) كتاب النكاح ، باب مايقول إذا نكح امرأة ، رقم الحديث: ۱۴۲۱۱ ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد هند .

☜المستدرک علی الصحيحين : (۲/۲۰۲) رقم الحديث : ۲۷۵۷ ، كتاب النكاح ، دار الكتب العلمية .

☜ شرح السنة : (۵/۱۱۸) رقم الحديث : ۱۳۲۹ ، باب مايقول المتزوج ، الجزء الخامس، ط: المكتب الإسلامی دمشق بيروت .

(۲) وعن أبی ذر قال : قال رسول اللّٰه ﷺ تبسمک فی وجه أخيک لک صدقة وأمرک بالمعروف ونهيک عن المنكر صدقة وإرشادک الرجل فی أرض الضلال لک صدقة وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقة وإماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطريق لک صدقة و فراغک من دلوک فی دلو أخيک لک صدقة . (جامع الترمذی : (۲/۱۷) أبواب البر والصلة ، باب ماجاء فی صنائع المعروف ، ط: سعيد)

☜ وعن أبی ذر عن النبیّ ﷺ قال : يصبح علی كل سلامی من ابن آدم صدقة ، تسليمه علی من لقی صدقة وأمره بالمعروف صدقة ، ونهيه عن المنكر صدقة ، وإماطة الأذی عن الطريق صدقة الحديث ...... (ابو داؤد : (۲/۳۶۵) =

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: راستے سے گندگی اور تکلیف دینے والی چیزوں کو دور کردو تو یہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ راستے کو گندگی سے آلودہ کرنا جس سے گزرنے والوں کو

= وفيه أيضًا : عن أبي بريدة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول : في الإنسان ثلث مائة و ستون مفصلا فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة قالوا : ومن يطيق ذٰلك يانبيّ الله قال النخاعة في المسجد تدفنها و الشئ تنحّيه عن الطريق فإن لم تجد فركعتا الضحٰى تجزئك .
(سنن ابی داؤد : (۳٦۵/۲) كتاب الأدب ، باب إماطة الأذى ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

عن أبي برزة الاسلمي قال قلت يارسول الله ! دلني على عمل انتفع به قال : اعزل الأذى عن طريق المسلمين ...... وعن أبي هريرة عن النبيّ ﷺ قال كان على الطريق غصن شجرة يؤذى الناس فأماطها رجل فأدخل الجنة ...... وعن أبي ذر عن النبيّ ﷺ قال : عرضت على أمتى بأعمالها حسنها و سيئها فرأيت في محاسن أعمالها الأذى ينحى عن الطريق ورأيت في سيئ أعمالها النخاعة في المسجد لاتدفن . (سنن ابن ماجه : (ص: ۲٦۲) أبواب الأدب ، باب إماطة الأذى عن الطريق ، ط: قديمى)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه : الإيمان بضع و سبعون أو بضع و ستون شعبة فأفضلها قول لا إلٰه إلا اللّٰه وأدناها إماطة الأذى عن الطريق . (صحيح مسلم : (۴۷/۱) كتاب الإيمان ، باب بيان عدد شعب الإيمان و أفضلها ، ط: قديمى)

و قال النوويّ في شرحه : (قوله ﷺ وأدناها إماطة الأذى عن الطريق أى تنحيه وإبعاده والمراد بالأذى كل مايوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره . (حواله بالا)

(۱) عن همام بن منبه قال هٰذا ما حدثنا أبوهريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال ﷺ: كل سلمى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع الشمس قال يعدل بين الاثنين صدقة و تعين الرجل في دابته فيتحمله عليها أو ترتفع عليها متاعه صدقة، قال: والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تمشيها إلى الصلاة صدقة و تميط الأذى عن الطريق صدقة. (الصحيح لمسلم: (۳۲۵/۱) كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقى : (۲۰۲/۳) رقم الحديث : ۳۳۲۵ ، باب الثانى والعشرون من شعب الإيمان ، التحريض على صدقة التطوع ، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

سنن البيهقى الكبرىٰ : (۱۸۷/۴) رقم الحديث : ۷٦۰۹ ، كتاب الزكاة ، باب وجوه الصدقة و ما على كل سلامى من النّاس منها كل يوم ، ط: مكتبه دار الباز مكة المكرمة .

تکلیف ہو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔(۱)

(۱) وعن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ لایطرق أھلہ لیلا وکان لایدخل الا غدوۃ أو عشیۃ . (مشکاۃ المصابیح : (۳۳۹/۲) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم : (۱۴۴/۲) کتاب الامارۃ ، باب کراھۃ الطروق الخ ، ط: قدیمی .

صحیح البخاری : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، باب الدخول بالعشی ، ط: قدیمی .

مسند أحمد بن حنبل : (۱۲۵/۳) رقم الحدیث : ۱۲۲۸۵ ، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ، ط: مؤسسۃ القرطبۃ القاھرۃ .

السنن الکبریٰ للبیھقی : (۲۵۳/۸) رقم الحدیث : ۹۱۰۱ ، المجلد الثامن ، ط : مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت .

سنن البیھقی : (۲۵۹/۵) باب لایطرق أھلہ لیلا ولکن یقدم غدوۃ أو عشیۃ ، رقم الحدیث: ۱۰۱۴۸ ، ط: دار الباز مکۃ المکرمۃ .

شرح السنۃ : (۱۸۸/۱۱) رقم الحدیث : ۲۷۶۴ ، باب إذا قدم لایطرق أھلہ لیلا ، ط: المکتب الإسلامی دمشق .

مسند أبی عوانۃ : (۵۱۱/۴) رقم الحدیث : ۷۵۲۱ ، باب بیان السنۃ فی دخول الرجل الخ ، ط: دار المعرفۃ للنشر ، بیروت .

و

واپسی کا ارادہ کیا

''سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲۶۹/۱)

واپسی کا وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس (سفر سے) رات کے وقت واپس نہیں آیا کرتے تھے بلکہ دن کے ابتدائی حصہ یعنی صبح کے وقت یا آخری حصہ یعنی شام کے وقت گھر میں داخل ہوا کرتے تھے۔ (۱)

---

(۱) ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص ابدا الخ. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(قاصدا) ولو كافرا ومن طاف الدنيا بلاقصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها). وتحته في الشامية: (قوله: قاصدا) أشار به مع قوله خرج إلى أنه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافرا ...... و أشارإلى أن الخروج مع قصد السفر كاف وإن رجع قبل تمامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۹۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

رجل خرج من مصره إلى قرية لحاجة ولم يقصد السفر ونوى أن يقيم فيها أقلّ من خمسة عشر يوما فإنّه يتمّ فيها لأنه مقيم ثم خرج من القرية لا للسفر ثم بدا له أن يسافر قبل أن يدخل مصره و قبل أن يقيم ليلة في موضع آخر فسافر فإنه يقصر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)=

واپسی کے دوران پھر سفر کا رخ کیا

مسافر کسی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر طے کرنے سے پہلے وطن کی طرف واپس ہوا لیکن وطن کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے رائے بدل گئی اور اس نے دوبارہ سفر کا رخ کیا، تو رخ کرتے ہی وہ مسافر ہو جائے گا۔(۱)

واپسی ملتوی ہوگئی

کبھی کبھار مسافر کی سیٹ کینسل ہونے کی وجہ سے واپسی ملتوی ہو جاتی ہے یا کسی اتفاقیہ اسباب کی وجہ سے واپسی ملتوی ہو جاتی ہے، اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت اور

= امداد الفتاوی: (۳۴۶/۱) سوال: ۵۱۸، باب صلاۃ المسافر، حکم فسخ قصد سفر در اثنائے سفر، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

(حتی يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر والا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر. وفي الشامية: (قوله: إن سار الخ) قيد لقوله حتى يدخل أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۴/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) (وقصر إن نوى أقلّ منه) أي من نصف شهر (أو لم ينو) شيأ (وبقي) على (سنين) وهو ينوي الخروج في غد أو بعد جمعة لأن علقمة بن قيس مكث كذٰلك بخوارزم سنتين يقصر الصلاة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(أو دخل بلدة ولم ينوها) أي مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقي) على ذٰلك (سنين) الا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مرّ. وفي الشامية: (قوله: أودخل بلدة) أي لقضاء حاجة أو انتظار رفقة (قوله ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما في البحر؛ لأنّ حالته تنافي عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قبيل نوع آخر في بيان اجتماع حكم السفر والإقامة، ط: قديمي.

الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، فصل والكلام في المسافر، ط: سعيد.

قصد بھی نہیں ہوتا، ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آجاتی ہے واپس نہیں جا پاتا تو یہ شخص قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔(۱)

واپسی میں قریبی راستہ سے آنا

اگر کوئی شخص طویل مسافت طے کر کے شرعی مسافر بن گیا اور قصر کرتا رہا لیکن جب واپس ہوا تو اس نے قریبی راستہ کو اختیار کیا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

ا۔ جہاں ٹھہرا ہوا تھا اگر اس جگہ کم از کم پندرہ دن ٹھہر کر واپس ہو رہا ہے تو اب واپسی میں قصر نہیں کر سکتا کیونکہ مقیم ہو جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوا ہے لیکن مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے۔(۲)

---

(۱) عن همام بن منبه قال هٰذا ما حدثنا أبوهريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال ﷺ: كل سلمى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع الشمس قال يعدل بين الاثنين صدقة و تعين الرجل فى دابته فيتحمله عليها أو ترتفع عليها متاعه صدقة، قال: والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تمشيها إلى الصلاة صدقة و تميط الأذى عن الطريق صدقة. (الصحيح لمسلم: (۳۲۵/۱) كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقى: (۲۰۲/۳) رقم الحديث: ۳۳۲۵، باب الثانى والعشرون من شعب الإيمان، التحريض على صدقة التطوع، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

سنن البيهقى الكبرىٰ: (۱۸۷/۴) رقم الحديث: ۷۶۰۹، كتاب الزكاة، باب وجوه الصدقة و ما على كل سلامى من النّاس منها كل يوم، ط: مكتبه دار الباز مكة المكرمة.

(۲) قال ابن سماعة: مصر له طريقان احدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ان أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة يوم لايقصر وإن أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة ثلاثة أيام ولياليها. قصر الصلاة. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۶/۲، ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أدنى مدة السفر الّذى يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمى)

البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد.

وتعتبر المدة من أى طريق أخذ فيه كذا فى البحر الرائق، فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الابعد =

۲۔البتہ اگر سفر کے درمیان پندرہ دن کہیں مقیم نہیں ہوا تھا تو چونکہ پہلے ہی سے مسافر تھا اس لئے واپسی میں قریبی راستہ سے آتے ہوئے بھی قصر کرے گا۔(۱)

واجب الاعادہ نماز فرض ہے یا نفل؟

واجب الاعادہ نماز فرض ہے یا نفل اس سلسلہ میں فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے گفتگو کرنے کے بعد فرمایا کہ پہلی نماز فرض ہے اور واجب الاعادہ نماز نفل ہے، صاحب ہدایہ اور صاحب مراقی الفلاح وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔(۲)

= كان مسافرا عندنا، وإن سلك الاقصر يتم ، هكذا في فتاوى قاضيخان . (الهندية : (١٣٨/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الفتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (١٦٥/١) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوى : (١٩٨/١) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبة حبيبيه كوئٹه .

(١) ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص ابدا الخ. (الهندية: (١٣٩/١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (١٢٨/٢ ، ١٢٩) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

(ولايزال) المسافر الّذي استحكم سفره بمضي ثلاثة أيّام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي (أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية)...... (وقصر إن نوى أقل منه) أي من نصف شهر. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ٤٢٥، ٤٢٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (١٢٤/٢ ، ١٢٥) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(٢) وإعادتها بتركه عمدا و سقوط الفرض ناقصا إن لم يسجد ولم يعد. وتحته في الشامية: (قوله: وإعادتها بتركه عمدا) أي مادام الوقت باقيا وكذا في السهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ويكون فاسقا آثمًا، وكذا الحكم في كل صلاة اديت مع كراهة التحريم. والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالأولى لأن الفرض لايتكرر كما في الدر و غيره. ويندب اعادتها لترك السنة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ٢٠٠) كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(ولها واجبات) لاتفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو وإن لم يسجد له ، وإن لم يعدها يكون فاسقا آثمًا، وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها. =

وارنٹ جاری ہو

جس شخص کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو، اور وہ دور دراز علاقوں میں فرار ہو کر وہیں اقامت کی نیت کرلے تو اس کی یہ نیت معتبر نہیں ہوگی اور وہ بدستور مسافر ہی رہے گا کیونکہ وہ قیام اور فرار کے درمیان متردد ہے اگرچہ اس نے کسی جگہ پر پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی ہو، کیونکہ وہ جس وقت گرفتار ہوگا یا پولیس کے آنے کی خبر ہوگی فوراً اس کو سفر کرنا پڑے گا۔(۱)

= والمختار أنه جابر للأوّل ؛ لأنّ الفرض لايتكرر . وفي الشامية : (قوله : والمختار أنّه) أى الفعل الثاني جابر للأوّل بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالأوّل يخرج عن العهدة وإن كان على وجه الكراهة على الأصح اهـ . (الدر مع الرد : (۱/۴۵۷) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ، ط: سعيد)

فتح القدير : (......) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: رشيديه .

(۱) من دخل دار الحرب بامان فنوى الإقامة نصف شهر فيها فإنه يتم أربعا؛ لأن أهل الحرب لايتعرضون له لأجل الامان كذا في النهاية، وأشار إلى أن الأسير لو انفلت من أيدى الكفار وتوطن في غار و نوى الإقامة خمسة عشر يوما لم يصر مقيما كما لو علم أهل الحرب باسلامه فهرب منهم يريد السفر ثلاثة أيام ولياليها لم تعتبر نيته كذا في الخلاصة ، وفي فتاوىٰ قاضيخان: وحكم الأسير في دار الحرب حكم العبد لاتعتبر نيته والرجل الّذى يبعث إليه الوالي أو الخليفة ليؤتى به إليه فهو بمنزلة الأسير. (البحر الرائق: (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۱۶۵، ۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصنا فيها) بخلاف من دخلها بامان فإنه يتم (أو) حاصر (أهل البغي في دارنا في غير مصر معَ نية الإقامة مدتها) للتردد بين القرار والفرار. وفي الشامية: (قوله: للتردد بين القرار والفرار) الأول بالقاف والثاني بالفاء، أى فكانت حالتهم تنافي عزيمتهم...... تنبيه: لو انفلت الأسير من الكفار وتوطن في غار ونوى الإقامة فيه نصف شهر لم يصر مقيما كما لو علموا باسلامه فهرب منهم يريد مسيرة السفر لم تعتبر نيته كذا في الخلاصة والخانية. =

لیکن اگر کسی دوسرے ایسے ملک میں پہنچ گیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان مجرم حوالہ کرنے کا معاہدہ نہیں ہے، تو اس صورت میں اقامت کی نیت معتبر ہوگی، اور اگر دونوں ملکوں کے درمیان مجرم حوالہ کرنے کا معاہدہ ہے تو اقامت کی نیت معتبر نہیں ہوگی، اور یہ شخص جب تک وہاں رہے گا قصر کرتا رہے گا۔

واقعہ

عیسی بن ابان ایک مشہور محدث ہیں، زیادہ تر حدیث کے درس میں مشغول اور منہمک رہا کرتے تھے، استنباط، اجتہاد، اور فقہ کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی، ایک دفعہ حج ادا کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ میں ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں پہونچے، اور ایک مہینہ ٹھہرنے کی نیت کر کے قصر کے بجائے پوری چار رکعت فرض پڑھنے لگے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے ان کو متنبہ کیا کہ ابھی تو آپ مسافر ہیں، آپ کی اقامت کی نیت صحیح نہیں ہے، کیونکہ ابھی تو آپ کو منی، عرفات جانا ہے، چنانچہ آپ قصر کرنے لگے لیکن جب حج کر کے منی سے مکہ مکرمہ واپس لوٹے تو بھی قصر کرتے رہے حالانکہ مکہ مکرمہ میں اب پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنا تھا، قصر کرنے پر پھر ٹوکا گیا تو عیسی بن ابان کو بہت

= و وجه الأوّل كما يفيده كلام الفتح كون حاله مترددا لأنّه إذا وجد الفرصة قبل تمام المدة خرج، وأمّا الثاني فمشكل وحمله في شرح المنية على أن المراد من قولهم لم تعتبر نيته أي نية الإقامة لانية السفر والا فقد صرح في التاتارخانية عن المحيط بأنّه يقصر وكذا جعل في الذخيرة حكم المسألة الثانية كالأولىٰ فأفاد لزوم القصر فيهما. وتحته في الهامش، رقم: ۲: (قوله: فمشكل) قال شيخنا: لاإشكال أصلا بل يقال فيه أن حالته منافية لعزيمته لأنّه اما أن لايدركه أهل الحرب فيمضي أو يدركوه فيمنعوه والغالب إدراكهم إياه لأنّه حيث كانت الدار لهم تكون سطوتهم قائمة اهـ. وهو وجيه جدا، وحينئذٍ فيقصر، ولعل في المسألة روايتين فيحمل ما في التاتارخانية على القائلة بالاتمام اهـ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۱۰) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصح، ط: قديمي)

حلبي كبير: (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

احساس ہوا اور فرمانے لگے کہ ایک مسئلہ میں مجھ سے دو غلطیاں ہوئیں، اس احساس کے بعد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درس اور مجلس میں شرکت کرنے لگے، یہاں تک کہ فقیہ کہلانے لگے، علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو اس لئے ذکر کیا تاکہ طلبہ کے لئے عبرت اور نمونہ ہو۔ (۱)

واقعہ عجیبہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مال تقسیم فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس کے ہمراہ اس کا ایک لڑکا بھی تھا بالکل اس کے مشابہ (یعنی بیٹا باپ سے اسقدر مشابہ تھا کہ بدون کہے ہی معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں چنانچہ استعجاباً) حضرت نے اس سے دریافت فرمایا یہ لڑکا کون ہے؟ اور تمھاری اس سے کیا قرابت ہے؟ دو آدمیوں میں اسقدر مشابہت میں نے نہیں دیکھی، اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین یہ میرا بیٹا ہے، واقعہ اس کا یوں ہوا کہ ایک بار میں نے سفر کا ارادہ کیا اس وقت یہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس نے کہا کہ تم تو سفر میں چلے اور مجھے

---

(۱) (قوله دخل الخ) هو ضد مسألة دخول الحاج...... قيل: هٰذه المسئلة كانت سببا لتفقه عيسى بن أبان وذٰلک أنه كان مشغولا بطلب الحديث قال: فدخلت مكة في أوّل العشر من ذى الحجة مع صاحب لى وعزمت على الإقامة شهرا فجعلت أتم الصلاة فلقيني بعض أصحاب أبى حنيفة فقال لى: أخطأتُ فإنّک تخرج إلى منٰى و عرفات، فلما رجعت من مني بدالصاحبى أن يخرج و عزمت على أن أصاحبه، وجعلت أقصر الصلاة فقال لى صاحب أبى حنيفة: أخطأت فإنّک مقيم بمكة فمالم تخرج منها لاتصير مسافرا، فلقت: أخطأت فى مسألة فى موضعين فرحلت إلى مجلس محمدٌ واشتغلت بالفقه قال فى البدائع: وإنّما أوردنا هٰذه الحكاية ليعلم مبلغ العلم فيصير مبعثة للطلبة على طلبه اهـ بحر. (الشامية: (۱۲٦/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما، وأمّا اتحاد المكان ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعيد .

الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب ألصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

اس حال میں چھوڑے جاتے ہو! میں نے کہا کہ تیرے بطن میں جو کچھ ہے میں اس کو خدا تعالی کے سپرد کرتا ہوں، یہ کہ کر میں سفر میں چلا گیا۔ جب سفر سے واپس آیا تو اس کی ماں مر چکی تھی ایک دن میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں اس کی قبر پر ایک آگ روشن دیکھی، لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ تمہاری بیوی کی قبر ہے۔ وہاں پر تو یہ روشنی برابر ہم دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم میری بیوی چونکہ نیک و صالحہ عورت تھی صائم الدہر اور قائم اللیل بھی یعنی ہمیشہ دن میں روزہ رکھا کرتی تھی اور رات کو نماز پڑھتی تھی۔ یہ روشنی اسی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد میں خود اس کے قبر پر گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور قبر کے پاس یہی لڑکا بیٹھا ہاتھ پیر پٹک رہا ہے۔ اتنے میں ایک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ لو یہ لڑکا تمھاری وہی امانت ہے جس کو تم خدا کے سپرد کر کے سفر پر گئے تھے اگر اس کے ماں کو بھی تم خدا کے سپرد کر جاتے تو آج اس کو بھی زندہ پاتے۔ کیوں کہ جو شخص خدا کی سپردگی میں کوئی امانت دے جاتا ہے تو وہ اس کو صحیح سالم ہی پاتا ہے۔ (۱)

والدین کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا

اگر کسی کے والدین، رشتہ دار وغیرہ کی قبر کسی دور دراز علاقہ میں ہو، اور ان کی زیارت کے واسطے سفر کرنا چاہتا ہے تو اس سفر کی اجازت ہے، بشرطیکہ بدعت اور خرافات کا ارادہ نہ ہو، مسنون طریقہ پر عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ (۲)

---

(۱) اسوۃ الصالحین ترجمہ آداب الصالحین، تألیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، (ص: ۲۱۳)، فصل دوم، مسافرت کے آداب کا بیان، ط: ادارۃ تألیفات اشرفیہ، ملتان۔

(۲) عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ: قد كنت نهيتكم عن زيارة القبور فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه فزوروها فإنها تذكرة الآخرة. (جامع الترمذي: (۱/۲۰۳) أبوب الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور، ط: سعيد)

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۳) أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في زيارة قبور المشركين، ط: قديمي.

مشكاة المصابيح: (۱/۱۵۴) كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، الفصل الأول، ط: قديمي. =

وتر

وتر کی تین رکعت نماز پڑھنا مسافر اور مقیم دونوں پر واجب ہے، ان کا چھوڑنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

= صحیح مسلم : (۱/ ۳۱۴) كتاب الجنائز ، فصل فی زيارة القبور وجواز زيارة قبور المشركين ، ط: قديمی .

صحيح البخاری : (۱/ ۱۷۱) كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور ، ط: قديمی .

سنن ابی داود: (۱/ ۲۸۶) آخر كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

ويدخل فی جملته زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام وزيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء و كل من يتبرّك بمشاهدته فی حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته . ويجوز شدّ الرّحال لهٰذا الغرض ولايمنع من هٰذا قوله عليه السلام : " لاتشدوا الرحال الا إلی ثلاثة مساجد : مسجدی هٰذ او المسجد الحرام والمسجد الأقصىٰ " لأن ذٰلك فی المساجد ، فإنّها متماثلة بعد هٰذه المساجد وإلا فلافرق بين زيارة قبور الانبياء والاولياء والعلماء فی أصل الفضل وإن كان بتفاوت فی الدرجات تفاوتًا عظيمًا يجب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه . (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/ ۲۲۸) كتاب آداب السفر ، الباب الأوّل فی الاداب ، الفصل الأوّل فی فوائد السفر ، ط: دار القلم بيروت)

(ندب زيارتها) من غير أن يطأ القبور (للرجال والنساء) وقيل تحرم على النساء. والأصح أن الرخصه ثابتة للرجال والنساء فتندب لهن أيضًا (علی الاصح) اهـ. (حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۶۱۲) أحكام الجنائز، فصل فی زيارة القبور،ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

قال فی البدائع: ولابأس بزيارة القبور والدعاء للأموات إن كانوا مؤمنين من غير وطء القبور لقوله ﷺ إنی كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها، ولعمل الأمة من لدن رسول اللّٰه ﷺ إلی يومنا هٰذا اهـ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۹۵) كتاب الجنائز، قبيل باب الشهيد،ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/ ۲۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زيارة القبور، ط: سعيد.

(۱) وأما بيان من تجب عليه فوجوبه لايختصّ بالبعض دون البعض كالجمعة وصلاة العيدين بل يعم النّاس أجمع من الحر والعبد والذكر والأنثیٰ بعد أن كان أهلا للوجوب لأن ماذكرنا من دلائل الوجوب لايوجب الفصل ...... قال أصحابنا الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة فی الأوقات كلّها . (بدائع الصنائع : (۱/ ۲۷۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا الكلام فی مقداره ...... و فصل وأمّا بيان من تجب عليه ، فصل فی الصلاة الواجبة ، ط: سعيد)

(الوتر واجب) فی الاصح ...... وجه الوجوب قوله ﷺ : الوتر حق فمن لم يوتر فليس منی، والوتر حق ، فمن لم يوتر فليس منی ، الوتر حق فمن لم يوتر فليس منی . =

وتر کی نماز میں کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ تین رکعت پڑھی جاتی ہیں ویسے ہی سفر کی حالت میں بھی تین رکعت پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

وزن چارج سے بچنا

بعض لوگوں کے پاس اپنا سامان مقررہ وزن سے زیادہ ہوتا ہے، اور یہ لوگ وزن

= رواه أبوداؤد والحاكم وصححه ، والأمر وكلمة حق وعلى للوجوب . (و) كميته (هو) أى الوتر (ثلاث ركعات) يشترط فعلها (بتسليمة) وتحته فى الشرح : (قوله : ووفق المشائخ)...... واعلم أن وجوبه لايختصّ بالبعض دون البعض بل يعم النّاس كلهم من رقيق وانثى و غيرهما بعد كونهم أهلا للوجوب اهـ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۰۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبى كبير : (ص: ۴۱۱) صلاة الوتر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۲/۳۷ ، ۳۸) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثامن فى صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۱/۴۸۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث فى التراويح ، جئنا إلى مسائل الوتر ، ط: قديمى .

الدر مع الرد : (۲/ ۴ ، ۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الفرض العلمى والعملى والواجب ، ط: سعيد .

(۱) وأمّا الثالث أعنى حكم السفر فهو تغيير بعض الأحكام فذكر المصنف منها قصر الصلاة ...... وقيد بالفرض لأنّه لاقصر فى الوتر والسنن اهـ . (البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(قوله : صلى الفرض الرباعى ركعتين) ...... واحترز بالفرض عن السنن والوتر اهـ . (ردالمحتار : (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

ولاقصر فى ذوات الثلاث والمثنى لأن شطرها ليست بصلاة. (التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، النوع الأوّل: فى معرفة فرض المسافر، ط: قديمى)

(فيقصر) المسافر (الفرض) العلمى (الرباعى) فلاقصر للثنائى والثلاثى ولاللوتر فإنّه فرض عملى ولا فى السنن . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/ ۳۹۲) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سعيد.

چارج سے بچنے کے لئے اپنا سامان دوسرے مسافروں کو دے دیتے ہیں، تاکہ وزن میں کمی رہے، اور وزن چارج نہ آئے، یا آئے بھی تو کم آئے، تو یہ جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہ گویا کہ ایک مسافر کا دوسرے مسافر پر احسان ہے۔

اور یہ ایسا ہے جیسا کہ اپنا کچھ سامان دوسرے مسافر ساتھی کو دیدیا تاکہ وہ اس سامان کو اپنے سامان کے وزن میں ڈال دے تو یہ جائز ہے۔(۱)

وضو اور استنجاء کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لئے کافی ہو؟

''پانی وضو اور استنجاء میں سے ایک کے لئے کافی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۱۲۴)

وضو کے بغیر موزہ پہن لیا

اگر کسی نے بلاوضو یا پیر دھوئے بغیر موزہ پہن لیا تو اس پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

وضو کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

''طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۳۹۴)

---

(۱) عزیز الفتاویٰ: (ص:۲۰۷) کتاب الحظر والإباحۃ، محصول ریل سے بچنے کے لئے اپنا اسباب دوسرے رفیق کے حساب میں لگا دینا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: المسلم أخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته، ومن فرّج عن مسلم كربة فرّج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة، ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/۴۲۲) باب الشفعة والرحمة على الخلق، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۳۳۰) أبواب المظالم والقصاص، باب لايظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ط: قديمي.

الصحيح لمسلم: (۲/۳۳۰) كتاب البر والأدب والصلة، باب تحريم الظلم، ط: قديمي.

(۲) وفي الخانية: شرط جواز المسح على الخف أن يكون لابس الخف على طهارة كاملة قبل الحدث...... وفي الفتاوى الحجة: توضأ للفجر ولبس الخف و صلى، وتوضأ للظهر ومسح وتوضأ لكل صلاة إلى العشاء وصلى، ثم تبين أنه نسي مسح الرأس في الفجر يعيد الصلوات بوضوء كامل ويغسل رجليه؛ لأنّه تبين أنّه لم يلبس خفيه بطهارة كاملة. (التاتارخانية: (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة، =

وضو کے لئے پانی خریدنا

''پانی خریدنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

وطن اصلی

☆...... ''وطن اصلی'' وہ ہے جہاں پر آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہو، یا پیدائش کی جگہ ہو اور اس میں زندگی گزارنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور مستقل طور پر وہاں سے بال بچے اور مال وسامان لے کر کسی اور جگہ منتقل نہ ہو۔ (۱)

اگر کسی شخص کے ماں باپ رشتہ دار وغیرہ ایک شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں اور

= الفصل السادس فی المسح علی الخفین، نوع آخر فی بیان شرط جواز المسح علی الخف، ط: قدیمی)

▭ حلبی کبیر : (ص : ۱۰۷) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

▭ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

▭ خلاصة الفتاوٰی : (۲۷/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأما مسائل مسح الخفین ، ط: مکتبه حبیبیه کوئٹه .

▭ البحر الرائق : (۱۶۹/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

▭ الهندیة: (۳۳/۱) الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه.

▭ الدر المختار مع الرد: (۲۷۰/۱، ۲۷۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

(۱) فالحاصل أن الأوطان ثلاثة، وطن قرار و یسمی الوطن الأصلی، وهو أنه إذا أنشأ ببلدةٍ أو تأهل بها توطّن بها. (المبسوط: (۲۵۲/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار المعرفة)

▭ أن الوطن الأصلی : وهو مایکون بالتوطن بالأهل أو بالمولود وسمی أیضًا وطن القرار . (البنایة : (۳۱/۳) کتاب الصلاة ، وطن الإقامة للمسافر ، ط: ......)

▭ أن الأوطان ثلاثة وطن أصلی : وهو مولد الرجل . (المحیط البرهانی : (۲۶/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر ، ط: ادارة القرآن)

▭ مطلب فی أن الأوطان ثلاثة : وطن الأصلی وهو وطن الإنسان فی بلدته أو بلدةٍ أخرٰی اتخذها داراً وتوطّن بها مع أهله وولده ، ولیس من قصده الارتحال عنها، بل التعیش بها . (بدائع الصنائع : (۱۰۲/۱) کتاب الصلاة ، فصل فی بیان مایصیر المسافر به مقیما ، ط: سعید)

▭ البحر الرائق : (۱۳۶/۲) باب اقتداء المسافر بالمقیم ، ط: سعید .

اس کے اہل وعیال دوسرے شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں، اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال رکھتے ہیں تو اس کا وطن اصلی وہ شہر ہے جس میں اہل وعیال ہیں اور وہ شہر وطن اصلی نہیں جس میں والدین وغیرہ رہتے ہیں۔(۱)

جب تک پہلے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسرا وطن اصلی نہیں بناتا تب تک پہلا والا وطن اصلی رہے گا۔(۲)

☆......اگر پہلے وطن کی موجودگی میں دوسرے مقام میں وطن بنانے کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک پہلے وطن سے بیوی بچوں کو منتقل نہیں کیا تو اس صورت میں پہلا وطن اصلی باطل نہیں ہوگا۔(۳)

(۱) فلو كان له أبوان ببلدٍ غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنًا له، الا إذا عزم على القرار فيه وترك الوطن الذى كان له قبله، شرح المنية. (الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب، مطلب: في وطن الأصلى و وطن الإقامة، ط:سعيد)

▭ حلبى كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

▭ (والوطن الأصلى هو الذى ولد فيه) الإنسان (أو تزوّج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن قصد التعيش لا الارتحال عنه. (مراقى الفلاح: ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

(۲،۳) قوله: فانتقل عنه واستوطن غيره، قيد بالأمرين فإنّه إذا لم ينتقل عنه بل استوطن آخر بأن اتخذ له أهلًا في الآخر فإنّه يتم في الأوّل كما يتم في الثانى. (شرح فتح القدير: (۴۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الفكر بيروت)

▭ ويبطل الوطن الأصلى بالوطن الأصلى إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأما إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيهما. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

▭ (الوطن الأصلى يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقى لم يبطل بل يتم فيهما. وفى الشامية: (قوله: يبطل بمثله)...... وقيد بمثله لأنّه لو انتقل منه قاصدًا غيره ثم بداله أن يتوطن فى مكان آخر فمر بالأوّل أتم لأنّه لم يتوطن غيره. (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أى وإن بقى له فيه عقار قال فى النهر. ولو نقل أهله و متاعه وله دور فى البلد لاتبقى وطنا له و قيل تبقى كذا فى المحيط وغيره. (الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. =

جس شہر میں بیوی بچوں کے ساتھ مستقل طور پر رہتا ہے، خواہ کرایہ کے مکان میں یا ذاتی مکان میں، وہاں جب مسافر ہو کر پہنچے گا تو قصر باقی نہیں رہے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا، یعنی راستہ میں مسافر ہوگا قصر کرے گا اور اس شہر میں پہنچنے کے بعد مسافر نہیں ہوگا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

بعض سرکاری ملازمین اپنے اہل وعیال کو ملازمت کی جگہ میں مستقل طور پر رکھتے ہیں پھر وہاں سے مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہیں، یہ لوگ جب اپنے بیوی بچوں کی قیام گاہ پر پہنچیں گے مقیم ہو جائیں گے۔

وطن اصلی ایک سے زائد ہو سکتے ہیں

اگر ایک آدمی کے ایک سے زائد مقام پر اہل وعیال ہیں، اور ان جگہوں میں اہل

= التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

وإذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا في جوهرة النيرة . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وفيه أيضًا : اما إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرى فلايبطل وطنه الأوّل بل يتم فيهما . (حواله بالا)

(حتى يدخل موضع إقامته) إن سار مدة السفر . وفي الشامية : (قوله : إن سار) قيد لقوله "حتى يدخل" أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام . (الدر مع الرد : (۱۲۴/۲، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وعیال کی نیت عمر گزارنے کی ہے تو یہ سب جگہیں وطن اصلی ہیں۔(۱)

وطن اصلی بدلنے کی صورت

وطن اصلی بدلنے کی صورت صرف یہ ہے کہ انسان وطن اصلی کی جگہ کو چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا بستی میں منتقل ہو جائے، اور وہیں عمر گزارنے کی نیت کرلے، تو اس صورت میں یہ وطن اصلی بن جائے گا اور جس جگہ کو چھوڑ دیا ہے وہ وطن باقی نہیں رہے گا، جب بھی وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون واحدا أو أكثر من ذٰلك بأن كان له أهل و دارٌ في بلدتين أو أكثر ولم يكن من نية أهله الخروج منها ، وإن كان هو ينتقل من أهلٍ إلى أهل في السنة، حتى أنه لو خرج مسافرا من بلدةٍ فيها أهله ودخل في أي بلدةٍ من البلاد الّتي فيها أهله فيصير مقيما من غير نيّة الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلا في بلدةٍ أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ، وكل منهما وطنٌ أصلي له. (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح. (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

(۲) ومن كان له وطن فانتقل عنه واستوطن غيره ثم سافر و دخل وطنه الأوّل قصر . (العناية شرح الهداية : (۴۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: دار الفكر)

قال في النهر ، ولو نقل أهله و متاعه و له دور في البلد لاتبقى وطنًا له . (رد المحتار : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي؛ لأنّه مثله ، والشيئ ينتقض بما هو مثله حتى لو انتقل من البلد الّذي تأهل به بأهله وعياله و توطن ببلدة أخرىٰ بأهله و عياله لاتبقى البلدة المنتقل عنها وطنًا له . (المحيط البرهاني : (۳٦/۲) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير ، وهو أن يتوطن في بلدةٍ أخرىٰ وينتقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطنا أصليا، حتى لو دخله مسافرًا لايتم ، قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو ينتقل بهم، ولكنه استحدث أهلًا في بلدةٍ أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل و يتم فيهما. (البحر الرائق: (۱۳٦/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، اقتداء مسافر بالمقيم في الصلاة، ط: سعيد)

وطن اصلی دو جگہ بھی ہو سکتا ہے؟

اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے بیوی بچے اور سامان لے کر مستقل ارادہ کر کے دوسری جگہ رہنے لگا اور پہلی جگہ پر دوبارہ منتقل ہونے کا ارادہ نہیں تو اس کا پہلا وطن ختم ہو گیا، اور دوسری جگہ اس کا وطن اصلی بن گیا، لیکن اگر پہلی جگہ پر بھی موسم کے لحاظ سے آ کر رہنے کا قصد ہے تو دونوں جگہیں وطن اصلی ہو جائیں گی۔(۱)

اگر وطن اصلی سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ جا کر رہائش اختیار کر لی ہے لیکن پہلے وطن سے بھی تعلق ہے اس کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں ہے مثلاً زمین یا مکان وغیرہ ہے تو دونوں اصلی وطن شمار ہوں گے، جب وہاں جائے گا مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئے گا تب بھی مقیم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله: أو توطنه) أی عزم علی القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل. (الدر المختار: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی وطن الأصل و وطن الإقامة، ط: سعيد)

▭ وأمّا إذ الم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلًا ببلدةٍ أخرىٰ فلا يبطل وطنه الأوّل. (الهنديه: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

▭ وإذا لم ينتقل أهله بل استحدث أهلًا فی بلدةٍ أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل وكل منهما وطن أصلی له. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی)

▭ وانظر الهامش، رقم: ۱ أيضًا.

(۲) (الوطن الأصلی) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقی لم يبطل بل يتم فيهما. وفی الشامية: (قوله: بل تيم فيهما) أی بمجرد الدخول وإن لم ينو إقامة. (الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

▭ حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۸، ۳۴۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

▭ حلبی كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

▭ التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قديمی.

وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے

ایک وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی مقام میں تمام عمر سکونت کے ارادہ سے مقیم تھا، اس کے بعد اس نے اس مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں تمام عمر رہنے کے ارادہ سے سکونت اختیار کرلی، تو اب یہ دوسرا مقام وطن اصلی ہوجائے گا، اور پہلا مقام وطن اصلی نہیں رہے گا، یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقاموں میں سفر کی مسافت ہو اور اس دوسرے مقام سے سفر کرکے پہلے مقام میں جائے تو مقیم نہیں ہوگا۔

دوسرے وطن سے پہلا وطن باطل ہونے کے لئے دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہونا ضروری نہیں ہے۔(۱)

وطن اصلی وطن اقامت سے باطل نہیں ہوتا، یعنی اگر کوئی شخص کسی مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے اور اس کے بعد اپنے وطن اصلی میں جائے تو

---

(۱) (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل ، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وفي الشامي : (قوله: يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا ، ولا خلاف في ذلك . (قوله : والأصل أن الشيئ يبطل بمثله) كما يبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي . (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه)

أن الوطن الأصلي يبطل بالوطن الأصلي دون وطن الإقامة وإنشاء السفر . (العناية شرح الهداية : (۴۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: دار الفكر)

(ويبطل الوطن الأصلي بمثله فقط و يبطل وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي) الوطن الأصلي هو المسكن ...... فإذا كان لشخص وطن أصلي فإن اتخذ وطنًا أصليًا آخر ، سواء كان بينهما مدة السفر أو لا بطل الوطن الأصلي الأوّل ، حتى لو دخله لايصير مقيما الا بالنية ، ولا يبطل الوطن الأصلي السفر . (درر الحكام شرح غرر الأحكام . (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة ، اقتداء المقيم بالمسافر ، ط: دار احياء التراث العربي)

وہاں پہنچتے ہی مقیم ہوجائے گا۔(۱)

وطن اصلی کب تک باقی رہتا ہے

☆...... جب تک وطن اصلی کو چھوڑ کر اس جیسا دوسرا وطن نہیں بنالے گا وہی وطن اصلی باقی رہے گا، جب پہلا وطن اصلی چھوڑ کر اس جیسا دوسرا وطن اصلی بنالے گا تو پہلا وطن اصلی ختم ہوجائے گا۔

☆...... جب تک آدمی پہلے وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ کو وطن بنانے کی نیت نہیں کرے گا تب تک پہلا وطن ہی وطن اصلی رہے گا۔(۲)

---

(۱) (الوطن الأصلی یبطل بمثله لا غیر). (الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

ولایبطل الوطن الأصلی بإنشاء السفر و بوطن الإقامة. (الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

ثم الأصلی ینتقض بمثله حتی لو کان له وطن اصلی فانتقل عنه واستوطن غیره خرج عن کونه وطنا له حتی لو دخله بعد ذٰلک لایلزمه الاتمام ما لم ینو الإقامة ...... ولاینتقض بوطن الإقامة ولا بالسفر لأن الشیئ لاینتقض بما هو دونه. (حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۱۸/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، ط: قدیمی.

(۲) (قوله: ویبطل الوطن الأصلی بمثله الخ) لأن الشیئ یبطل بما هو مثله ...... والوطن الأصلی هو وطن الانسان فی بلدته أو بلدة أخریٰ اتخذها دارا و توطن بها مع اهله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنها بل التعیش بها وهٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وهو أن یتوطن فی بلدة أخریٰ وینتقل الاهل إلیها فیخرج الأوّل من أن یکون وطنا اصلیا حتی لو دخله مسافرا لم یتم قیدنا بکونه انتقل عن الأول بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة اخریٰ فإن الأوّل لم یبطل ویتم فیهما وقید بمثله؛ لأنّه لو باع داره و نقل عیاله وخرج یرید أن یتوطن بلدة أخریٰ =

وطن اصلی کب ختم ہوتا ہے؟

وطن اصلی ختم ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ اس وطن سے بے تعلق ہوکر ساز وسامان، اہل وعیال کے ساتھ چلا جائے۔

۲۔ اس کے بعد کسی مقام کو وطن بنالے۔

لہذا اگر کسی نے دوسرے مقام کو وطن بنایا مگر پہلے وطن سے ساز وسامان اور اہل وعیال لے جاکر بے تعلق نہیں ہوا بلکہ اپنا وطن سمجھتا ہے یا بالکل چھوڑ دیا مگر کسی مقام پر وطن اصلی کی حیثیت سے مقیم نہیں ہوا، تو ان دونوں صورتوں میں اس کا وہ وطن ختم نہیں ہوگا بلکہ باقی رہے گا اور وطن اصلی کے جو احکام ہیں اس پر جاری ہوں گے۔(۱)

= ثم بدا له أن لايتوطن ماقصده اولا ويتوطن بلدة غيرها فمر ببلده الأوّل فإنّه يصلى أربعًا ؛ لأنّه لم يتوطن غيره . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

☐ ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي؛ لأنّه مثله والشيئ ينتقض بما هو مثله، حتى إذا انتقل من البلد الّذى تأهل به أهله وعياله و توطن ببلدة أخرىٰ بأهله وعياله لاتبقى البلدة المنتقل عنها وطنا له. وفي الخلاصة: كوفى نقل أهله إلى مكة متوطنا، فلما دخلها بدا له أن يرجع إلى خراسان فلما يدخل الكوفة يقصر بالكوفة؛ لأنّ وطنه بالكوفة قد انتقض بالوطن بمكة، حتى لو عاد إلى خراسان قبل أن يدخل مكة يتم بالكوفة. (التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

(۱) وانظر أيضًا: الحاشية السابقة رقم: ۲ على الصفحة: ۳۵۱ . ((قوله : ويبطل الوطن الأصلى)

☐ قوله : فانتقل عنه واستوطن غيره قيد بالأمرين ، فإنّه إذا لم ينتقل عنه بل استوطن آخر ، فإن اتخذ له أهلًا فى الآخر ، فإنّه يتمّ فى الأوّل كما يتمّ فى الثانى . (فتح القدير : (۴۲/۲) ط: دار الفكر بيروت)

وطن اصلی کے احکام

وطن اصلی کا حکم یہ ہے کہ مسافر اس میں کسی بھی طرح داخل ہو جائے مقیم بن جائے گا خواہ اس میں داخل ہو کر اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے، قصداً داخل ہو یا بلا قصد ہر صورت میں مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

جن شہروں کے اسٹیشن شہر کے درمیان میں واقع ہیں، ان شہروں کے باشندے اگر ریل، یا گاڑی وغیرہ میں بیٹھے ہوئے اس شہر سے گزریں گے، تو یہاں پہنچتے ہی مقیم ہو جائیں گے۔(۲)

---

(۱) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا في الجوهرة النيرة . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وفيه أيضًا : أما إذا لم ينتقل بأهله ولكنّه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل بل يتمّ فيهما : (حواله بالا)

(حتى يدخل موضع إقامته) إن سار مدة السفر . وفي الشامية : (قوله إن سار) قيد لقوله " حتى يدخل " أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام . (الدر مع الرد : (۱۲۴/۲، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۲) ولايزال المسافر الّذي استحكم سفره بمضي ثلاثة أيام مسافر (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي (أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية) . (مراقي الفلاح : (ص:۴۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي)

الدر مع الرد : (۱۲۴/۲ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب السمافر ، ط: سعيد .

پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ ہے تو شہر کی آبادی سے نکل کر پھر مسافر ہو جائیں گے، اور اگر اس سے کم مسافت کا ارادہ ہے تو بعد میں بھی بدستور مقیم رہیں گے۔(۱)

وطن اصلی سفر سے باطل نہیں ہوتا، اگر کوئی شخص پوری زندگی سفر میں رہے پھر بھی جو اس کا وطن اصلی ہے وہ وطن اصلی ہی سمجھا جائے گا، وہاں تھوڑی دیر کے لئے بھی آئے گا

---

(۱) (من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي) . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ...... (قاصدا) ...... (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) ...... (صلى الفرض الرباعي ركعتين) . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۱ ـــ ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المقيم به مسافرا ، ط: سعيد .

التاتارخانية :(۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

وذكر الاسبيجابي : المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتّى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص أبدًا . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، والبلوغ ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

پوری نماز پڑھے گا، قصر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

انسان کا وطن اصلی بدلنے کی صورت صرف یہ ہے کہ اس جگہ کو چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا بستی میں منتقل ہو جائے اور وہیں عمر گزارنے کی نیت کرلے، تو اس صورت میں دوسرا شہر وطن اصلی بن جائے گا اور جس جگہ یا شہر کو چھوڑ دیا ہے وہ وطن اصلی نہیں رہے گا، جب کسی کام کے لئے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے وہاں جائے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) (قوله ويبطل الوطنا الأصلي بمثله لا السفر الخ) ...... وقوله لا السفر أی لايبطل الأصلی بالسفر حتى يصير مقيما بالعود إليه من غير نية الإقامة الخ. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايبطل الوطن الأصلی بإنشاء السفر و بوطن الإقامة. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيدية)

ولاينتقض الوطن الأصلی بوطن الإقامة ولابوطن السكنٰى لأنّهما دونه والشيئ لاينسخ بماهو دونه وكذا لاينتقض بنية السفر والخروج من وطنه حتى يصير مقيما بالعود إليه من غير نية الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، فصل فی بيان ما يصير المسافر به مقيما، مطلب الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله: ويبطل الوطن الأصلی بمثله لا السفر الخ) ...... و قالَ النبیّ ﷺ: من تأهّل ببلدة فهو منها" والوطن الأصلی هو وطن الإنسان فی بلدته أو بلدة أخرٰى اتّخذها دارا و توطّن بها مع أهله وولده، وليس من قصده الارتحال عنهابل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لا غير، وهو أن يتوطّن فی بلدة أخرٰى وينتقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطنًا أصليًا حتى لو دخله مسافرا لايتمّ. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمی.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبی كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. =

جب تک پہلے وطن کو چھوڑنے اور دوسری جگہ کو وطن بنانے کی نیت نہیں کرے گا تب تک پہلا وطن ہی وطن اصلی رہے گا۔(۱)

اگر ایک آدمی کے دو یا زائد مقام پر اہل وعیال ہیں، اور دونوں یا زائد مقام کے اہل وعیال کی اپنی اپنی جگہ پر عمر گزارنے کی نیت ہے، تو یہ سب مقام وطن اصلی ہیں۔(۲)

= (والوطن الأصلی هو الّذی ولد فیه) الإنسان (أو تزوّج) فیه (أو لم یتزوّج)ولم یولد فیه (و) لکن (قصد التعیش لا الارتحال عنه) وتحته فی الشرح : مصری انتقل بأهله إلی الشام ، فإذا عاد مسافراً و دخل مصره لم یتمّ بمجرّد الدخول الخ . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(۱) وقیدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة أخریٰ فإنّ الأوّل لم یبطل ویتم فیهما وقید بقوله بمثله لأنّه لو باع داره و نقل عیاله وخرج یرید ان یتوطّن بلدة أخریٰ ثم بدا له أن لایتوطّن ماقصده أوّلا و یتوطّن بلدة غیرها فمر ببلد الأوّل فإنّه یصلی أربعا لانه لم یتوطّن غیره. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الهندیة : (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

ومن حکم الوطن الأصلی أن ینتقض بالوطن الأصلی...... ولو کان له أهل ببلدة فاستحدث فی بلدة أخریٰ اهلا فکل واحد منهما وطن أصلی له. (التاتارخانیة: (۱۸/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، ط: قدیمی)

وقید بمثله لأنه لو انتقل منه قاصدا غیره ثم بدا له أن یتوطّن فی مکانٍ آخر فمرّ بالأوّل أتمّ لأنه لم یتوطن غیره . (رد المحتار : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

(۲) ثم الوطن الأصلی یجوز أن یکون واحدا أو أکثر من ذٰلک بأن کان له أهل و دار فی بلدتین أ وأکثر ولم یکن من نسبة أهله الخروج منها وإن کان هو ینتقل من أهل إلی أهل فی السنة حتی أنّه لو خرج مسافرا من بلدة فیها أهله و دخل فی أی بلدة من البلاد الّتی فیها أهله فیصیر مقیما من غیر نیة الإقامة . (بدائع الصنائع : (۱۰۳/۱ ، ۱۰۴) کتاب الصلاة ، فصل وأما بیان مایصیر المسافر به مقیما ، مطلب فی أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعید)

(الوطن الأصلی) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (یبطل بمثله) إذا لم یبق له بالأوّل أهل، فلو بقی لم یبطل بل یتم فیهما . و تحته فی الشامیة : (قوله : أو تأهله) ...... ولو کان له أهل ببلدتین فأیّتهما دخلها صار مقیما ...... (قوله بل یتم فیهما) أی بمجرّد الدخول وإن لم ینو الإقامة . (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعید)

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید . =

وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں

☆...... "وطن اصلی" متعدد بھی ہو سکتے ہیں، مثلاً ایک شخص کے متعدد اہل وعیال مختلف شہروں میں رہتے ہیں اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال ہے، تو یہ تمام شہر اس شخص کے لئے "وطن اصلی" سمجھے جائیں گے، اور یہ شخص جب ان شہروں میں داخل ہوگا تو اقامت کی نیت کے بغیر صرف داخل ہونے سے مقیم ہو جائے گا۔(۱)

اگر کسی شخص کے ماں باپ، خویش واقارب ایک شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں اور اس کے اہل وعیال دوسرے شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں، اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال رکھتے ہیں تو اس کا وطن اصلی وہ شہر ہوگا جس میں اہل وعیال ہیں، والدین اور رشتہ داروں کا شہر "وطن اصلی" نہیں ہوگا۔(۲)

☆...... وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چار نکاح چار شہروں میں کرے، اور ہر بیوی کو اسی کے شہر میں رکھے تو اس شخص کے چار وطن اصلی

= الهندية: (١/١٤٢) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

وهكذا فيه: (قوله: بل استحدث أهلًا الخ) وكذا لو استحدث أهلا في ثلاث مواضع فالحكم واحد فيما يظهر. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ٣٤٩) كتاب الصّلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(١) انظر الحاشية السابقة، رقم: ٢، على الصفحة: ٣٥٦. (ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون)

(٢) أما لو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنًا له وفي المبسوط: هو الّذى نشأ فيه أو توطن فيه أو تأهل فقوله أو توطّن فيه يتناول ما عزم القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل فعلى هذا لو عزم من له أبوان في بلد على القرار فيه وترك الوطن الّذى كان له قبله يكون وطنًا له. (حلبي كبير: (ص: ٥٤٤) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(قوله: أو توطّنه) أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنا له الا اذا عزم على القرار فيه وترك الوطن الّذى كان له قبله، شرح المنية. (رد المحتار: (١/١٣١، ١٣٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

ہوجائیں گے۔(۱)

واضح رہے کہ صرف نکاح کرنے سے وطن اصلی نہیں ہوتا بلکہ بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا بھی شرط ہے۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص کراچی کا باشندہ ہے، اور کراچی ہی وطن اصلی ہے، اور اس کو باقی بھی رکھا ہے لیکن اس کے ساتھ لاہور میں اس کا مستقل کاروبار ہے، اور وہاں آرام وراحت کے سامان اور بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہے اور کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے لاہور رہ چکا ہے، تو جب یہ شخص کراچی سے لاہور جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۳) البتہ کراچی اور لاہور کے درمیان راستہ میں

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۳۵۶. (ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون)

(۲) ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما و قيل يصير مقيما وهو الاوجه لما مر من حديث عثمان. (حلبی كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☐ (قوله: أو تأهله) أی تزوّجه: قال فی شرح المنية: ولوتزوّج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما، وقيل يصير مقيما، وهوالاوجه. ولو كان له أهل ببلدتين فأيّتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته فی إحداهما و بقی له فيها دور و عقار قيل لايبقی وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لوتأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار و قيل تبقی. (رد المحتار: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة، ط: سعيد)

(۳) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ)...... قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا فی بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل ويتمّ فيهما...... الا ترى أنّه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقی وطنا له لأنها كانت وطنا بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لايرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقی ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اهـ. وفی المجتبیٰ نقل القولين فيما إذا نقل أهله و متاعه و بقی له دور و عقار ثم قال وهٰذا جواب واقعة ابتلينا بها و كثير المتوطنين فی البلاد ولهم دور و عقار فی القرى البعيدة منها يصفون بها بأهلهم و متاعهم فلابدّ من حفظها أنّهما وطنان له لايبطل أحدهما بالآخر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة، ط: سعيد. =

قصر کرے گا۔ ہاں جب بیوی بچے اور سامان لے کر لاہور سے آجائے گا تو لاہور کا وطن ختم ہو جائے گا اگر اس کے بعد کبھی پندرہ دن سے کم کی نیت سے لاہور جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= الهندية : (۱/۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الانتقال عن الوطن الأصلي: يتمّ الصلاة إذا انتقل من محل الإقامة الدائمة كمركز الوظيفة اليوم إلى موطن آخر له فيه زوجة، أو إلى محل الميلاد الّذي بقي له فيه أهل أو زوجة، كالريف، فمن كان موظفا في دمشق مثلا ثم سافر إلى قرية الأصلية في الريف لزيارة الأهل (الزوجة) أتمّ الصلاة، سواء كانت المسافة بين مقر العمل أو الوظيفة و بين الريف مسافة القصر أم لا؛ لأنّه في هذه الحالة يكون له موطنان، وكل منهما وطن أصلي له. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۲/۳۰۵) الفصل العاشر، أنواع الصلاة، المبحث الثالث صلاة المسافر، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعية خامسًا، متى يتمّ المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: المكتبة الحقانية پشاور، و: (۲/۳۴۲) ط: دار الفكر)

(۱) فإن لم يبق له أهل في الريف وإن بقي فيه عقار (أرض أو دار) قصر الصلاة لأن محل الميلاد وإن كان وطنا أصليا له الا أنّه بطل بمثله وهو مقر عمله وبه يتبيّن أن الوطن الأصلي للانسان يبطل إذا هاجر بنفسه وأهله و متاعه إلى بلد آخر فإن عاد إلى بلده الأوّل لعمل مثلًا وجب عليه قصر الصلاة . كذلك يقصر الصلاة إن عاد إلى بلد مقر الوظيفة بعد ان انتقل عنها بكل أهله واستوطن بلدا غيرها لأنه لم يبق له وطنا إذ ان الوطن الاصلي يبطل بمثله دون السفر عنه، بدليل أنه عليه السلام بعد الهجرة عد نفسه بمكة من المهاجرين اما لو سافر عنه إلى بلد آخر مدة موقتة كأن ترك دمشق إلى حلب ثم عاد إليه فيتم الصلاة لأن الوطن الاصلي لا يبطل حكمه بوطن الإقامة ولا بالسفر؛ لأنّ الشيئ لايبطل بما هو دونه بل بما هو مثله أو فوقه. (الفقه الاسلامي وأدلّته: (۲/۳۰۵، ۳۰۶) الفصل العاشر: أنواع الصلاة، المبحث الثالث: صلاة المسافر، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعية خامسًا، متى يتم المسافر الصلاة ومتى يقصر حالة الانتقال عن الوطن، ط: حقانية، و: (۲/۳۴۲) ط: دار الفكر)

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

ثم الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطنا له حتى لو دخل بعد ذلك لايلزمه الاتمام مالم ينو الإقامة . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

کسی کی دو بیویاں ہیں، مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور دونوں جگہ آرام وراحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا اور یہاں مقیم ہونے کے لئے پندرہ دن کی نیت کرنا بھی ضروری نہیں ہے بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے شوہر خود بخود مقیم بن جائے گا۔(۱)

وطن اصلی میں صرف مکان باقی ہے

اگر کسی نے اپنے اہل عیال کے ساتھ کسی شہر کو وطن بنالیا، مگر بعد میں اہل وعیال اور ساز وسامان کے ساتھ قدیم وطن چلا گیا، اور وہاں کے مکان وزمین کو کرایہ پر دیدیا تو یہ بدستور وطن باقی رہے گا، لہذا یہاں پہونچنے کی صورت میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيم الخ . (حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

رد المحتار : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .

(۲) و في المحيط : ولو كان له أهله بالكوفة وأهل بالبصرة فمات أهله بالبصرة وبقي له دور و عقار بالبصره قيل البصرة لاتبقى وطنا له لأنها إنما كانت وطنا بالأهل لا بالعقار الاترى أنه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقى وطنا له لأنها كانت وطنا له بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاه الثقل وإن أقام بموضع آخر . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

(قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أی وإن بقی له فيه عقار قال في النهر : ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنا له و قيل تبقى كذا في المحيط و غيره . (رد المحتار : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور .=

وطن اصلی وطن اقامت سے باطل نہیں ہوتا

''وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۰/۲)

وطن اقامت

وطن اقامت اس وطن کو کہتے ہیں جس میں مسافر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کر کے مقیم ہوجائے، بشرطیکہ یہ جگہ عام طور پر ٹھہرنے کے قابل ہو، جنگل، کشتی اور بحری جہاز وغیرہ نہ ہو۔(۱)

وطن اقامت باطل ہونے کے لئے وطنیت ختم کرنا ضروری ہے

اگر کوئی شخص وطن اقامت میں بیوی بچے یا سامان وغیرہ چھوڑ کر دوسری جگہ پر مقیم

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

(۱) وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذي يقصر المسافر الإقامة فيه، وهو صالحٌ لها نصف شهر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

وطن إقامة وهو البلد الّذي ينوي المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (الهندية: (۱۴۲/۱)، وفيه أيضًا: وصلاحية الموضع حتى لو نوى الإقامة في بر أو بحر أو جزيرة لم يصح. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وإن لم يكن وطنا أصليا له فإنه يقصر الصلاة ما لم ينوي الإقامة بها خمسة عشر يوما ثم نية الإقامة لاتصح الا في موضع الإقامة ممن يتمكن من الإقامة و موضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وفي الخانية: وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام. (التاتارخانيه: (۹/۲) نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح فيها نية الإقامة)

وفيه أيضًا: ووطن السفر ويسمى وطنا حادثًا وهو البلد الّذي ينوي المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

بن جاتا ہے، یا وطن اصلی میں چلا جاتا ہے تو پہلا والا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا کیونکہ پہلے کی وطنیت کو ختم نہیں کیا گیا۔ (۱)

اگر پہلے کے وطن اقامت کو ختم کرنے کی نیت سے بیوی بچے اور سامان وغیرہ لے کر دوسری جگہ منتقل ہوگیا ہے تو پہلا والا وطن اقامت ختم ہوجائے گا۔ (۲)

اگر پہلے وطن اقامت کا سامان کسی کے پاس ودیعت رکھ کر گیا ہے تو پہلے والا وطن

---

(۱) لایرتفع الوطن کوطن الإقامة یبقی ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اھ وفی المجتبی نقل...... وکثیر من المسلمین المتوطنین فی البلاد و لھم دور و عقار فی القری البعیدة منھا یصیفون بھا بأھلھم ومتاعھم فلابدّ من حفظھا أنھما وطنان له لایبطل أحدھما بالآخر . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

☜ لأنّه لولم ینتقل أھله بل استحدث أھلا أیضًا ببلدة أخریٰ فلا یبطل وطنه الأوّل وکل منھما وطن أصلی له . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) حواله بالا)

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة ھرات افغانستان .

☜ الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاةالسمافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید .

☜ الھندیة : (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

(۲) فإن لم یبق له أھل فی الریف ، وإن بقی فیه عقار (أرض أو دار) قصر الصلاة لأن محل المیلاد وإن کان وطنا أصلیا له ، إلا أنّه بطل بمثله وھو مقر عمله ، وبه یتبین أن الوطن الأصلی للإنسان یبطل إذا ھاجر بنفسه و أھله و متاعه إل بلد آخر ، فإن عاد إلی بلده الأوّل لعمل مثلًا ، وجب علیه قصر الصلاة. کذٰلک یقصر الصلاة إن عاد إلی بلد مقر الوظیفة بعد أن انتقل عنھا بکل أھله ، واستوطن بلدا غیرھا ، لأنه لم یبق له وطنا إذ ان الوطن الأصلی یبطل بمثله دون السفر. (الفقه الإسلامی وادلّته: (۳۰۵/۲) متی یتم المسافر الصلاة ومتی یقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: حقانیه پشاور)

☜ الشیئ ینتقض بماھو مثله ، حتی إذا انتقل من البلد الّذی تأھل به أھله و عیاله و توطن ببلدة اخریٰ بأھله و عیاله لاتبقی البلدة المنتقل عنھا وطنا له . (التاتارخانیة : (۱۸/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان ما یصیر المسافر به مقیمابدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی)

☜ (ویبطل بمثله) إذا لم یبق له بالأوّل أھل . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

اقامت باطل ہو جائے گا کیونکہ عرف ورواج میں اس کو سکونت نہیں کہا جاتا ہے۔(۱)

وطن اقامت تین چیزوں سے باطل ہو جاتا ہے

وطن اقامت تین چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے:

۱۔اول وطن اصلی سے یعنی وطن اقامت سے وطن اصلی میں پہنچ جائے گا تو مقیم ہو جائے گا، پھر وہاں سے دوبارہ اس وطن اقامت میں جائے گا تو مقیم نہیں ہوگا۔(۲)

ہاں وہاں پہنچ کر اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلے گا تو وہ دوبارہ وطن اقامت ہو جائے گا اور قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۲۔دوسرے یہ کہ وطن اقامت کو اسی جیسا دوسرا وطن اقامت باطل کر دیتا ہے یعنی

---

(۱) احسن الفتاوی: (۴/۱۱۲) رساله وطن الارتحال يبقى ببقاء الإثقال، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) ويبطل وطن الإقامة بمثله وبالوطن الأصلي وبإنشاء السفر، (قوله: ويبطل وطن الإقامة يسمّى أيضًا الوطن المستعار والحادث وهو ماخرج إليه بنية إقامة نصف شهر سواء كان بينه و بين الأصلي مسيرة السفر أو لا (قوله: وبإنشاء السفر) أو منه وكذا من غيره إذا لم يمرّ فيه عليه قبل سير مدة السفر. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد

ووطن الإقامة يبطل بوطن الإقامة وبإنشاء السفر و بالوطن الأصلي هكذا في التبيين . (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ووطن الإقامة ينتقض بالوطن الأصلي لأنه فوقه و بوطن الإقامة أيضًا لأنه مثله ، والشيئ يجوز أن ينسخ بمثله وينتقض بالسفر أيضًا . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايسير المسافر به ، ط: سعيد)

يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي). وتحته في الشامية: (قوله: وبالوطن الأصلي) كما إذا توطن بمكة نصف شهر ثم تأهل بمنى، أفاده القهستاني. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

اگر کوئی مسافر ایک مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے ٹھہرے، تو وہ وہاں مقیم ہو جائے گا، پھر اس کے بعد اس مقام کو چھوڑ دے اور اس کی جگہ پر دوسرے مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے اقامت کرے تو وہ پہلا مقام وطن اقامت باقی نہیں رہے گا۔ وہاں جانے سے مقیم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو دوبارہ مقیم بن جائے گا۔

واضح رہے کہ ایک وطن اقامت سے دوسرے وطن اقامت ختم ہو جانے کے لئے

---

(۱) ويبطل وطن الإقامة بمثله . وتحته في الشامية : (قوله : بمثله) أي سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا قهستاني. (الدر مع الرد : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ ووطن الإقامة ينتقض ...... وبوطن الإقامة أيضًا لأنّه مثله والشيئ يجوز أن ينسخ بمثله . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، مطلب الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد)

☜ ثم الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطنا له حتى لو دخله بعد ذلک لايلزمه الاتمام ما لم ينو الإقامة ...... وأما وطن الإقامة فينتقض بوطن الإقامة آخر وإن لم يكن بينهما مدة سفر . (حلبی كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۳۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ الانتقال عن محل الإقامة الموقتة (وطن الإقامة) من تنقل في البلدان فأقام في بلد نصف شهر مثلًا ، ثم عاد إليه ، قصر الصلاة ،فيه مالم ينو الإقامة مجددا نصف شهر لأنّ وطن الإقامة يبطل حكمه بمثله وبالسفر عنه أي بإنشاء السفر منه كما يبطل بالوطن الأصلي . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۳۰۶) المبحث الثالث في صلاة المسافر ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن ؟ ، مكتبه حقانيه)

دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہونا شرط نہیں ہے۔(۱)

۳۔تیسرے وطن اقامت سے سفر کے لئے روانہ ہونے سے وطن اقامت ختم ہوجاتا ہے، مثلاً کوئی مسافر کسی قابل رہائش مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہرا، پھر یہاں سے کسی اور جگہ جانے کے لئے سفر کا ارادہ کیا، تو سفر شروع ہوتے ہی وہ وطن اقامت باطل ہوجائے گا۔(۲)

لیکن اگر اس وطن اقامت کے علاوہ کسی اور جگہ سے سفر کیا تو اس وطن اقامت کے باطل ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں، ایک یہ کہ مسافر اپنے سفر کے دوران اس جگہ سے نہ گزرے، اگر وہیں سے گزرا تو اس کا وطن اقامت ہونا ختم نہ ہوگا۔

دوسرا یہ کہ جہاں سے سفر شروع ہوا ہے، وہاں سے وطن اقامت تک سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہو، اگر اس سے کم مسافت ہوگی تو اس کا وطن اقامت ہونا

---

(۱) ویبطل وطن الإقامة بمثله . وتحته فی الشامیة : (قوله : بمثله) أی سواء کان بینهما مسیرة سفر أو لا قهستانی . (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) کتاب الصلاة ، فصل فی بیان مایصیر المسافر به مقیم ، مطلب فی الأوطان ثلاثة ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، ط:سهیل اکیڈمی لاهور .

(۲) ووطن الإقامة یبطل ...... بإنشاء السفر . (الهندیة : (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشیدیه)

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ،ط : سهیل اکیڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱۳٦/۲) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط :سعید .

ویبطل وطن الإقامة ...... بإنشاء السفر . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۲/۲) باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الخ ، ط: سعید)

التاتارخانیة : (۱۸/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان ما یصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی .

ختم نہیں ہوگا۔(۱)

دوسرا وطن اقامت پہلے وطن اقامت کو اس وقت ختم کرتا ہے جبکہ پہلے وطن اقامت کی وطنیت کو ختم کر کے دوسرا وطن اقامت بنالیا گیا ہو، اگر پہلے وطن کی وطنیت کو ختم نہیں کیا بلکہ اس کی رہائش بدستور باقی ہے، بیوی بچے اور سامان وہیں موجود ہیں اور دوسرے مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے ٹھہر گیا تو اس سے پہلا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولایبطل وطن الإقامة بإنشاء السفر من غیره مادام المسافر یمرّ علیه، و مادامت المسافة بینه و بین المکان الّذی أنشاء السفر منه دون مسافة القصر. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲/۳۰۶) المبحث الثالث فی صلاة المسافر، متی یتم المسافر الصلاة ومتی یقصر حالة الانتقال عن الوطن، ط: مکتبه حقانیه پشاور)

(قوله: وبإنشاء السفر) أی منه وکذا من غیره إذا لم یمرّ فیه علیه قبل سیرورة السفر. قال فی الفتح: ان السفر الناقص لوطن الإقامة ما لیس فیه مرور علی وطن الإقامة أو ما یکون المرور فیه بعد سیر مدة السفر اهـ. أقول: ویوضح ذٰلک ما فی الکافی والتاتارخانیة: خراسانی قدم بغداد لیقیم بها نصف شهر...... والحاصل ان إنشاء السفر یبطل وطن الإقامة إذا کان منه أما لو أنشأه من غیره فإن لم یکن فیه مرور علی وطن الإقامة او کان ولکن بعد سیر ثلاثة أیّام فکذٰلک، ولو قبله لم یبطل بل یبطل السفر لأنّ قیام الوطن مانع من صحته واللّٰه اعلم. (رد المحتار: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی و وطن الإقامة، ط: سعید)

منحة الخالق لابن عابدین بهامش البحر الرائق: (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید

(۲) ویبطل وطن الإقامة بمثله. وتحته فی الشامیة: (قوله بمثله) أی سواء کان بینهما مسیرة سفر أو لا قهستانی. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی وطن الإقامة ووطن الأصلی، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) ط: سعید.

وقیدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة أخریٰ فإن الأوّل لم یبطل ویتم فیهما. وقید بقوله: بمثله؛ لأنّه لو باع داره و نقل عیاله وخرج یرید أن یتوطن بلدة أخریٰ ثم بداله أن لایتوطن ماقصده اولایتوطن بلدة غیرها فمرّ ببلد الأوّل، فإنّه یصلی أربعاً لأنّه لم یتوطن غیره. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)=

وطن اقامت کے احکام

''وطن اقامت'' اس جگہ یا مقام کو کہتے ہیں جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت سے قیام کیا ہے۔(۱)

اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مقیم رہے نماز پوری مقیم لوگوں کی طرح پڑھے قصر نہ کرے۔(۲) اور جب یہاں سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کی نیت سے

= الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون، ط: قديمى.

حتى لو نوى الإقامة ثم راح منه و أقام فى بلد آخر وأتى البلد الأوّل قصر ما لم ينو الإقامة ثانيًا. (مجمع الأنهر: (۱/۱٦۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار احياء التراث العربى)

(۱) و وطن الإقامة: وهو البلد الّذى ينوى المسافر فيه الإقامة خمسة عشر يومًا. (العناية شرح الهداية: (۲/۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة السفر، ط: دار الفكر)

و وطن سفر وقد سمّى وطن إقامة وهو البلد الّذى ينوى المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(حتى يرجع موضع إقامته) إن سار مدة السفر. وفى الشامية: (قوله إن سار) قيد لقوله " حتى يدخل " أى إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيا مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۸) ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

سفر شروع کرے تو سفر شروع ہوتے ہی قصر کرے، پوری نماز نہ پڑھے۔(۱)

پھر اگر کبھی اس وطن اقامت میں دوبارہ داخل ہوگا تو جب تک یہاں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی دوبارہ نیت نہ کرے اس وقت تک مسافر ہی رہے گا اور قصر کرے گا۔(۲)

وطن اقامت میں خواہ کتنا ہی لمبا زمانہ گزر جائے جب یہاں سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کی نیت سے سفر شروع کرے گا یہ وطن اقامت باطل ہو جائے گا۔(۳)

مزید ''وطن اقامت تین چیزوں سے باطل ہو جاتا ہے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

وطن سکنیٰ کا حکم

''وطن سکنیٰ'' وہ وطن ہے جس میں مسافر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں قیام کے باجود انسان مسافر کے حکم میں رہے گا، اور اس

---

(۱) أقل مدة السفر تتغير به أي السفر الأحكام...... مسيرة ثلاثة أيّام من أقصر أيام السنة...... بسير وسط...... فيقصر المسافر الفرض العلمي الرباعي...... إذا جاوز بيوت مقامه ولو بيوت الأخبية من الجانب الّذي خرج منه...... (مراقي الفلاح: (ص: ۴۱۹ ــ ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) الانتقال عن محل الإقامة الموقتة (وطن الإقامة) من تنقل في البلدان فأقام في بلد نصف شهر مثلًا، ثم عاد إليه، قصر الصلاة، فيه مالم ينو الإقامة مجددا نصف شهر لأنّ وطن الإقامة يبطل حكمه بمثله وبالسفر عنه أي بإنشاء السفر منه كما يبطل بالوطن الأصلي. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۰۶/۲) المبحث الثالث في صلاة المسافر، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر الصلاة حالة الانتقال عن الوطن؟، مكتبه حقانيه)

قاهري خرج إلى بلبيس فنوى الإقامة بها نصف شهر ثم خرج منها فإن قصد مسيرة ثلاثة أيّام و سافر بطل وطنه ببلبيس حتى لو عاد إليه مسافراً لايتمّ. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب: في وطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۳۶۵. (ووطن الإقامة يبطل......)

وقت تک اس میں قصر کرے گا جب تک کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے۔(۱)

اگر مسافر نے کسی جگہ پر پہلے دس دن ٹھہرنے کی نیت کی پھر چھ دن گزرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کرلی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نماز پڑھے گا، اگر چہ ساری عمر اسی طرح گزر

---

(۱) وطن السكنٰى وهو المكان الّذى ينوى أن يقيم فيه أقل من خمسة عشر يوما...... لأنّه يبقى فيه مسافرا على حاله فصار وجوده كعدمه. (البحر الرائق:(۱۳۶/۲، ۱۳۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ ووطن السفر ماينوى فيه الإقامة أقل من خمسة عشر يوما وليس مولده ولا بدله به أهل ويسمى وطن السكنٰى أيضًا. (حلبى كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر،ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☜ (وطن السكنٰى وهو ما) أى موضع (ينوى الإقامة فيه دون نصف شهر) وكان مسافرا اهـ. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۴۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ (ووطن) السكنٰى وهو أن يقصد الإنسان المقام فى غير بلدته أقل من خمسة عشر يوما. (بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، مطلب فى الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

☜ ووطن السكنٰى وهو أن ينوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوما. (خلاصة الفتاوٰى: (۲۰۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، جنس آخر، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه)

☜ وطن السكنٰى وهو مانوى فيه أقلّ من نصف شهر لعدم فائدته. (الدر المختار: (۱۳۲/۲، ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ و وطن السكنٰى وهو البلد الّذى ينوى الإقامة فيه دون خمسة عشر يوما. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ وطن السكنٰى: وهو أن يقيم فى مرحلة أقلّ من خمسة عشر يوما. (الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين)

☜ ووطن السكنٰى وهو البلد الّذى ينوى المسافر فيه الإقامة أقل من خمسة عشر يوما. (التاتارخانية: (۱۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون، ط: قديمى)

جائے۔(۱)

وطن سے گزرنا

مسافر سفر کے دوران وطن سے گزرنے سے مقیم ہوجاتا ہے چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے، اس سے کوئی فرق نہیں آتا۔(۲) پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس

---

(۱) (و قصر إن نوى أقل منه) أى من نصف شهر (أو لم ينو) شيأ (و بقى) على ذٰلک (سنين) وهو ينوى الخروج فى غد أو بعد الجمعة ؛ لأنّ العلقمة بن قيس مكث كذٰلک بخوارزم سنتين يقصر الصلاة . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذٰلک (سنين) الا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مرّ. و تحته فى الشامية: (قوله: أو دخل بلدة) أى لقضاء الحاجة او انتظار رفقة (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأنّ حالته تنافى عزيمته. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد)

☜ الهندية: (۱/۱۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

☜ بدائع الصنائع : (۱/۹۷) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، فصل والكلام فى المسافر ، ط: سعيد .

☜ حلبى كبير : (ص: ۵۴۰) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

☜ التاتارخانية : (۲/۲۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، قبيل نوع آخر فى بيان اجتماع حكم السفر والإقامة ، ط :قديمى .

(۲) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الإختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا فى الجوهرة النيرة . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ (قوله : حتى يدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر أو قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل ماإذا نوى الإقامة به أولا ...... وفى المجتبٰى : لايبطل السفر الا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة . (البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد) =

سے زیادہ جانا ہے تو آبادی سے باہر ہونے کے بعد دوبارہ مسافر ہوجائے گا اور قصر کرے گا۔(۱)

وطن سے ہوکر گزرنا

''سفر کے دوران وطن سے گزرنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱۷/۱)

= (ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثه أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) اهـ. وتحته فى شرحه: (قوله: يعني وطنه الأصلى) ومنتهٰى ذٰلك بالوصول إلى الربض، فإنّ الإنتهاء كالابتداء والاطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أولا ولحاجة نسيها. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر. وتحته فى الشامية: (قوله: حتى يدخل موضع مقامه) أى الّذى فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله بقضاء حاجة لأنّ مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى النية. (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۱۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

(۱) (من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى). (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة لمسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمى.

وطن کی تین قسمیں ہیں

وطن کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ وطن اصلی ۔۲۔ وطن اقامت ۔۳۔ وطن سکنیٰ ۔(۱)

وقت سے پہلے نماز پڑھنا

نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) واعلم أن الأوطان ثلاثة : وطن أصلي و وطن إقامة و وطن سكنى . (الجوهرة النيرة : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى)

المبسوط للسرخسى : (۱/۴۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، اقتداء المسافر بالمقيم ، ط: دارالكتب العلمية بيروت .

المحيط للبرهانى : (۲/۱۰۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة السفر ، ط: دار احياء التراث العربى .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۲ ، ۱۰۳) كتاب الصلاة ، مطلب فى أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الولوالجية : (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ،ط : مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشر فى صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) لاتشركوا بالله شيأ وإن قطعتم أو حرقتم أو صلبتم ، ولاتتركوا الصلاة متعمدًا ، فمن تركها متعمّدًا فقد خرج عن الملّة . (كنز العمّال فى سنن الأقوال والأفعال : (۱۶ / ۹۵) رقم الحديث : ۴۴۰۵۰ ، الكتاب : المواعظ الحكم من قسم الأقوال ، ...... الباب الثانى فى الترهيبات ، الفصل الثامن فى الترهيب الثمانى ، ط: مؤسسة الرسالة) =

اگر گاڑی یا جہاز وغیرہ میں سفر کے دوران اسٹیشن یا ہوائی اڈہ میں پہنچتے پہنچتے عصر کی نماز قضاء ہونے کا خطرہ ہو، اور درمیان میں رکنے کا امکان بھی نہ ہو تو اس صورت میں مجبوراً صاحبین کے مسلک کے مطابق مثل اول کے بعد عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہونے کی گنجائش ہوگی۔ فتاوی محمودیہ (۴۵۴/۲۱)۔ (۱)

= ☞ لا تترک الصلاة متعمّدًا فإنّه من ترک الصلاة متعمّدًا برئت منه ذمة اللّٰه ...... (المعجم الأوسط للطبراني : (۵۸/۸) رقم الحديث : ۷۹۵۶ ، باب من اسمه محمود ، من بقية من أوّل اسمه ميم ، من اسمه موسٰى ، ط:دار الحرمين ، قاهرة)

☞ المعجم الكبير للطبراني : (۸۲/۲۰) رقم الحديث : ۱۵۶ ، باب الميم ، معاذ بن جبل الأنصاري ، ط: مكتبة العلوم والحكم .

(۱) (و وقت الظهر من زواله) أي ميل ذكاء عن كبد السماء (إلى بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله وهو قولهما و زفر والأئمة الثلاثة قال الإمام الطحاوي : وبه نأخذ . وفي غرر الأذكار : وهو المأخوذ به . و في البرهان وهو الأظهر لبيان جبريل ، وهو نص في الباب و في الفيض : وعليه عمل النّاس اليوم وبه يفتٰى . و تحته في الشامية : (قوله : إلى بلوغ الظل مثليه) هٰذا ظاهر الرواية عن الإمام ، نهاية ، وهو الصحيح ، بدائع ، و محيط ، وينابيع . وهو المختار ، غياثية واختاره الإمام المحبوبي ...... وفي رواية عنه أيضًا : أنّه بالمثل يخرج وقت الظهر ولايدخل وقت العصر الا بالمثلين ، ذكرها الزيلعي وغيره . (الدر مع الرد : (۳۵۹/۱) كتاب الصلاة ، ط:سعيد)

☞ البحر الرائق : (۲۴۵/۱) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

☞ نور الإيضاح : (ص: ۵۶) كتاب الصلاة ، ط : قديمي .

☞ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۴۰ ، ۱۴۱) كتاب الصلاة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ فتاوىٰ محمودية : (۳۳۶/۵) ایک مثل پر عصر کی نماز ، باب المواقيت ، ط: ادارة الفاروق ، کراچی .

☞ فتاوىٰ رحيميه : (۸۳/۴) كتاب الصلاة ، مجبوری کے وقت ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز پڑھنا ، ط: دار الاشاعت کراچی .

☞ بدائع الصنائع : (۱۲۲/۱ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأما شرائط الأركان ، ط: سعيد.

☞ التاتارخانية : (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الأوّل في المواقيت ، ط: قديمي .

باقی کسی اور نماز کو وقت سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

وقت کے اندر اقامت کی نیت کرنا

اگر کوئی مسافر کسی نماز کے وقت میں چاہے وہ بالکل آخری وقت ہو جس میں صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہو، پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو وہ مقیم ہو جائے گا، اور اگر ابھی تک اس نے اس وقت کی نماز نہیں پڑھی ہے اور وہ وقت چار رکعت والی فرض نماز کا ہے تو یہ شخص پوری چار رکعت پڑھے گا، اس آدمی کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومنها الوقت ؛ لأنّ الوقت كما هو سبب لوجوب الصلاة فهو شرط لأدائها قال الله تعالىٰ : ﴿إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتًا﴾ أى فرضا مؤقتا حتى لايجوز أداء الفرض قبل وقته الا صلاةالعصريوم عرفة . (بدائع الصنائع : (۱/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، منها الوقت ، فصل: وأمّا شرائط الأركان ، ط: سعيد)

ثمّ إن دخول الوقت شرط لصحة أداء الصلوة ...... والأصل فى اشتراط الوقت قوله تعالىٰ : ﴿ إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا﴾ الخ . (حلبى كبير : (ص: ۲۲۵) الشرط الخامس ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

(۲) (أو ينوى) ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما فى البزازية و غيرها . وتحته فى الشامية : (قوله : ولو فى الصلاة) شمل ما إذا كان فى أوّلها أو وسطها أو آخرها أو كان منفردا أو مقتديا ...... (قوله : إذا لم يخرج وقتها) أى قبل أن ينوى الإقامة ؛ لأنّه إذا نواها بعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع . أمّا لو خرج الوقت وهو فيها ثم نوى الإقامة فلايتحول فى حق تلك الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط :سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوى آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۱/ ۱۶۷ ، ۱۶۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه . =

اور اگر اقامت کی نیت کرنے سے پہلے قصر کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا تو پھر اقامت کی نیت کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ویٹنگ روم

''حق برابر ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۷)

ویزے کے لئے سفر کرنا

''پنشن کے لئے سفر کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۰)

= بدائع الصنائع : (۱/۹۹) كتاب الصلاة ، وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ،ط : سعيد.

الولوالجية : (۱/۱۳٦) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني عشر في السفر ، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

(۱) (قوله : والمعتبر فيه آخر الوقت) أي المعتبر في وجوب الأربع ، والركعتين عند عدم الأداء في أوّل الوقت الجزء الأخير من الوقت وهو قدر ما يسع التحريمة فإن كان مقيما وجب عليه أربع وإن كان مسافراً فركعتان لأنّه المعتبر في السببية عند عدم الأداء في أوّل الوقت إن أدى آخره ...... لو صلى صلاة السفر أوّل الوقت ثم أقام في الوقت لايتغير فرضه ، كذا في الخانية. (البحر الرائق : (۲/۱۳۷ ، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱/۹٦) وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا ، ط: سعيد .

خانية على هامش الهنديه : (۱/۱٦۷) باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الهندية : (۱/۱٤۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

۵

ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں

موزہ پر ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بارش کا پانی اس حصہ پر بہہ گیا جس پر مسح کرنا فرض تھا، یا اس پر پانی بہادیا تو مسح کے لئے یہ کافی ہے۔(۱)

ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم

اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی، کالج یا مدرسہ کے ہاسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرتا ہے، اور ہر ہفتہ کو آتا ہے اور ہر جمعرات کو چلا جاتا ہے، یا ہر پیر کو آتا ہے اور ہر ہفتہ کو چلا جاتا ہے اور اس کا گاؤں اور شہر ان تعلیمی اداروں سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور اس طالب علم نے کبھی بھی ہاسٹل میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت نہیں کی

---

(۱) ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع أو مشى في حشيش مبتل بالمطر يجزيه والطل كالمطر على الأصح هٰكذا في التبيين . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۱/۴۹) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۱۷۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ الولوالجية : (۱/۶۲) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين و غير ذٰلك ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فإن ابتل قدرها ولو بخرقة أو صب جاز ...... على ظاهر مقدم كل رجل . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبي كبير : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

ہے تو یہ طالب علم ہاسٹل میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔(۱)

اور اگر وہ طالب علم ہاسٹل میں کبھی بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرا ہے، تو یہ ہاسٹل ''وطن اقامت'' بن جائے گا، اور جب تک یہ طالب علم ہاسٹل میں طالب علم کی حیثیت سے مقیم رہے گا اور اس تعلیمی ادارہ کو چھوڑ کر سامان وغیرہ لے کر کسی اور جگہ نہ چلا جائے گا مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔ اگر اس دوران چھٹیوں میں گھر چلا گیا، پھر چھٹی گزار کر ہاسٹل آیا تو بھی مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) (أو ينوى إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما فى البزازية و غيرها : لو دخل الحاج الشام وعلم أنّه لايخرج الا مع القافلة فى نصف شوّال أتمّ لأنّه كناوى الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قرية ...... (فيقصر إن نوى) الإقامة (فى أقل منه) أى فى نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☐ الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط :رشيديه.

☐ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية : (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

☐ الولوالجية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

☐ حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (ثم بداله أن لايتوطن ما قصده أولا ويتوطن بلدة غيرها ، فمرّ ببلده الأوّل فإنّه يصلّى أربعا ؛ لأنّه لم يتوطّن غيره) وفى المحيط : ولو كان له أهل بالكوفة وأهل بالبصرة ، فمات أهله بالبصرة، وبقى له دور و عقار بالبصرة، قيل: البصرة لاتبقى وطنًا له؛ لأنّها إنّما كانت وطنًا بالأهل لا بالعقار ، الا ترى أنّه لو تأهله ببلدة لم يكن له فيها عقار و صارت وطنا له ، وقيل تبقى وطنا له ؛ لأنّها كانت وطنًا له بالأهل والدار جميعا ، فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اهـ . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) باب المسافر ، ط : سعيد)

☐ مجمع الأنهر فى شرح ملتقى الأبحر : (ص: ۱۶۴) باب المسافر ، قبيل باب صلاة الجمعة ، ط: در سعادت سنة ۱۳۲۷هـ .

ہتھیلی سے مسح کیا

اگر موزے کو انگلیوں سے مسح نہیں کیا بلکہ ہتھیلی سے مسح کیا تو بھی ہو جائے گا لیکن انگلیوں سے مسح کرنا مسنون ہے۔

تھیلی پیر کے موزے کے اوپر رکھ کر کھینچے یا صرف انگلیاں رکھ کر کھینچے دونوں صورتیں جائز ہیں، اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ پورے ہاتھ سے مسح کرے، اگر ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا تب بھی جائز ہے۔(۱)

ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا

اگر موزے پر ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا تب بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔(۲)

ہدایات برائے مہمان

''مہمان کے لئے ہدایات'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۸/۲)

---

(۱) و كيفية المسح أن يضع أصابع يده اليمنىٰ على مقدم خفه الأيمن ويضع أصابع يده اليسرىٰ على مقدم خفه الأيسر ويمدها إلى الساق فوق الكعبين و يفرج بين أصابعه هٰكذا فى فتاوىٰ قاضيخان هٰذا بيان السنة...... ولو وضع الكف ومدّها أو وضع الأصابع ومدّها كلاهما حسن والأحسن أن يمسح بجميع اليد ولو مسح بظاهر كفه جاز والمستحب أن يمسح بباطن كفه كذا فى الخلاصة. (الهندية: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ۱۱۰) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع فى المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) (ولو مسح بظاهر كفه يجوز) لحصول المقصود ولكن خالف السنة. (حلبى كبير: (ص: ۱۱۰) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور).

البحر الرائق : (۱۷۴/۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية : (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) الفصل الرابع فى المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

ہدیہ دینا

سفر سے واپس آنے کے وقت اپنے دوست واحباب کے لئے ہدیہ اور تحفہ لانا ثواب کا کام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو ہدیہ دینے، لینے کا حکم فرمایا ہے، کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے اہل وعیال میں سفر سے واپس آئے تو ان کے لئے کچھ

---

(۱) وعن ابن عساكر عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبًا الحديث . (كنز العمال : (۱۱۰/۶) رقم الحديث : ۱۵۰۵۵ ، الفصل الثانى فى الهدية والرشوة ، ط: مؤسسة الرسالة)

☐ مالک عن عطاء بن عبد الله الخراسانى قال : قال رسول الله ﷺ : تصافحوا يذهب الغل ، و تهادوا تحابوا وتذهب الشحناء . (مؤطأ امام مالک : (۷۰۵ ، ۷۰۶) كتاب الجامع ، باب ماجاء فى المهاجرة ، ط: قديمى)

☐وعن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ قال : تهادوا فإنّ الهدية تذهب وحر الصدر ولاتحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة . (جامع الترمذى : (۳۴/۲) أبواب الولاء والهبة ، باب ماجاء فى حث النبىّ ﷺ على الهدية ، ط: سعيد)

☐وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : تهادوا تحابوا . (مسند أبى يعلى: (۹/۱۱) رقم الحديث : ۶۱۴۸ ، تابع حديث مسند أبى هريرة رضى الله عنه ، ط: دار المأمون التراث العربى ، دمشق)

☐السنن الكبرىٰ للبيهقى : (۱۶۹/۶) رقم الحديث : ۱۲۲۹۷ ، كتاب الهبات ، باب التحريض على الهبة والهدية ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

☐الادب المفرد : (۲۰۸/۱) رقم الحديث : ۵۹۴ ، باب قبول الهدية ، الادب المفرد بأحكام الألبانى ، ط: دار البشائر الاسلامية بيروت .

☐المعجم الأوسط : (۱۹۰/۷) رقم الحديث : ۷۲۴۰ ، ط: دار الحرمين القاهرة .

☐شعب الإيمان : (۳۰۱/۱۱) رقم الحديث : ۸۵۶۸ ، باب مقاربة أهل الدين ومواداتهم ، قصة إبراهيم فى المعانقة فى الثالث والثلاثين من التاريخ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

☐ شرح السنة : (۱۰۹/۶) الجزء السادس ، ط: المكتبة الإسلامية دمشق .

تحفہ لیتا آئے اگرچہ ایک پتھر ہی ہو۔

یہ تاکید اور مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے یعنی کچھ نہ ملے تو پتھر ہی لے آئے کیونکہ سفر سے آنے والے کی طرف سب کی نگاہیں لگی رہتی ہیں اور تحفہ سے دلوں کو خوشی حاصل ہوتی ہے، اور اس خیال سے کہ مسافر نے ہم کو بھی سفر میں یاد رکھا اور زیادہ خوش ہو جاتے ہیں، اسی وجہ سے تحفہ کا لے جانا مستحب ہے۔ (۲)

ہم سفر کا حق

جس طرح اللہ تعالیٰ نے مکان کے پڑوسی کے بہت سارے حقوق رکھے ہیں اسی طرح ہم سفر کے بھی بہت سارے حقوق بیان فرمائے ہیں، اور ہم سفر سے مراد وہ شخص ہے جو کسی سفر کے دوران ساتھ ہو گیا ہو، خواہ پہلے سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، مثلاً بسوں، ریلوں، ہوائی جہاز اور بحری جہاز وغیرہ میں اپنے قریب بیٹھنے والا، اس کو قرآن شریف کی زبان میں ''والصاحب بالجنب'' کہتے ہیں (وہ ہم سفر جو تھوڑے وقت کے لئے

(۲) عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا قدم أحدكم من سفر فليهد إلى أهله وليُطرفهم ولو كانت حجارة . (سنن الدار قطني : (۲/ ۳۰۰) رقم الحديث : ۲۹۰ ، كتاب الحج ، باب المواقيت ، ط: دار المعرفة)

إذا قدم أحدكم من سفر فليقدم معه بهدية ولو أن لقى فى مخلاته حجرا . ابن عساكر عن أبى الدرداء . (كنز العمال : (۶/ ۷۰۸) رقم الحديث ؛ ۱۷۵۰۶ ، حرف السين كتاب السفر من قسم الأقوال ، الفصل الثانى فى آداب السفر ، آداب متفرقة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

وينبغي أن يحمل لأهل بيته و أقاربه تحفة من مطعوم أو غيره على قدر إمكانه فهو سنة . فقد روى : إنّه ان لم يجد شيأ فليضع فى مخلاته حجراً ، وكأن هذا مبالغة فى الاستحثاث على هذه المكرمة لأنّ الأعين تمتدّ إلى القادم من السفر والقلوب تفرح به فيتأكد الاستحباب فى تاكيد فرحهم وإظهار التفات القلب فى السفر إلى ذكرهم بما يستصحبه فى الطريق لهم . (كتاب إحياء علوم الدين : (۲/ ۲۳۷) كتاب آداب السفر ، الفصل الثانى فى آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه ، ط: دار القلم بيروت)

جواہر الفقہ جدید للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (۳/ ۵۸) آداب السفر واحکام السفر مع رفیق سفر، بعنوان: ''سفر سے واپسی''، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

پڑوسی بنا ہو)۔(۱)

اس کا حق یہ ہے کہ اپنے کسی عمل سے اس کو تکلیف نہ پہنچائی جائے، بعض لوگ سفر میں اپنے آرام کی خاطر اپنے ہم سفروں کو تکلیف پہنچانے سے گریز نہیں کرتے، حالانکہ یہ سوچنا چاہئے کہ سفر تو ایک مختصر وقت کے لئے ہوتا ہے جو بہرحال گزر ہی جاتا ہے، لیکن اپنے کسی عمل سے ہم سفر کو ناحق کوئی تکلیف پہنچی تو اس کا بہت بڑا گناہ ہمیشہ کیلئے اپنے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔(۲)

اور یہ گناہ چونکہ بندہ کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے اس لئے صرف توبہ سے معاف

(۱) حدثنا سعيد عن قتادة: (والصاحب بالجنب) وهو الرفيق في السفر. (تفسري الطبرى: (۱۲/۷) سورة النساء: ۳۶، ط: دار هجر)

وهكذا عن مجاهد: [والصاحب بالجنب] الرفيق في السفر منزله منزلک و طعامه طعامک و مسيره مسيرتک، وعن عكرمة و مجاهد: [والصاحب بالجنب] قالا: الرفيق في السفر. وفيه أيضًا: عن عبد الله بن عمر عن النبيّ ﷺ قال: إن خير الأصحاب عند الله تبارک و تعالىٰ خيرهم لصاحبه، وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره. وان كان صاحب الجنب محتملا معناه ما ذكرناه من أن يكون داخلا فيه كل من جنب رجلا يصحبه في سفر أو نكاح أو انقطاع إليه واتصال به ولم يكن الله جلّ ثناؤه خص بعضهم مما احتمله ظاهر التنزيل فالصواب أن يقال: جميعهم معنيون بذٰلک وبكلهم قدأوصىٰ الله بالإحسان إليه. (تفسير الطبرى: (۷/۱۷) حواله بالا، رقم الحديث: ۹۵۳۴، ط: دار هجر)

التفسير الكشاف: (۱/۵۰۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتاب العربى بيروت.

تفسير روح المعانى: (۳/۲۸، ۲۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

احكام القرآن للجصاص: (۳/۱۵۷) سورة النساء: ۳۶، ط: دار احياء التراث العربى.

تفسیر معارف القرآن للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (۲/۴۱۲، ۴۱۳) ہمنشین کا حق، ط: ادارۃ المعارف کراچی۔

(۲) ﴿ والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتاناً و إثمًا مبينًا ﴾ (سورة الأحزاب: رقم الآية: ۵۸)

لأنّ أذاه في الجملة حرام، وقد ميز الله تعالىٰ بين أذاه وأذى الرسول وأذى المؤمنين فجعل الأوّل كفراً، والثاني كبيرة. (الجامع لأحكام القرآن: (۱۴/۲۳۹) سورة الأحزاب، رقم الآية: ۵۸، ط: دار عالم الكتب، رياض)

تفسير ابن كثير: (۶/۴۸۰، ۴۸۱) سورة الأحزاب: ۵۸، ط: دار طيبة.

روح المعاني للآلوسي: (۲۲/۲۸۸) سورة الأحزاب: ۵۸، ط: دار احياء التراث العربي.

نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ہم سفر اس کو معاف نہ کرے۔(۱)

عام طور پر جن لوگوں سے سفر میں ملاقات ہوتی ہے، سفر کے بعد نہ ان سے کبھی ملاقات ہوتی ہے اور نہ ان کا پتہ معلوم ہوتا ہے، اس لئے بعد میں معافی مانگنا ممکن نہیں ہوتا اور اس کے لئے کوئی راستہ بھی نہیں ہوتا، اس اعتبار سے ہم سفر کو تکلیف پہنچانے کا گناہ انتہائی سنگین گناہ ہے جس کی معافی بہت مشکل ہے۔

دوسری طرف اگر ہم سفر سے نیک برتاؤ کیا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو دوسرے کے نفع اور فائدہ کو اپنے نفع اور فائدہ پر ترجیح دی جائے، ایثار سے کام لیا جائے، اس کو راحت اور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے یا کم از کم اس سے خندہ پیشانی اور خوش مزاجی کا معاملہ کیا جائے تو یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اور معمولی توجہ سے ثواب کا ایک بڑا خزانہ اپنے لئے جمع کیا جا سکتا ہے۔(۲)

ہمیشہ سفر کرنے والے کی قضاء کا حکم

''سفر ہمیشہ کرنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۴۲/۱)

---

(۱) و قال الإمام النووی : التوبة ما استجمعت ثلاثة أمور: أن يقلع عن المعصية وأن يندم على فعلها وأن يعزم عزما جازما على أن لا يعود إلى مثلها أبدا فإن كانت تتعلق بآدمي لزم رد الظلامة إلى صاحبها أو وارثه أو تحصيل البراء ة منه ، وركنها الاعظم الندم. وفي شرح المقاصد قالوا: إن كانت المعصية في خالص حق الله تعالىٰ فقد يكفي الندم كما في ارتكاب الفرار من الزحف و ترك الأمر بالمعروف وقد تفتقر إلى أمر زائد كتسليم النفس للحد في الشرب وتسليم ما وجب في ترك الزكاة، ومثله في ترك الصلاة ، وإن تعلقت بحقوق العباد لزم مع الندم، والعزم إيصال حق العباد أو بدله إليه إن كان الذنب ظلما كما في الغصب والقتل العمد ، ولزم إرشاده إن كان الذنب إضلالا له ، والإعتذار إليه إن كان إيذاء كما في الغيبة إذا بلغته ولا يلزم تفصيل ما اغتابه به إلا إذا بلغه على وجه أفحش ، والتحقيق أن هذا الزائد واجب آخر خارج عن التوبة اهـ .
(تفسير روح المعاني : (۳۵۳/۱۴) سورة التحريم : ۸ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) انظر الهامش السابق، رقم: ۱، على الصفحة: ۳۸۱. (حدثنا سعيد عن قتادة :)

ہوائی جہاز

ہوائی جہاز جب تک زمین پر کھڑا ہے یا زمین پر چل رہا ہے، اس پر نماز پڑھنا بالاتفاق جائز ہے۔(۱)

اور جب تک پرواز میں رہتا ہے اس حالت میں بھی عذر کی وجہ سے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور عذر یہ ہے کہ نماز کے لئے ہوائی جہاز کو ہر جگہ اتارنا ممکن نہیں ہے، اور

---

(۱) (قوله: والمربوط في الشط كالشط) فلاتجوز الصلاة فيها قاعدا اتفاقا و ظاهر ما في الهداية وغيرها الجواز قائما مطلقا أي استقرت على الأرض أولا. وصرح في الإيضاح بمنعه في الثاني حيث امكنه الخروج الحاقا لها بالدابة نهر. واختاره في المحيط والبدائع بحر. وعزاه في الإمداد أيضًا إلى مجمع الروايات عن المصفي و جزم به في نور الإيضاح، وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهذه المسألة النّاس عنها غافلون شرح المنية. (رد المحتار: (۱۰۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد)

قال الشيخ كمال الدين بن الهمام ثم ظاهر الكتاب والنهاية والاختيار جواز الصلاة يعني قائما في المربوطة بالشط مطلقا وفي الإيضاح وإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرار الأرض فصلى جاز لأنّها استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض وإن لم تكن على قرارا لأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز صلاته فيها لأنّها إذا لم تستقر فهي كالدابة انتهى بخلاف ما إذا استقرت فإنّها كالسرير وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها إذا كانت سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهذه المسألة الناس عنها غافلون. (حلبي كبير: (ص: ۲۷۵) فرائض الصلاة، فروع: قبيل الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۳۲) كتاب الصلاة، فصل في الصلاة في السفينة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۳٦/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة، فصل في أركان الصلاة، الكلام في الصلاة في السفينة، ط: سعيد.

احسن الفتاویٰ: (۸۹/۴) عنوان: ہوائی اور بحری جہاز میں نماز، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

جواہر الفقہ جدید: (۸۴/۳) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

اگر درمیان میں ہوائی اڈہ کے اوپر سے گزرے تو اس کو اتارنا ہر مسافر کے اختیار میں نہیں ہے، اور ہوائی جہاز کو زمین پر اتارے بغیر خود کسی مسافر کے لئے بھی اترنے کی کوئی صورت نہیں ہے اس لئے اگر یہ اندیشہ ہو کہ جہاز منزل پر پہنچنے تک نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز ہوائی جہاز میں پڑھنا جائز ہے، اور بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) ولا تجوز المكتوبة على الدابة إلا من عذر ...... وكذا الواجبات مثل الوتر والمنذور ...... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة على نفسه أو على ثيابه أو دابته أو لصا أو سبعا أو عدوا أو كانت الدابة جموحا لو نزل عنها لايمكنه الركوب الا بمعين أو كان شخصًا كبيرا لايمكنه أن يركب ولايجد من يركبه...... ولاتلزمه الاعادة اذا استطاع النزول كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، الصلاة على الدابة، ط: رشيديه)

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۶۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

رد المحتار: (۲/۳۸) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة والمحمل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة، ط: قديمي.

امداد الفتاوی: (۱/۳۴۴) سوال: ۵۱۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، تحقیق جواز نماز در ہوائی جہاز وقت طیران، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

جواہر الفقہ جدید: (۳/۸۴) رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

ومحل كل ذلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذى يصلى فيه صلاة كاملة، ولاتجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية، ونحوها. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۲۰۶) كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت)

نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: (۴/۳۶۲) ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا۔

فتاوی محمودیہ: (۷/۵۳۳، ۵۳۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، سوال: ۳۶۲۹، ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا، ط: ادارۃ الفاروق کراچی۔

جواهر الفقه جديد: (۳/۸۴) حواله سابقه.

اگر ہوائی جہاز میں نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔ عام حالات میں کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن ہوتا ہے اس لئے عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز نہ پڑھے۔(۱)

ہوائی جہاز میں اکثر تو وضو کے لئے پانی مل جاتا ہے، اور اگر پانی نہ ملے تو تیمّم جائز ہے بشرطیکہ منزل پر اترنے تک نماز کا وقت ختم ہونے کا خطرہ ہو۔(۲)

اگر ہوائی سفر لمبا ہو، اور جہاز میں پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو تو مٹی کا ڈھیلہ یا کپڑے کے

---

(۱) (قوله تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع و يسجد) لقوله تعالىٰ: ﴿الّذين يذكرون اللّٰه قياما و قعوداً وعلى جنوبهم...... ﴾ قال ابن مسعود و جابر و ابن عمر الآية نزلت فى الصلاة أى قياما أن قدروا و قعدوا ان عجزوا عنه وعلى جنوبهم ان عجزوا عن القعود ولحديث عمران بن حصين أخرجه الجماعة...... فقال ﷺ: صل قائما فإن لم تستطع فقاعدًا فإن لم تستطع فعلى جنبک اھ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۱۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

وفيه أيضًا : (قوله : ولو صلّى فى فلك قاعدا بلاعذر صح) يعنى صلى فرضا قاعدا بلا عذر صحت عند أبى حنيفةؒ وقد أساء كما فى البدائع وقالا يجزيه الامن علة لأن القيام مقدور عليه فلايترک اھ. (البحر الرائق : (۲/ ۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد)

وان عجز المريض عن القيام عجز حقيقيا أو حكميا ...... يصلى قاعدا يركع و يسجد . (حلبى كبير : (ص: ۲۶۱) فرائض الصلاة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۵۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

جواہر الفقہ جدید: (۸۵/۳) رسالہ احکام سفر، ہوائی سفر کے احکام، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) (قوله: يتيمم لبعده ميلا عن ماء) أى يتيمم الشخص وهٰذا شروع فى بيان شرائطه فمنها أن لايكون واجدا للماء قدر مايكفى لطهارته فى الصلاة الّتى تفوت إلى خلف وما هو من أجزائها لقوله تعالىٰ: ﴿فلم تجدوا ماءً ا فتيمّموا﴾ وغير الكافى كالمعدوم . (البحر الرائق : (۱/ ۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۹۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد : (۱/ ۲۳۲ ، ۲۳۳) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه.

تھیلے میں مٹی بھر کر ساتھ رکھ لے، تاکہ ضرورت کے وقت تیمّم کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو۔ (۱)

اگر مٹی کے تھیلے کے اوپر گرد و غبار ہو تو اس پر تیمّم کرنا جائز ہوگا تھیلے کو کھولنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

ہوائی جہاز اور بحری جہاز میں فرق

جس طرح چلتے ہوئے بحری جہاز میں عذر کی وجہ سے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح پرواز کے دوران ہوائی جہاز میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ ٹھہرنے کی حالت میں دونوں کا حکم مختلف ہے۔

ہوائی جہاز زمین پر ہو تو اس میں بالاتفاق نماز صحیح ہے اور بحری جہاز کنارے کے ساتھ لگا ہوا ہو تو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے، جائز نہ ہونا

---

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۸۵/۳) رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : خمس لم يكن رسول الله يدعهن في سفر ولا حضر : المرآة ، والمكحلة ، والمشط ، والمدرى ، والسواك ، ابن نجار . وفي حاشيته : المدرى : هو طين المتماسك لئلا يخرج منه الماء ومنه حديث إنما هو مدر : أي مطبوع بالمدر . (النهاية : ۳۰۹/۴)

كنز العمال : (۷۳۱/۶) رقم الحديث : ۱۷۶۱۴ ، آداب متفرقة ، كتاب السفر من قسم الأفعال ، ط: مؤسسة الرسالة .

(۲) لو كان الغبار على ظهر الحيوان أو نحو ثواب أو نحو حنطة فتيمم به جاز بالغبار لابتلك الأشياء و قيده الاسبيجابي بأن يظهر أثر الغبار بمسحه عليه . فإن كان لايظهر لايجوز اهـ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۹۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲۴۰/۱ ، ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر فيما يجوز به التيمم ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۷۶) فصل في التيمم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

زیادہ راجح ہے۔(۱)

(۱) احسن الفتاویٰ:(۴/۹۰) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ہوائی اور بحری جہاز میں نماز، ط:سعید۔

وفي الحلبي : قال الشيخ كمال الدين بن الهمام : ثم ظاهر الكتاب والنهاية والاختيار جواز الصلاة يعني قائما في المربوطة بالشط مطلقا وفي الإيضاح : وإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرار الأرض فصلى جاز لأنّها استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض وإن لم تكن على قرار الأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز صلاته فيها لأنّها إذا لم تستقر فهي كالدابة انتهٰى بخلاف ما إذا استقرت فإنّها كالسرير وعلى هٰذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها إذا كانت سائرة مع إمكان الكروج إلى البر وهٰذه المسألة الناس عنها غافلون . (حلبي كبير : (ص:۲۷۵) فرائض الصلاة ، فروع : القيام ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

(قوله: والمربوطة في الشط كالشط) فلاتجوز الصلاة فيها قاعدا اتفاقا و ظاهر ما في الهداية وغيرها الجواز قائما مطلقا أي استقرت على الأرض أولا. وصرح في الإيضاح بمنعه في الثاني حيث امكنه الخروج الحاقا لها بالدابة نهر. واختاره في المحيط والبدائع بحر. وعزاه في الإمداد أيضًا إلى مجمع الروايات عن المصفي و جزم به في نور الإيضاح، وعلى هٰذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهٰذه المسألة النّاس عنها غافلون شرح المنية. (رد المحتار: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد)

(قوله: ولو صلى في الفلك الخ) والخلاف في غير المربوطة والمربوطة كالشط هو الصحيح كذا في الهداية وهو مقيد بالمربوطة بالشط أمّا إذا كانت مربوطة في لجة البحر فالأصح إن كان الريح يحركها شديدا فهي كالسائرة والا فكالواقفة ثم ظاهر الهداية والنهاية والاختيار جواز الصلاة في المربوطة في الشط مطلقا وفي الإيضاح فإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرا ر الأرض فصلى قائما جاز لأنّها إذا استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز الصلاة فيها إذا لم تستقرّ فإنّها حينئذٍ كالسرير واختاره في المحيط والبدائع. (البحر الرائق: (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، الكلام في الصلاة في السفينة، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد.

التاتارخانية : (۲/۳٦) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في الصلاة في السفينة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص :۳۳۲) كتاب الصلاة ، فصل في الصلاة في السفينة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

...... ومحل كل ذٰلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذي يصلي فيه صلاة كاملة ، ولا تجب عليه الإعادة ، ومثل السفينة القطر البخارية البرية، والطائرات الجوية ونحوها . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۲۰٦) مبحث صلاة الفرض في السفينة ، وعلى الدابة ، ونحوها ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت لبنان)

اور اگر بحری جہاز کا عملہ نماز کے لئے اترنے کی اجازت نہ دے تو جہاز میں نماز پڑھ لے مگر بعد میں دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا

جمعہ اور عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے، فضا اور سمندر شہر، فنائے شہر اور بڑا گاؤں نہیں ہیں اس لئے جمعہ اور عیدین کی نماز ہوائی جہاز اور پانی کے جہاز میں صحیح نہیں ہے۔(۲)

اس لئے یہ لوگ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں۔(۳)

---

(۱) وقيد بالنافلة لأن المكتوبة لاتجوز على الدابة إلّا من عذر . (الجوهرة النيرة : (۱/۲۹۶) كتاب الصلاة ، باب النوافل ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۲/۶۴ ، ۶۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۲۹۸) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان ما يفارق التطوع ، ط: سعيد .

(۲) (ولأدائها شرائط فى غير المصلى) منها المصر هكذا فى الكافى . والمصر فى ظاهر الرواية الموضع الّذى يكون فيه مفت و قاض يقيم الحدود وينفذ الأحكام . (الهندية : (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۱۳) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/۲۵۹، ۲۶۰) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فى صلاة الجمعة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/۳۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون فى صلاة الجمعة ، النوع الثانى فى بيان شرائط الجمعة ، ط: قديمى .

الدر مع الرد : (۲/۱۳۷ ، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۴۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ،ط : سعيد .

(۳) (قوله: وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة فى المصر) ...... قيد بالمصر لأن الجماعة غير مكروهة فى حق أهل السواد لأنّه لاجمعة عليهم . (البحر الرائق : (۲/۱۵۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ،ط : سعيد)=

ہوائی جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

''جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۲)

ہوائی جہاز پر عید کی نماز پڑھنا

''ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸۸)

ہوائی جہاز کی پرواز کے دوران محرم کا ہونا

''پرواز کے دوران محرم کا ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۷)

ہوائی جہاز میں افطار کب کرے

جب تک جہاز میں سورج نظر آئے گا افطار کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے جہاز میں بھی سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرے۔(۱)

= رد المحتار : (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، مطلب في شروط وجوب الجمعة ، ط: سعيد .

وأمّا أهل القرى فإنّهم يصلون الظهر بجماعة بأذان و إقامة لأنّه ليس عليهم شهود الجمعة. (بدائع الصنائع : (۱/۲۷۰) كتاب الصلاة ، صلاة الجمعة ، فصل : وأمّا بيان مايستحب في يوم الجمعة وما يكره فيه ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون في صلاة الجمعة ، ومايتّصل بهٰذا ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۴۹) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

(۱) قوله هو ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى الغروب بنيةٍ من أهله أي الصوم في الشرع الإمساك عن المفطرات الثلاث حقيقة أو حكما في وقت مخصوص من شخصٍ مخصوص مع النية . (البحر الرائق : (۲/۲۵۹) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۳۷۱) كتاب الصوم ،ط : سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۶۱) كتاب الصوم ، ط: قديمي .=

ہوائی جہاز میں قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھنا

ہوائی جہاز کے سفر کے دوران بھی قبلہ رخ ہوکر نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

= الهندية : (۱/۱۹۴) كتاب الصوم ، الباب الأوّل في تعريفه ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص : ۵۲۱) كتاب الصوم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۴۵۳) كتاب الصيام ، تعريف الصيام ،ط : دار الحديث القاهرة .

ههُنا أيضًا مسئلة غريبة يتفرع على كروية الأرض أراد أن يوردها فقال ويتفرع على كرويتها صحة كون يوم معين جمعة و خمسا و ستا عند ثلاثة أى ثلاثة أشخاص كتب في الحاشية توضيحه : أنّه إذا فرض تفرقهم والشمس على نصف نهارهم مثلا فأقام أحدهم و شرق الثاني وغرب الثالث إلى أن تلاقوا جميعا فبلوغ الشمس تلك الدائرة يتم الدورة للمقيم دون الغربي بل تمامه عنده ببلوغه نصف نهاره و ذٰلك أزيد من الدور يسير فاليوم بليلته عنده أطول بمايقتضيه تلك الزيادة وهٰكذا يزيد كل يوم بليلته عنده على ما قبله بما يوجبه سيره فقد توزعت عنده دورة كاملة بالنسبة إلى المقيم على ما عداها من الأدوار واندرج عنده مقدار يوم بليلته بالقياس إلى المقيم في مقادير الأيّام فلامحالة نقض أيّامه عن أيّام المقيم بواحد اهـ . (شرح التشريح في التصريح : (ص: ۱۵ ، ۱٦) ط: المطبع المجتبائي الدهلي) بحوالہ نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا (ص:۲۱۰، ۲۱۱) ہوائی سفر میں روزے کا حکم۔

(۱) ومن أراد أن يصلي في سفينة تطوّعا أو فريضة فعليه أن يستقبل القبلة ولا يجوز له أن يصلي حيثما كان وجهه كذا في الخلاصة ، حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت كذا في شرح منية المصلي لابن أمير الحاج . وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد و صلى كذا في الهداية . فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها . (الهندية : (۱/٦۳ ، ٦۴) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۳) فصل في الصلاة في السفينة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد .=

اگر ہوائی جہاز کے سفر کے دوران قبلہ کے رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی بتلانے والا بھی نہ ہو، تو اندازہ اور اٹکل سے کام لے کر رخ سیدھا کرے، جس طرف اس کا اندازہ قائم ہو جائے تو وہی طرف اس کے لئے سمت قبلہ ہے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اندازہ سے جو سمت طے کی تھی وہ غلط تھی تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

= التاتارخانية: (۳٦/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط:قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۱۹۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة و في السفينة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

وفيه أيضًا: (٦۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس في استقبال القبلة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

البحر الرائق: (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱) وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد و صلى كذا في الهداية. فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها. وإن علم وهو في الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها كذا في الزاهدي. (الهندية: (٦۴/۱) كتاب الصلاة، الباب الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۲۲۰، ۲۲۱) الشرط الرابع في استقبال القبلة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الدر مع الرد: (۴۳۳/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث في استقبال القبلة، مطلب مسائل التحري في القبلة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲۸٦/۱ ـ ۲۸۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة: (۵۸/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۷۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس استقبال القبلة، ومايتّصل بهٰذا، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

بدائع الصنائع: (۱۱۸/۱) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ومنها استقبال القبلة، ط: سعيد.

ہوائی جہاز میں نماز کا حکم

ہوائی جہاز میں پرواز کے دوران نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

ہوائی سفر

ہوائی سفر کے بھی عام احکام وہی ہیں جو زمین پر سفر کے ہیں۔(۲)

ہوائی سفر میں دن چھوٹا یا بڑا ہو جائے تو؟

ہوائی جہاز سے مغرب کی سمت جانے کی صورت میں سورج غروب نہیں ہوتا ہے تو ایسی حالت میں نماز ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر ایسا آدمی چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں مقررہ وقت میں ادا کرسکتا ہے تو ہر نماز کو اس کے وقت داخل ہونے پر ادا کرے، اور اگر اس کا دن اتنا طویل ہوگیا کہ چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازوں کا وقت نہیں آتا تو عام ایام میں نماز کے اوقات کے فصل کا اندازہ کر کے اس کے مطابق نمازیں پڑھے۔(۳)

---

(۱) ومن أراد أن يصلي في سفينة تطوّعاً أو فريضة ...... ومحل كل ذٰلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذي يصلي فيه صلاة كاملة، ولا تجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية ونحوها . (الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۲۰۶) كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت لبنان)

نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: ۳۶۲/۴۔

جواہر الفقہ: (۸۴/۳) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام سفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) جواہر الفقہ جدید: (۸۴/۳) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام مع آداب السفر ورفیق سفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

امداد الفتاوی: (۳۴۶/۱) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، سوال: ۵۱۷، مسافت قصر در سفر ہوائی جہاز، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

(۳) (و فاقد وقتها) كبلغار، فإن فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق في أربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما) ولا ينوي القضاء لفقد وقت الأداء . وفي الشامية : (قوله : ومنعا ما ذكره الكمال) ...... وهو ما تواطأت عليه أخبار الأسرار من فرض الله تعالىٰ الصلوات خمسا بعد ما أمر أولا بخمسين، ثم استقر الأمر على الخمس شرعا عاما لأهل الآفاق لاتفصيل بين قطر و قطر. =

یہی حکم روزہ کا ہے اگر طلوع فجر سے لے کر چوبیس گھنٹے کے اندر سورج غروب ہو جائے تو غروب کے بعد افطار کرے۔(۱)

اور اگر چوبیس گھنٹے کے اندر سورج غروب نہ ہو تو چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے اتنا وقت پہلے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھا پی سکتا ہو، افطار کر لے۔(۲)

= (الدر المختار مع الرد : (۱/۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴) كتاب الصلاة ، مطلب فى فاقد وقت العشاء، ط: سعيد)

وأيضًا فيه : قال الرملي في شرح المنهاج : ويجرى ذلك...... أصل التقدير مقول به إجماعاً في الصلوات . (رد المحتار : (۱/۳۶۵) حواله بالا)

(قوله: ومن لم يجد وقتهما لم يجبا) أى العشاء والوتر كما لو كان فى بلد يطلع فيه الفجر قبل أن يغيب الشفق كبلغار فى أقصر ليالى السنة...... فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدليل على الشيئ لايستلزم انتفاءه لجواز دليل آخر وهو ما تواطأت عليه أخبار الأسراء من فرض الله الصلواة خمسا إلى آخره والصحيح أنه لاينوى القضاء لفقد وقت الأداء ومن أفتى بوجوب العشاء يجب على قوله أيضًا الوتر أيضًا. (البحر الرائق: (۱/۲۴۶، ۲۴۷) كتاب الصلاة، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الصلاة ، ، ط: المكتبة الأنصاريه هرات افغانستان .

(۱) ويجرى ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة...... قال فى "امداد الفتاح" قلت: وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة و آجال البيع والسلم والإجارة، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا فى كتب الأئمة الشافعية و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعا فى الصلوات. (رد المحتار: (۱/۳۶۵) كتاب الصلاة، مطلب فى فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد)

نظام الفتاوى : (۱/۴۷، ۴۸) كتاب الصلاة ، ط: مكتبه رحمانيه لاهور .

احسن الفتاویٰ: (۲/۱۱۳) طویل النهار مقامات پر اوقات نماز وروزہ، کتاب الصلاۃ، ط: سعید۔

عزيز الفتاوىٰ: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، فصل فى مواقيت الصلاة، ط: دار الاشاعت كراچى.

جدید فقہی مسائل مکمل ومدلل: (ص: ۶۱، ۶۲) نماز، ط: طیب پبلشرز، لاہور۔

(۲) اعلم أن الساعة المستوية جزء من أربعة و عشرين من يوم بليلته فيزيد عدد النهارية والليلية منها بطولهما وينتقص بقصرهما ولايتغير أجزائها اهـ . (الجغمينى : (ص: ۱۱) حاشية : ۲۲ ، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، (ص: ۲۱۱) =

اگر ایسا آدمی صبح صادق کی ابتداء کے وقت سفر میں تھا تو اس وقت روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھے۔(۱)

= ولم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لايقدر فيه الصائم على ما يقيم بنيته ، ولايمكن أن يقال بوجوب الصوم موالاة الصوم عليهم ؛ لأنه يؤدى إلى الهلاك ، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير ، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم ، كما قاله الشافعية هنا أيضًا أم يقدر لهم بمايسع الأكل والشرب ، أم يجب عليهم القضاء فقط دون الأداء كل محتمل فليتأمل . (شامى : (۱/ ۳۳۹) كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد)

وزمن الصوم : من طلوع الفجر إلى غروب الشمس ، ويؤخذ فى البلاد الّتى يتساوى الليل والنّهار فيها ، أو فى حالة طول النّهار أحيانًا كبلغاريا بتقدير وقت الصوم بحسب أقرب البلاد منها، ودليله قوله تعالىٰ : ﴿ وكلوا واشربوا حتّٰى يتبيّن لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر﴾ وعبّر بالخيط مجازا ، يعنى بياض النهار من سواد اللّيل ، وهٰذا يحصل بطلوع الفجر . قال ابن عبد البر : فى قول النبىّ ﷺ : إنّ بلالًا يؤذّن بليل ، فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم ، دليل على أن الخيط الأبيض هو الصباح ، وأن السحو رلا يكون إلا قبل الفجر بالإجماع . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲/ ۵۶۶ ، ۵۶۷) الباب الثالث : الصيام ، والاعتكاف ، المبحث الأوّل : المطلب الأوّل : تعريف الصوم ، وركنه و زمنه و فوائده ، زمن الصوم ، ط: دار الفكر)

(۱) (وللمسافر) الّذى أنشأ السفر قبل طلوع الفجر ، إذ لايباح له الفطر بانشائه بعد ماأصبح صائما بخلاف مالو حل به مرض بعده فله (الفطر) لقوله تعالىٰ : ﴿ فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر ﴾ ...... وإن أدرك العدة (قضوا ما قدروا على قضائه) وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء (بقدر الإقامة) من السفر . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(منها) السفر الّذى يبيح الفطر وهو ليس بعذر فى اليوم الّذى إنشاء السفر فيه كذا فى الغياثية ولو سار نهارا لايباح له الفطر فى ذٰلك اليوم . (الهندية : (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۱۹۷) كتاب الصوم ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئته .

وفيه أيضًا: (۱/ ۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة، ط: مكتبه حبيبيه كوئته.

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

اور اگر اس وقت مسافر نہ تھا تو روزہ رکھنا فرض ہے۔(۱)

اور اگر اتنا طویل روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

جو شخص ہوائی جہاز سے مشرق کی سمت جاتا ہے اس کا سورج جلدی غروب ہو جائے گا، اور نماز کے اوقات بھی جلدی جلدی اس پر آتے رہیں گے، ان اوقات میں نماز ادا کرے، اور روزہ سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرے۔(۲)

---

(۱) لو كان مقيما في أوّل اليوم ثم سافر لايباح له الفطر ترجيحا لجانب الإقامة . (البحر الرائق : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

☜ التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمي.

☜ خلاصة الفتاوٰى : (۱/۲۵۷) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

(۲) قوله : هو ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى الغروب بنية من أهله أي الصوم في الشرع الإمساك عن المفطرات الثلاث حقيقة أو حكما في وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية . (البحر الرائق : (۲/۲۵۹) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

☜ الدر المختار مع الرد : (۲/۳۷۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية : (۲/۲۶۱) كتاب الصوم ، ط: قديمي .

☜ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۴۵۳) كتاب الصيام ، تعريف الصوم ، ط: دار الحديث القاهرة .

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۵۲۱) كتاب الصوم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ الهندية : (۱/۱۹۴) كتاب الصوم ، الباب الأوّل في تعريفه الخ ، ط: رشيديه .

☜ عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه كتب إلى عماله إن أهم أموركم عندى الصلاة، من حفظها و حافظ عليها حفظ دينه، ومن ضيعها فهو لما سواها أضيع، ثم كتب أن صلوا الظهر إن كان الفيئ ذراعاً إلى أن يكون ظل أحدكم مثله، والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر مايسير الراكب فرسخين أو ثلاثة قبل مغيب الشمس والمغرب إذا غابت الشمس، والعشاء إذا غاب الشفق إلى ثلث الليل ، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، والصبح والنجوم بادية مشتبكة، رواه مالك. (مشكاة المصابيح: (ص: ۵۹، ۶۰) كتاب الصلاة، باب المواقيت، الفصل الثالث، ط: قديمي)

☜ ﴿ إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا ﴾ أى مؤقتة مفروضة ، و قال زيد بن أسلم:=

ہوائی سفر میں سورج غروب ہونے کے بعد دوبارہ نظر آیا

''مغرب پڑھ کر ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا''۔ (۲/ ۲۳۳)

''افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا سورج دوبارہ نظر آنے لگا''۔ (۱/ ۷۰)

دونوں عنوانوں کے تحت دیکھیں۔

ہوائی سفر میں محرم ہونا ضروری ہے

ایک وقت تھا کہ کسی بھی لمبے سفر کے لئے طویل وقت درکار ہوتا تھا، اور اب ترقی کے دور میں جب کہ انسان ہوامیں پرواز کر رہا ہے، اور طویل مسافت چند گھنٹہ میں طے کر لیتا ہے، تو اس میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔ (۱)

= ''مؤقوتًا'' منجما أی تؤدونها فی أنجامها ...... (الجامع لأحكام القرآن : (۵/ ۳۷۴) سورة النساء : ۱۰۲ ، ط: دار عالم الكتب ، رياض)

☜ ابن كثير : (۲/ ۴۰۳) سورة النساء : ۱۰۲ ، ط: دار طيبة .

(۱) وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لايحلّ لامرأة تؤمن بالله و اليوم الآخر تسافر مسيرة ثلاثة ليال الا ومعها ذو محرم . (صحيح مسلم : (۱/ ۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمی)

☜ وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلثا الا معها ذو محرم . (صحيح البخاری : (۱/ ۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة ، باب كم يقصر الصلاة اهـ . ط: قديمی .

☜ وفيه أيضًا : (۱/ ۲۵۰) كتاب المناسک ، باب حج النّساء ، ط: قديمی .

☜ سنن أبی داؤد: (۱/ ۲۷۸) كتاب الحج، باب فی المرأة تحجّ بغير محرم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

☜ جامع الترمذی: (۱/ ۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء فی كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد.

☜ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغير ولی ، ط: قديمی .

☜ الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☜ البحر الرائق : (۲/ ۳۱۴ ، ۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☜ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته الّذی يخصّ بالنساء، ط: سعيد.

☜ الولوالجية : (۱/ ۱۳۴) الفصل الثانی عشر فی السفر ،ط : مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

☜ الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☜ حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

مؤلف کی دیگر کتب

۱) نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا (مکمل چار جلد)
۲) زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۳) روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۴) قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۵) تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۶) سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۷) عمرہ اور حج کا آسان طریقہ
۸) الشافی شرح اردو متن الکافی
۹) متن الکافی فی العروض و القوافی
مع حاشیۃ الکاملۃ الشافی
۱۰) حج کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۱) اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۲) میت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۳) وضو کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۴) غسل کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۵) تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

ناشر: بیت العمار کراچی